۱۲۵۶

اقروا القرآن بلحون العرب و اصواتها

هزاران هزار شکر بدرگاه کارساز که درین ایام میمنت فرجام

در شهر ۱۲ هجری ماه جمادی الثانی مطابق ۱۸ عیسوی

این رساله فیض عجاله عذیب المنابع کثیر المنافع مسمی

بمیزان حروف الهجا فی مشابهة الضاد و الظاء

حسب فرمایش جناب مستطاب معلی القاب فخر الدوله

نواب مرزا علاؤ الدین احمد خانصاحب بهادر رئیس لوهارو

از تصنیفات جامع کمالات قلمی مع بدعا مولوی محمد امام الدین شرح الصدره بنور الیقین

در مطبع بدر الدجی دهلی باهتمام خواجه قمر الدین خان طبع شد

Marfat.com

60140

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا و ماکنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
والذین بذلو جہدہم فی سبیل اللہ اما بعد پس کہتا ہی محقق محمدی اعنی عقلی الاصل نقلی الفرع ای سنی الفرع
المعتقد بحبل اللہ المتین محمد امام الدین بعون اللہ رب العالمین کہ جب اس عاجز نی بعد نوشت وخواند کے
امر دین مین غور کی تو اوس مین مخلوق کو متنازع وکل حزب بما لدیہم فرحون پایا پس بنظر تامل دیکہا تو سب کو
الود ہ بلوث شرک پایا گر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء
قلیلا ما تذکرون اول سی تا آخر توحید سی مملو اور شرک سی مبرا پایا پیر احوال مقران رسالت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مین نظر کی تو بموجب خبر خیر البشر لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل
حتی ان کان منہم من اتا امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین
فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ

Marfat.com

ما انا علیہ واصحابی کی مثل بنی اسرائیل اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ حیث
اتبعوا ہم فی تحلیل ما حرم وتحریم ما احل افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کی اونکو بھی
متفرق بفرق شتی امامیہ ومعتزلہ وحروریہ وحنفیہ وشافعیہ وغیرہا کل حزب بما لدیہم فرحون مصداق
ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئی کا بطوریکہ خلاف اپنی امام اور مذہب کے عمل
الکتاب اور سنت کو حرام اور ضلالت اور سبب خروج کا ملت حقہ سی زعم کرتی ہین یا یا حتی کہ
حروف قران شریف مین بلکہ سورہ فاتحہ مین خصوصا ضاد معجمہ مین کہ کوئی اوسکو ظا معجمہ زعم کرتا ہے
اور کوئی طا مہملہ اور کوئی بجای اوسکی ذال معجمہ پڑہتا ہی اور کوئی دال مہملہ جیسی کہ بہت سی اہل
عرب وہند وغیرہ پس غور کی تو وسیلہ نجات کا اوس غار تفرق اور سبل شتی سی بموجب ہذا صراطے
مستقیما فاتبعوہ ولا تتبع السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تفلحون کی ہر امر تمسک بحبل اللہ
المتین اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیا قلیلا ما تذکرون کتاب سنت کی یا جیسا کہ
تامل کیا مسئلہ ضاد مین تو اوسکو مشابہ وقریب ظا معجمہ کی یا یا جیسا کہ صاد مہملہ کو مشابہ وقریب
سین مہملہ کی یعنی جو مقاربت ومشابہت ضاد معجمہ کو ساتھہ ظا معجمہ کی ہی وہ ساتھہ کسی حرف کے
نہین ہی کیونکہ علت مشابہت کی اشیا مین اشتراک فی الکیف ہی جیسا کہ اوس سبحانہ تعالی نے
ثمرات دنیا اور ثمرات آخرت کو بسبب مشترک ہونی اونکی صورت وغیرہ مین متشابہا فرمایا
جیسا کہ سورہ بقر مین واوتوا بہ متشابہا واقع ہی اور ضاد اور ظا معجمتین سوا ر استطالت جمیع کیفیات
ذاتی مین معہ قرب مخرج ہر دو حرف مین مشترک ہین پس ضاد اور ظا مین مشابہت بدلالۃ النص ہے
کیونکہ دلالۃ النص حکم منصوص علیہ کی علت ہوتی ہے لغت کی رو سی نہ اجتہاد واستنباط کی رو سی اور آیت مذکورہ

Marfat.com

مین علت متشابہین ہونی ثمرات دنیا اور آخرت مین اشتراک فی الکیف ہی اور اشتراک
فی الکیف ضاد اور ظا معجمتین مین بوجہ اکمل ہی اور دلالۃ النص قطعی ہوتی ہی مثل عبارت و اشارت
کی غیر محتمل التخصیص پس منکر مشابہت ضاد و ظا و ذال معجمات کا منکر قطعی کا ہی اور انکار قطعی کا اجماعاً
کفر ہی اور جو کہ ضاد و ظا مین بسبب زیادتی قرب مخرج و اشتراک صفات بغیر تضاد کی فصل و تمیز مشکل
ہی بغیر مشقت کی ممکن نہین حتی کہ قبل تصنیف کتب قرات کی اکثر مردمان خصوصاً اہل عجم انمین فرق
نہین جانتی تہی جمیع کلام مین ظا ہی کو استعمال کرتی تہی اور قانون الٰہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
وما جعل علیکم فی الدین من حرج ہی تو اوس سبحانہ تعالی نی واسطی دفع حرج مشقت مذکورہ کی اشارہ
کیا بنزول دو قرات مختلف اللفظ والمعنی قبیل اسماسی وما ہو علی الغیب بظنین بالظاء من الظنۃ بمعنی
التہمۃ وبضنین بالضاد من الضن بمعنی البخل کی بجواز تلاوت ایک کی مقام دوسری پر نماز وغیرہ مین
خصوصاً واسطی اہل عجم کی جیسا کہ فتوی ہی اسپر فقہا و قرا و مفسرین کا اور جو کہ مسمی ہر حرف کا اوسکی
اسم کی اول مین ہوتا ہی اسیواسطی اصل ہمزہ کی امزہ کہتی ہین تو اوسکا نام بہی ضاد قریب
و مشابہ لفظ ظاد کی ہی عین ظاد اور نہ دواد بوزن خواب بتفخیم دال اول جیسا کہ بہت سے
اہل زمانہ بولتی ہین اور بجای ضاد رخوہ ساکنہ منفوخہ کی حرف شدیدہ قلقلہ غیر منفوخہ مثل دال
مہملہ کی پڑہتی ہین وہ بدعت قبیحہ رافع سنت بل فرض فسد صلوۃ ہی عند الکل جیسا کہ اس امر
مین ہمارا مناظرہ حنفیہ سی ہو چکا ہی اور ہم اوسکی تفصیل بقدر دس بارہ جزلی سن بارہ سو بیاسی
ہجری مین لکہہ چکی ہین اب سن بارہ سو چہیاسی ۱۲۸۶ سے ہجری مین واسطے سیر او مطالعہ محب العلما
رتبہ سنج فضلا نواب ابن نواب مرزا علاؤ الدین خان صاحب والی لوہارو ادام اللہ تعالی ولا یتہم کے

Marfat.com

اوسکا اختصار مشتملبر در رسالہ وفوی مولوی عبد الرحمان صاحب پانی پتی کی کیا جاتا ہی اور جوکہ
یہہ کتاب مشتمل ہی مشابہت ضاد وظا پر تو اسکا نام میزان حروف الہیجائی مشابہۃ الضاد والظاء
وصیانۃ المصدقین من وسواس المنکرین رکہا اور تفصیل مشابہت ومقاربت ضاد وظا کے
درحالیکہ وہ مشتمل ہی تفصیل مناظرہ مذکورہ پر اسطرح ہی کہ ایک میان یوسف بن مظہر علیخان صاحب معمور
شاہجہان آبادی و دوسرا میان محمد شاہ صاحب پنجابی نی خدمت مولانا و بالفضل ولانا سید محمد
نذیر حسین صاحب دام اللہ تعالی فیضانہم مین آکی علم دینی پڑہنا شروع کیا اوس عرصہ مین ہم
لوگون سی بہی گاہی گاہی مذاکرہ اتباع سنت نبویہ اور تقلید حنفیہ وغیرہ مین ہونی لگا حتی کہ میان
یوسف صاحب حنفیت کو چہوڑکر سنی الفروع ہوگئی اور قید حنفیت اور شافعیت کو بدعت سیہ
کہنی لگی اور میان محمد شاہ صاحب پہلی سی بہی بڑی حنفی متعصب ہوئی اوسی عرصہ مین مذاکرہ مسئلہ
ضاد مین ہوا ہمنی کہا یہہ تمہارا ضاد کو دواد پڑہنا بہی ابتلا ہی مثل ابتلا تقلید حنفی شافعی وغیرہ کی
اونہون نی کہا یہہ ہمارا پڑہنا موافق اہل حرمین شریفین کی بلکہ تمام خلقت عرب اور عجم کی ہی اوس
تمہارا ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی کہنا اور پڑہنا سبکی خلاف ہی پس یہہ غلط ہی ہمنی کہا اہل حرمین
شریفین اور تم لوگ جو ضاد کو مثل ال مہملہ کی پڑہتی ہو سب مقلدین ہو نہ محققین اور تقلید کار
عوام کالانعام کا ہی نہ محققین علام کا اور قول اور فعل عوام کا مخالف کتب کی حجت نہین ہمکو
امر کو کسی کتاب معتبر سی ثابت کرو پہر ہمنی اس مقدمہ مین استفتا کیا تو مولانا سید محمد نذیر حسین
صاحب نی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی لکہا اور مفتی صدر الدین صاحب اور مولوی قطب الدین
صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب وغیرہم سب حنفیون نی اوسکو تسلیم کیا اور اوسپر اپنی مہر

Marfat.com

کی اور میان یوسف صاحب و محمد شاہ وغیرہ محل ہوئی در پی اوسکی رد اور تسلائی
اپنی سند کی ہوئی بعد ایک عرصہ کی مولوی عالم علی صاحب حنفی وارد مراد آباد نی ایک
فتوی لکھا اوسکی عبارت یہہ ہی در کتاب قرأت مفتاح الرحمن نوشتہ کہ اگر در ضاد صفت
اطباق ادا نسازند دال مہملہ پیدا میشود و از جنس خود خارج میشود و عبارتہ بذا لو لا الاطباق
فیہا لصارت الصاد سینا و الظاء ذالا و الضاد دالا و خرجت من جنسہا انتہی پس ازین معلوم شد
کہ ضاد را بصفت اطباق ادا نمایند تا از دال مہملہ فرق شود ورنہ این غلطی ست و نیز معلوم
گردید کہ فرق میان ضاد و دال مہملہ بصفت اطباق ست چنانچہ قراء اکثر دیار و امصار و
حرمین شریفین برین عمل دارند انتہی کلامہ پس یہہ اونکو بڑی سند ہاتہہ لگی پھر تو میان یوسف
صاحب بسبب ورغلانی محمد شاہ صاحب کی مولانا صاحب سی کیا بلکہ مذہب سنی الفروع
سی برگشتہ ہو کی ہمراہ محمد شاہ صاحب کی مولوی قطب الدین صاحب و ضیاء الدین و کریم اللہ
صاحب و سدید الدین صاحب وغیرہ حنفیہ سی جاملی اور پھر کر حنفی الفروع ہوئی اور کہا کہ
تمنی غیر مقلد ہونکی ضاد مین موافقت کیون کی اور میان یوسف کی پھر کی حنفی ہولی سے
وہ لوگ بہت خوش ہوئی اور اس امر مین مولانا صاحب کی مخالف سخت ہوئی اور رو
مقاربت و مشابہت ضاد و ظاء معجمتین مین ایک رسالہ مسمی **تحقیق المتحقین** لکھا اور اوس
رسالہ کی خطبہ مین میان یوسف سی حنفی الفروع لکھوا لیا پھر اون سب صاحبون نے
اوس پر اپنی مہر کی اور خدمت مولانا صاحب مین بھیجا مولانا موصوف نی اوسپر اپنی مہر
لگین کی اور بسبب لکھنی معیار الحق رد تنویر الحق مولفہ محمد شاہ و قطب الدین کی اوسکی مناظرہ

Marfat.com

کو مجھہ اپنی ادنی شاگردگی آنی پہ موقوف رکھا اوس عرصہ مین یہہ عاجز بہی خدمت مولانا موصوف
مین حاضر ہوا پس ملاقات ہوتی ہی فرمایا کہ سوا ہماری یہان سب امر ضاد مین مبان یوسف
کی ہمراہ ہوگئی ہمنی اس امر مین مناظرہ تم پر رکہا ہی اس عاجز نی عرض کی کہ اس زمانہ مین نام
مناظرہ کا لیتی ہین اور مجادلہ اور مکابرہ کرتی ہین اوس سی کچہہ فائدہ نہین آخر اس عاجز
کو مکان یوسف صاحب پر لیگئی اونہون نی اول تو اس عاجز کو محرف قران وغیرہ کہا پہر
اپنی دعوی دوار بوزن خواب تفخیم دال اول کی اثبات پر تعامل قرار اکثر دیار واہل حجاز
کو دلیل اجماع امت زعم کرکی پیش کیا اس عاجز نی بعون اللہ تعالی اوس کا جواب شافی دیا
چنانچہ اوسکی تفصیل بذیل تفصیل مناظرہ یوم ثالث مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی پہر کچہہ
نہین آیا تو کہا کہ مفتی صدر الدین صاحب کی پاس چلو چنانچہ سویم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۱ھ
مین مکان مفتی صاحب پر کچہہ گفتگو ہوئی پہر اسطرح چہارم ماہ مذکور مین چنانچہ اسکی تفصیل یہی
درمین ہوگی انشاء اللہ تعالی پہر پنجم ماہ مذکور مین تو میان یوسف و محمد شاہ نی
اپنی سب موافقین علماء طلبہ حنفیہ سدید الدین بن رشید الدین و کریم اللہ و ضیاء الدین
وغیرہم کو مکان مفتی صاحب پر جمع کیا اور ایک مجمع ہوا اور اس عاجز نی جناب مین بحسب المضطر
از دعاء مین بصمیم قلب اعانت حق اور اہل حق کی طلب کی کہ اونکو کسی نی کہا کہ تمہارا دعوی کیا
ہی اونہون نی کہا ہمارا دعوی عدم مشابہت و مقاربت ضاد کی ساتہہ ظا کی ہے
یعنی ضاد کو مشابہ ظا کی نہین پڑہنا چاہئے کیونکہ جو ضاد مشابہ ظا کی ہی وہ ضاد ضعیفہ
مستہجنہ ہی اور اوس سالہ مین دکہہ کی عبارتین پڑہنی لگی اور کہا کما فی الرضی قولہ الضاد

Marfat.com

الضعیفہ قال السیرافی انہا فی لغۃ قوم لیس فی لغتہم ضاد فاذا احتاجوا الی التکلم بہا فی العربیۃ
اعتاصت علیہم فربما اخرجوہا ظاء لاخراجہم ایاہا من طرف اللسان واطراف الثنایا وربما تکلفوا اخراجہا
من مخرج الضاد فلم تیات لہم فخرجت بین الضاد والظاء انتہی کلامہ اور لکہا جاء برد یمین
والضاد الضعیفۃ ای التی لم تقو قوۃ الضاد المخرجۃ من مخرجہا ولم تضعف ضعف الظاء المخرجۃ
من مخرجہا فکانہا بینہما انتہی کلامہ اور لکہا نظامیہ مین ای التی مخرجہا بین الضاد والظاء انتہی کلامہ وکلامہم

جواب اول تو تم مدعی مقاربت اور مشابہت ضاد معجمہ کی ساتہہ دال مہملہ کی ہو یعنی
تم تو مدعی صحت اوس دواد کی ہو کہ جسکو تم اور قراء اکثر دیار ہند واہل حجاز وغیرہ پڑہتی ہین
اور مقاربت ومشابہت ضاد اور ظا کی تو تم منکر ہو نہ مدعی اور لکہا رشیدیہ وغیرہ مین
المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم بالدلیل او التنبیہ والسائل من تکلم علی ما تکلم بہ الخصم والدعوی
ما یشتمل علی الحکم المقصود اثباتہ انتہی کلامہ اور عدم مشابہت ضاد کی ظا سی مستلزم مشابہت
ضاد کو ساتہہ دال مہملہ کی نہین ہی دوسری تمہاری دلیل کا کبری غلط ہی یعنی کلیت
کبری یعنی یہہ قول تمہارا کہ جو ضاد مشابہ ظا کی ہی وہ ضاد ضعیفہ مستہجنہ ہی صحیح نہین کیونکہ مشابہت
اور ضعف مین عموم خصوص من وجہ ہی ایک دوسریکو لازم نہین تیسری عبارات رضی وغیرہ جو تمنی
نقل کی ہین تمہاری دعوی کی موافق نہین کیونکہ عبارات مذکورہ مین کوئی لفظ ایسا نہین کہ اوسکا
معنی یہہ ہو کہ جو ضاد مشابہ ظا کی ہی وہ ہر واحد ضاد ضعیفہ مستہجنہ ہی اور دلیل مرکب ہوتی ہے
قضیتین سی واسطی تادی کی طرف مجہول نظری کی جیسا کہ اوسی رشیدیہ وغیرہ مین ہی والدلیل
ہو المرکب من قضیتین للتادی الی مجہول نظری انتہی پس ظاہر ہوا کہ تم مناظرہ نہین کرتی ہو بلکہ ہمکو

Marfat.com

الزام دیتی ہو یعنی مجادلہ کرتی ہو جیسا سی شیدیہ وغیرہ مین ہی المناظرۃ توجہ المتخالفین

فی النسبۃ بین الشیئین اظہار اللصواب والمجاہی لمنازعۃ لالزام الخصم وللسلامۃ عن الزامہ

لالاظہار الصواب انتہی کلامہ چوتہی عبارا سطرہ منقولہ تمہاری ہماری دعوی کے

مطابق ہی یعنی عبارات رضی وغیرہ اقتضا کی اثبات دعوی ہماری کے کہ ضاد صحیحہ قریب

ومشابہ ضاد ضعیفہ کی ہی اور ہر ضاد ضعیفہ قریب مشابہ ظاء معجمہ کی ہی پس ضاد صحیحہ قریب

ومشابہ ظاء معجمہ کی ہی یعنی عبارات مذکورہ رضی جاربردی وغیرہ سی ثابت ہوا کہ

ضاد ضعیفہ ایک حرف ہی وسط ضاد صحیحہ اور ظاء معجمہ مین اوسکو ساتہہ ضاد اور ظا کی نسبت

مساوی ہی کیونکہ بین بغیر تساوی نسبت طرفین متصور نہین ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ اپسمین

مثلین متحد النوع یعنی متفق الحقیقۃ ہین یعنی یہہ دونون فرد ہین ضاد کی جیسیکہ زید اور بکر

متحد النوع متفقۃ الحقیقۃ دونون فرد ہین انسان کی اور حقیقت ضعیفہ کو مقاربت ومشابہت

ظاء معجمہ کے لازم ہی اجماعاً یعنی تمہاری نزدیک بہی ضاد ضعیفہ کو ساتہہ ظا کی مشابہت

ومقاربت ذاتی ہی اور لکہا مفصل مین والضاد الضعیفۃ وہی التی تقرب بظاء او الذال انتہی

اور شرح اصول اکبری مین ضاد ضعیفۃ ای کالظاء فیجعلون بینہا وبین الظاء انتہی اور جامع الصرف مین

والضاد الضعیفۃ ای کالظاء انتہی حتی کہ تم تو اوسکو عین ظا زعم کرتی ہو پس ہونا اوسکا بین بین

اقتضا کرتا ہی اوسکی مقاربت اور مشابہت کو ساتہہ ضاد صحیحہ کی اوس مرتبہ کہ جس مرتبہ ساتہہ

ظاء معجمہ کے ہی اور جو کہو کہ نہین ہی تو ضاد ضعیفہ بین بین بہی نہین ہوگا والتالی باطل فکذا المقدم بلکہ ضاد ضعیفہ مثل ضاد

صحیحہ کی ہی جیسیکہ صاد کا لسین مثل صاد مہملہ اصلیہ کے اور طا کا لتاء مثل طا مہملہ اصلیہ کے

Marfat.com

کی اور ہمزہ بین بین مثل ہمزہ اصلیہ کی اور لام مفخمہ لام مرققہ کی اور راء مرققہ مثل راء مفخمہ کی
ہی کیونکہ ضاد ضعیفہ متفرع ہی ضاد صحیحہ سی صاد کا السین متفرع ہی صاد اصلیہ سی اور
طا کا التاء وغیرہ متفرع ہی طاء مہملہ اصلیہ وغیرہ اور ہر متفرع اپنی اصل ہی کی مخرج سی اوسی کے
صورت نوعیہ پر اوس کا مثل اور ہم ہوتا ہی یعنی ہو بہو وہی ہوتا ہی لیکن بسبب لغزش
اعتماد کی اوسکی جرس اور جہر ناٹی ہی دیگر یعنی کہو کہرا پن ہو جاتا ہی جیسا کہ لکہا جاربردی
مین ومخرج المتفرع واضح ما تقدم ہی الحروف الاصول وانما جعلناہا اصولاً لاخلاصہا علی
ما یوجبہ مخارجہا ویلحقہا حروف اخر متفرعۃ وانما کانت ہی متفرعۃ لانہا ہی تلک لکن ازلن عن معتمدہن
فتغیرت جروسہن انتہی کلامہ ضاد ضعیفہ بہی مثل ضاد صحیحہ کی ہی اور بسبب ضعف کی کوئی شئی اپنے
صورت نوعیہ سی نہین ہی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس مرتبہ مقاربت اور مشابہت ظاء
معجمہ کی ساتہہ ضاد ضعیفہ کی ہی اوسی مرتبہ مقاربت اور مشابہت ضاد صحیحہ کی بہی ساتہہ
ضاد ضعیفہ کی ہی طریق اولی کہ نفس الامر مین مثلین ہین والا یلزم المحذور السابق فثبت کل
الضاد الصحیحۃ مشابہ الضاد الضعیفۃ وکل الضاد الضعیفۃ مشابہۃ الظاء المعجمۃ فکل الضاد الصحیحۃ
مشابہۃ الظاء المعجمۃ قطعاً ویقیناً یعنی ہر ضاد صحیحہ مشابہ ضاد ضعیفہ کی ہی اور ہر ضاد ضعیفہ مشابہ
ظاء معجمہ کی ہی پس ثابت ہوا کہ ہر ضاد صحیحہ مشابہ ظاء معجمہ کی ہی قطعاً ویقیناً حاصل یہہ کہ ضاد ضعیفہ
مخرج ضاد صحیحہ ہی سی معہ اوسکی جمیع صفات جہر و رخاوت و سکون و نفخہ و صمت و استعلا و اطباق
و تفخیم و استطالت کی نکلتا ہی بغیر امیزش مخرج ظاء معجمہ وغیرہ کی مگر بسبب ضعف اعتماد کی اوسکی
استطالت مخرج مین طرف اول سی بقدر ایک ثلث کی کمی ہو جاتی ہی اسلئی اوسکی استطالت

Marfat.com

ناقص اور کم ہوتی ہی استطالت ضاد صحیحہ سی کیونکہ حرف مساوی مقدار اپنی مخرج کی نکلتا ہی پس
ضاد ضعیفہ بمنزلہ اوس ولد کی ہی جو بسبب ضعف رحم وغیرہ کی دس روز کم نو مہینہ کا ضعیف الجسم
پیدا ہوا اور ضاد صحیحہ بمنزلہ اوس ولد کی ہی جو اوسی بطن سی بسبب کمال قوت رحم کی بعد تمام ہونی
نو ماہ کی قوی الجسم پیدا ہو جیسکہ آٹھہ صفات مذکورہ سی کہ بمنزلہ آٹھہ ماہ کی ہین ضاد ضعیفہ مین
بکمالہا موجود ہین اور صفت استطالت کہ بمنزلہ نوین ماہ کی ہی وہ ضاد ضعیفہ مین ناقص ہی
اور ضاد صحیحہ مین کامل پس جیسکہ بسبب ضعف جسم وغیرہ کی اوسکی مولود پونی نو ماہ کی انسانیت
مین کچھہ نقصان نہین اسطرح ضاد ضعیفہ کی ضادیت مین بہی بسبب ضعف اعتماد کی کچھہ نقصان
نہین پس ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ نفس الامر مین متحد المخرج والصفات یعنی مثلین ہین مگر جو کہ نکلنی ضاد
ضعیفہ مین ثلث مخرج چہٹ جاتا ہی تو قوت اور جسامت مین وہ مثل ضاد صحیحہ کی نہین ہی اوسسے
ضعیف ہی کیونکہ مخرج ضاد صحیحہ کا حافہ زبان پر مقدار تین طولی ایک ضاحکہ ایک ناب ایک رباعیہ
چہہ دانت کی ہی اور مخرج ضاد ضعیفہ کا حافہ مذکور پر مقدار ایک ضاحکہ ایک ناب ایک رباعیہ
چار دانت کی اور مخرج کسی حرف کا مقدار دو دانت سی کم نہین تو گویا وہ مقدار
کہ مخرج ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ مین بعد مقدار دو دو دانت کی ہی سبب
استطالت کا ہی بہ نسبت مخرج ظا معجمہ وغیرہ کی پس اسیطرح وہ مقدار دو دانت کہ مخرج
ضاد صحیحہ مین بعد مقدار چار دانت کی ہی سبب استطالت کا ہی بہ نسبت مخرج ضاد ضعیفہ
کی پس مخرج ضعیفہ کا اگرچہ قصیر ہی بہ نسبت مخرج ضاد صحیحہ کی مگر مستطیل ہی بہ نسبت مخرج ظا معجمہ
وغیرہ کی اور ہر حرف مساوی مقدار اپنی مخرج کی ہوتا ہی گر مدہ تو ضاد صحیحہ ہی بہ نسبت

Marfat.com

ضاد ضعیفہ وغیرہ کی حرف مستطیل ہی جیساکہ ضاد ضعیفہ بہ نسبت طار معجمہ کی حرف مستطیل ہے
اور طار معجمہ بہ نسبت ضاد ضعیفہ کی حرف قصیر ہی جیساکہ ضاد ضعیفہ بہ نسبت ضاد صحیحہ کی حرف قصیر ہے
اور صفت استطالت جمیع مفردہ سی ہی اور کل صفات مفردہ قویین گرلین جیساکہ لکہا ملا علی قاری
فی شرح جزریہ مین اعلم ان خمسا من الصفات العشرۃ المتقابلۃ قویۃ وخمسا منہا ضعیفۃ فالقویۃ
الجہر والشدۃ والاستعلاء والاطباق والاصمات والضعیفۃ الخمس المتقابلۃ وہی الہمس والرخاوۃ
والاستفال والانفتاح والزلق واما السبع المفردۃ فکلہا قویۃ الا اللین ثم کل حرف من التسعۃ والعشرین
لابد ان تتصف بخمس من الصفات العشر فما جمع جمیع الصفات القویۃ کالطار المہملۃ فہو اقوی الحروف
وما جمع جمیع الصفات الضعیفۃ فہو اضعفہا کالہاء والفاء وما جمع فیہ الامران فہو متوسط فیہا فضعفہ
وقوتہ بحسب ما تضمنہما انتہی کلامہ پس ضاد صحیحہ بسبب استطالت تامہ کی بہ نسبت ضاد متفرع کے
حرف قوی ہی جیساکہ بہ نسبت طار معجمہ کی اور طار معجمہ بسبب عدم استطالت کی بہ نسبت ضاد صحیحہ
اور ضاد متفرع کی حرف ضعیف ہی اور ضاد متفرعہ بسبب استطالت کی بہ نسبت طار معجمہ کے حرف
قوی ہی اور بسبب عدم استطالت تامہ کی بہ نسبت ضاد صحیحہ کی حرف ضعیف یعنی ضاد ضعیفہ
جیساکہ قوت مین مثل ضاد صحیحہ کے نہین ہی ویسا ہی ضعف مین بہی مثل طار معجمہ کے
جو اپنی مخرج سی نکلے ہی نہین ہی گویا مین مین ہی مثل اپنی مخرج کی یعنی ضاد صحیحہ اور ضاد
ضعیفہ اگرچہ نفس الامر مین متحد المخرج ہین مگر مخرج ضاد ضعیفہ سے مخرج ضاد صحیحہ کا مقدار
دو دانت کے زاید ہے طرف اقصی حافہ کے گویا وہ جدا مخرج ہے مخرج
ضاد ضعیفہ سے جیساکہ مخرج طار معجمہ کا مقدار دو دانت کی نفس الامر مین جدا ہے مخرج ضاد

Marfat.com

ضعیفہ سی اب دیکھو جیساکہ قرب مخرج ضاد ضعیفہ کو ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی ہی ویسا ہی قرب ساتہہ
اوس مقدار مذکور مخرج ضاد صحیحہ کی ہی بلکہ اوس سے زیادہ کہ دونون ضاد ونکا مخرج مقدار رجا
دانت کی متحد اور مشترک ہی اور جیساکہ مخرج ضاد ضعیفہ کا مقدار دو دانت کی مخرج ظا معجمہ سے
بڑہی ویسا ہی مقدار دو دانت کی اوس مخرج مذکور ضاد صحیحہ سی بڑہی حاصل یہہ کہ جو نسبت
مقاربت اور مشابہت سی مخرج ضاد ضعیفہ کو ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی ہی وہ نسبت اوسکو ساتہہ
اوس مخرج ضاد صحیحہ کی بطریق اولی ہی مع اتصال منتہی مخرج حقیقی ضاد صحیحہ کی مثل مخرج ضاد ضعیفہ
کی ساتہہ مخرج ظا معجمہ کی اور جو نسبت مخرج ظا معجمہ کو ساتہہ مخرج ضاد ضعیفہ کی ہی وہ نسبت اوس
مخرج ضاد صحیحہ کو ساتہہ مخرج ضاد ضعیفہ کی بوجہ احسن ہی اور جو کہ ہر حرف مساوی مقدار سے
مخرج کی ہوتا ہی مگر مدہ تو متحقق ہوا کہ جو نسبت قرب و مشابہت سی ضاد ضعیفہ کو ساتہہ
ظا معجمہ کی ہی وہ نسبت اوس ضاد ضعیفہ کو ساتہہ ضاد صحیحہ کی بوجہ احسن ہی اور جو نسبت ظا
معجمہ کو ساتہہ ضاد ضعیفہ کی ہی وہ نسبت ضاد صحیحہ کو ساتہہ اوس ضاد ضعیفہ کی بوجہ اکمل ہے
پس متحقق ہوا کہ ضاد صحیحہ قریب و مشابہ ضاد ضعیفہ کی ایسا ہی جیسا ضاد ضعیفہ قریب و مشابہ
ظا معجمہ کی بلکہ اوس سے زیادہ کہ نفس الامر مین ضاد صحیحہ اور ضاد ضعیفہ دونون متحد المخرج والصفہ
مثلین ہین جیسکہ لام مرققہ اور لام مفخمہ مثلین ہین اور جب متحقق ہوا کہ ضاد صحیحہ بقدر دو ثلث کے
من کل الوجوہ مخرج اور استطالت وغیرہ جمیع صفات اوس ضاد ضعیفہ مین جو قریب و مشابہ ظا معجمہ
متحد ہی اور بقدر ثلث یعنی مقدار دو دانت کے مانند ظا معجمہ کی ضاد ضعیفہ سے جدا ہی وہ قصر وغیرہ جمیع صفات ظا معجمہ مین مشترک ہے
اور وہ ضاد صحیحہ قریب و مشابہ اوس ضاد ضعیفہ کی کہ وہ ضاد ضعیفہ نفس الامر مین مثلین ضاد صحیحہ کا قریب و مشابہ ظا معجمہ کے تو ظاہر ہوا کہ قرب و مشابہت

Marfat.com

ضاد صحیحہ کی ساتھہ ظا معجمہ کی بدہیات سی ہی پس باوجود اقرار قریب و مشابہ ہونی ضاد ضعیفہ
کی ساتھہ ظا معجمہ کی اور بین بین ہونی اوسکی ضاد صحیحہ اور ظا معجمہ مین انکار مقاربت و مشابہت
ضاد صحیحہ کا ظا معجمہ سی انکار بداہت کا ہی کہ منکر اسکا احمق ہی مثل اوسکی جو ایک شی کی دو ثلث
کی قرب اور مشابہت ذاتی کا ساتھہ شی دوسری کی قائل ہوا اور تیسری ثلث کی مقاربت
اور مشابہت کا ساتھہ اوسکی انکار کری باوجود وجہ تشبیہ کی ثلث تیسری مین ہی اور اسیطرح
یہہ کہنا کہ ضاد ضعیفہ قریب و مشابہ ظا معجمہ کی ہی اور صحیحہ قریب و مشابہ ظا معجمہ کی نہین ہی
مگر صفات جہر و رخاوت وغیرہ مین کیونکہ مقتضی مشابہت کا وجہ تشبیہ ہی کہ جسمین مشبہ اور مشبہ
بہ دونون مشترک ہون یعنی دو ذات کا مشترک ہونا کسی کیف مین ہی کیفیات مین اور وہ
جیساکہ ضاد ضعیفہ ساتھہ ظا معجمہ کی جہر و رخاوت وغیرہ جمیع صفات مین مشترک ہی سو استطالت
کی ویسا ہی ضاد صحیحہ ساتھہ ظا معجمہ کی جہر و رخاوت وغیرہ جمیع صفات مین مشترک ہے پس
ذات ضاد مشبہ اور ذات ظا مشبہ بہ اور صفات مذکورہ وجہ تشبیہ مین اب جیسکہ
ذات ضاد ضعیفہ کی مشابہ ذات ظا کی ہی ویسی ہی ذات ضاد صحیحہ کی مشابہ ذات
ظا کی ہی اب کیا معنی اس قول منہاری کا کہ ضاد صحیحہ کی مشابہت ساتھہ ظا کی ذاتی نہین
صفاتی ہی اگر کہو کہ جہر وغیرہ صفات ضاد کی مشابہ جہر وغیرہ صفات ظا کی ہین تو اس
صورت مین جہر وغیرہ صفات ضاد کی مشبہ اور جہر و غیرہ صفات ظا کی مشبہ بہ ہوے
اب انکی واسطی وجہ تشبیہ بھی چاہئی یعنی جہر وغیرہ صفات مذکورہ کی سلئے اب اور صفات
اور کیفیات بتلاؤ کہ اونکو وجہ تشبیہ قرار دین کیونکہ مشابہت مین مشبہ اور مشبہ بہ اور وجہ

Marfat.com

تشبیہ تین امور کا ہونا ضرور ہے اور حال یہہ کہ صفات مذکورہ کی سے لئے اور صفات ہمین
ہین دوسری یہہ کہ جب جہر وغیرہ صفات ضداد اور ظا کی بسبب مشترک ہونی اونکی کیفیات
فرضیہ مین جو تمہاری زعم مین ہین متشابہین ہوئی تو ذات ضداد اور ذات ظا بسبب مشترک
ہونی اونکی جہر و رخاوت وغیرہ کیفیات مذکورہ موجودہ مین بطریق اولی متشابہین
ہین تیسری یہہ کہ جنس صوت سازج مین ضداد اور ظا مشترک ہین اور ما وراء صوت سازج
کی ضداد اور ظا مین نہین ہی مگر صفات ممیزہ مذکورہ جیسکہ ما وراء جوہر کی انسان مین نہین
مگر فصول ممیزہ جسم و نامی و حساس و متحرک بارادہ و ناطق پس ذات ضداد اپنی صفات سے
اور ذات ظا اپنی صفات سی جدا نہین ہی یہہ مشابہت صفاتی ہی ذاتی نہین کیا کیا
معنی چوتھی یہہ کہ مشابہت ضداد ضعیفہ کی ساتھہ ظا کی ذاتی ہی یا صفاتی اگر صفاتی
تو اسکی اقرار اور اوسکی انکار کا کیا باعث اور اگر ذاتی ہی تو آیا مقتضی مشابہت
ذاتی ضداد ضعیفہ کا ساتھہ ظا کی صفات ضداد ہین یا ذات ضداد اگر صفات ہین تو دونون
ضداد جمیع صفات مین مشترک ہین اب باوجود مقتضی واحد کی دونون مین ایک کی مشابہت
ذاتی اور دوسری کی صفاتی کیونکر ہو سکی اور اگر ذات ہی تو ذات ضداد ضعیفہ کی
تو تقاضا مقاربت اور مشابہت ذاتی کا ساتھہ ظا کی کیا اور ذات ضداد صحیحہ کی
تمہاری نزدیک کیون نہین کیا اور حال یہہ کہ دونون ضداد مثلین ہین متفقۃ الحقیقۃ
مثل زید اور بکر کی یعنی دونو کی ذات متحد ہی جیسکہ وہ ذات ضداد ضعیفہ مین مقتضی
مقاربت اور مشابہت ذاتی کی ساتھہ ظا کی ہی ویسی ہی وہ ذات ضداد صحیحہ مین مقتضی

Marfat.com

مقاربت و مشابہت ذاتی کی ساتھہ ظا کی ہی پس باوجود اقرار مقاربت اور مشابہت ذاتی ضاد
ضعیفہ کے ساتھہ ظا کی علت انکار مقاربت اور مشابہت ذاتی ضاد صحیحہ کی ظا سی نہین ہی مگر جہالت
تقلید حاصل یہہ کہ ضاد صحیحہ ساتھہ ضاد ضعیفہ کی مخرج اور ذات اور جمیع صفات ذاتیہ مین متحد ہی اجماعًا
جیسیکہ صاد مہملہ ساتھہ صاد متفرع کی اور طار مہملہ ساتھہ طار متفرع کی اور لام مرققہ ساتھہ لام مفخمہ متفرع
کی مخرج اور ذات اور جمیع صفات ذاتیہ مین متحد ہی اور مقاربت و مشابہت ضاد ضعیفہ کے
ساتھہ ظار معجمہ کی ذاتی ہی اجماعًا پس مقاربت و مشابہت ضاد صحیحہ کی بہی ساتھہ ظار معجمہ کے
ذاتی ہوئی اجماعًا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ لفظ ضاد یعنی اسم ضاد بہی قریب و مشابہ لفظ ظار
کی ہی کیونکہ مسمی ہر حرف کا اوسکی اسم کے اول مین ہوتا ہی اسیواسطی اصل ہمزہ کی امزہ کہتے
ہین جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نی شرح جزریہ مین الا البر وفانہ جعل الالف و الہمزۃ واحدا
فتجابان کل حرف یوجد مسماہ فی اول اسمہ والالف اولہ ہمزۃ واجیب بلزوم ان الہمزۃ
تکون ہاء لانہا اول اسمہا والتحقیق فی العرف بینہما ان الالف لاتکون الا ساکنۃ
ولا یتصور ان یوجد لہا اسم ویکون مسماہ ساکنا والہمزۃ انما تکون محرکۃ او منجرومتہ فکان
حقہا ان یقال لہا امزۃ لکنہا ابدل منہا انتہی کلامہ نہ مثل ظاد کی اور نہ مثل دواد برزن
جواب یہہ تفہیم دال اول کی یعنی یہہ جو تم ضاد کو دواد بولتے ہو غلط ہی اور ضاد
صحیحہ مین اشراب بعض صوت ظا کا نہین ہے اور نہ ہم اوسکے
قائل ہین **سوال** یہہ تمہارا ظاد بولنا نہ دواد تسمیہ وغیرہ
مین بغیر اس اشراب کے ممکن نہین اور اسیطرح مشابہت

Marfat.com

مذکورہ بغیر اس اشتراب کی متصور نہین ہی پھر کیونکر کہتی ہو تم کہ ہمارا عمل اس اشتراب پر مبنی
ہی اور اشتراب صوت ظا کی ضاد مین قطعاً مستہجن ہی پس وہ ضاد ضعیفہ مستہجنہ ہی اب اگر تم مدعی ہو کے
پاس اوسکی استحسان کی دلیل ہی تو پیش کرو **جواب** تم کیا کہتی ہو ہم تو مدعی مقاربت اور
مشابہت ذاتی اوس ضاد صحیحہ کی ساتھہ ظا کی ہین جو جدا اور مغایر ہی ضاد ضعیفہ اور ظا معجمہ کا
یعنی وہ احد الطرفین ضاد ضعیفہ مستہجنہ کا ہی سواو سکو ہمنی ابہی تمہاری روبرو بدلائل قطعیہ
عقلیہ اور نقلیہ عبارت رضی وجاربردی وغیرہ سے ضاد ضعیفہ مین جو خود تمہی اوسکی ناقل ہو ثابت
کر دیا ہی نہ مدعی استحسان ضاد ضعیفہ مستہجنہ کی کہ ہمسی اوسکی دلیل طلب کرو یعنی ہمنی تو مقاربت
ومشابہت اوس ضاد صحیحہ کی ساتھہ ظا کی ثابت کیے ہی جو جدا ہی ضاد ضعیفہ اور ظا سے اور مغایر ہے
اونکا کیونکہ ضاد ضعیفہ مین بین ہے اور ضاد صحیحہ اور ظا معجمہ اوسکی طرفین ہین اجماعاً اور جسطرح
بین اپنے طرفین کا مغایر ہوتا ہے اوسیطرح ہر طرف بہی اوسکی طرفین سی مغایر ہوتے
ہی طرف دوسرے کی جیسکہ قریب مغایر مقرب الیہ کا اور مشبہ مغایر مشبہ بہ کا ہوتا ہے
اور تم بسبب اپنی نادانی کی کبہی اوس ضاد صحیحہ قریب ومشابہ ظا کو عین ظا زعم کرتی ہو
اور کبہی ضاد ضعیفہ جیسا کہ ابہی تعبیر کیا تمنی اوسکو ساتھہ لفظ ظاد کی کہ یہہ عین ظا ہے
نہ ضاد کیا تم مقرب اور مقرب الیہ کو عین ایک دوسری کا جانتے ہو یا مشبہ کو عین مشبہ بہ
کا یا بین بین کی طرفین کو عین ایک دوسرے کا سمجھتے ہو عین ظا تو وہی ہے جو مخرج
ظا سی نکلی نہ مخرج ضاد وغیرہ سی والا تعین مخارج لغو ہوگی کوئی حرف سوا اپنی مخرج کی نہین نکل سکتا،
مثلاً اگر رومی زبین کی انسان نکالنے میم یہ مخرج فاسی مجتمع ہون تو ہرگز نہین نکلی گا یہہ ممتنعات

Marfat.com

سی ہی ہمنی تو اوس ضاد صحیحہ کی مقاربت و مشابہت ساتھہ ظا کی ثابت کی ہی جو قصے
حافہ سی تا ادنی حافہ لسان ویا یلیہا من الاسنان سی بغیر امیزش مخرج ظا وغیرہ کی نکلتا ہی
اوسمین سے دوسری حرف ظا وغیرہ کی صوت کا کچھہ اشراب کسیکی نزدیک نہین ہی اور تم کہتی ہو کہ مشابہت
مذکورہ بغیر اس اشراب کے متصور نہین اور حال یہہ کہ سبب مشابہت کا شئین مین اشتراک فی الکیف ہی وہ اشراب پر
موقوف اور منحصر نہین سو ضاد اور ظا خبر استطالت جمیع کیفیات مین مشترک ہین کیا تمکو جنون
ہی جو کہتی ہو کہ مشابہت مذکورہ بغیر اس اشراب کی متصور نہین یا جہالت یا ہمسی مکابرہ
کرتی ہو اور اگر تم ہمکو کہتی ہو کہ تمسی ضاد بغیر اشراب بعض صوت ظا کی نکلنا ممکن نہین اول تو
یہہ کہ ہم مدعی اسکی ہین کہ وہ ضاد صحیحہ کہ قریب و مشابہ ظا کی ہی نفس الامر مین اوسمین کچھہ
اشراب صوت ظا کا نہین ہی سو ہمنی اوسکو ثابت کر دیا دوسری یہہ کہ ہمارا نقص عمل
مستلزم نقص نفس الامر کو نہین ہی تیسری یہہ کہ وہ ضاد کہ جسکو ہم اپنی نزدیک مخرج ضاد صحیحہ
سی بغیر امیزش مخرج ظا کی نکالتی ہین اگر تمہاری زعم مین وہ صحیح نہین ہی ایا وہ تمہاری زعم
مین ضاد با اشراب بعض صوت ظا ہی یا خالص ظا اگر وہ ضاد با شراب بعض صوت ظا ہی تو تمہارا
تعبیر کرنا اوسکو ساتھہ لفظ ظاد کی کہ یہہ عین ظا ہی اور حال یہہ کہ مشرب مغایر ہوتا ہی اپنی
مشرب منہ کا بڑی نادانی ہی یا مکابرہ اور اسیطرح اگر وہ خالص ظا ہی تو یہہ کہنا تمہارا کہ
ظاد بولنا تسمیہ وغیرہ مین بغیر اس اشراب کی ممکن نہین اوس سی بڑہ کی نادانی سی کیونکہ
اشراب بعض صوت ظا کا خود ظا خالص مین کوئی قایل نہین اور اسی قبیل سی ہی تمہارا عین
ظا کو ضاد ضعیفہ زعم کرنا یعنی یہہ کہنا تمہارا کہ صوت ضاد کی کہ وہ عین یا قریب و مشابہ صوت

Marfat.com

ظا کی ہی وہ ضعیفہ ہی چوتہی یہہ کہ ہاتہہ کنگن کو ارسی کی کیا حاجت تم ہمسی مخرج ظا کو کہ درمیان
سر زبان اور سر ثنایا علیا کی ہی بند کر کی ضاد کو نکلواؤ یعنی تم ہماری سر زبان اور سر ثنایا کی
بیچمین کوئی شی پتلی سی کچہہ اندر کو ہوتی ہوئی رکہہ کی ہمسی ضاد کو نکلواؤ اگر ہم باوجود بند رہنی
مخرج ظا کی اوس ضاد کو حافہ زبان و ما یلیہا من الاسنان سی جمیع صفاتہا بطوریکہ اگر منافذ
اضراس پر نکلی رکہو تو اوسکی صوت کچہہ بند ہوتی معلوم ہو مشابہ ظا کی نکال کی تمکو سنا دین تو ہمارے
صحت عمل کی بہی تسلیم کرو پہر ہماری مقرو پر تمکو اشراب کا گمان جایز نہین یہہ سنو اض
اض اُض اب اس تمہاری سوال بیہودہ سی معلوم ہوا کہ تم نادان بی تمیز ہو یا ہمسی مکابرہ
کرتی ہو بہر صوت تم قابل مناظرہ کی نہین ہو ہم تو بسبب شہرت تمہاری علم کی مناظرہ کو
آئی تہی تمکو تو سواد الغوا فیہ لعلکم تغلبون کی کچہہ نہین آتا تمنی دہلی کو کیون بدنام کیا ہمتو
اوس سی مناظرہ کرین گی جو دانا فہمیدہ ہو ہمکو تمسی مکابرہ کرنا منظور نہین پس اب معاف
رکہو **سوال** ہمارا یہہ کلام ضاد ضعیفہ مین ہی اور ضاد ضعیفہ حروف متفرعہ سی ہی اور حرف
متفرع وہ ہی کہ جسمین اشراب کیجا یعنی ملائیجا بعض صوت حرف دوسری کے جیسا کہ لکہا کفایہ
شرح شافیہ مین و مخرج المتفرع واضح لانہا تحدث من اشراب بعض صوت غیرہ انتہی اور
مثل اسکی ہی جاربردی مین پس ضاد ضعیفہ بہی وہ ضاد ہی کہ جسمین اشراب کیجا بعض
صوت ظا کی اور یہہ اشراب صوت ضاد مین قطعاً مستہجن ہی **جواب** ضاد ضعیفہ کی
مستہجنہ ہونی مین ہمکو تو کچہہ کلام نہین ہی ہم بہی تو اوسکو مانند صاد کا لسین والطاء
کا لتا کی مستہجنہ ہی جانتی ہین اوسکا استہجان اوس ضاد صحیحہ کو کہ جسکی ہمنی مقاربت و مشابہت

Marfat.com

طاکی ثابت کی ہے لازم نہین والا استہجان صاد کالسین اور طار کالتا کا صاد اور طار مہملتین
اصلیتین کو بہی لازم ہوگا والتالی باطل فکذ المقدم اور یہہ جو تم ضاد ضعیفہ مین بعض صوت
طا کا اشراب کہتی ہو جیسکہ صاد کالزای مین بعض صوت زای کا اشراب ہی بتمسک
تعریف صاحب کفایہ کے اول تو متفرع ہونی حرف کو اشراب بعض غیر لازم نہین ہے
والالام مفخمہ اور نون خفیہ وغیرہ حروف متفرعہ مین نہین ہوتی کیونکہ حروف مذکورہ مین
اشراب بعض صوت حروف دوسری کی کسیکی نزدیک نہین ہی والتالی باطل کیونکہ
حروف مذکورہ اجماعًا متفرعہ ہین جیساکہ لکہا شافیہ مین ومخرج المتفرع واضح والفصیح نمانیۃ
ہمزۃ بین بین ثلثۃ والنون الخفیۃ نحو عنک والف الامالۃ ولام التفخیم والصاد کالزای والشین
کالجیم انتہی کلامہ فکذ المقدم یعنی وہ تعریف حرف متفرع کی جو صاحب کفایہ نی کی ہی جامع نہین
ہی سیواسطی رضی مین اس تعریف ناتمام کو ساتہہ صیغہ مجہول کے تعبیر کیا ہی جیساکہ لکہا
یعنی المتفرع حرفا یتفرع عن الحروف المذکورۃ وقیل باشرابہا صوتا من غیرہا انتہی کلامہ اور یہہ
کہنا تمہارا کہ مثل کفایہ کی جار بردی مین ہی غلط ہی کیونکہ جار بردی مین تعریف حرف
متفرع کی ساتہہ لفظ اشراب کے نہین ہی اوسمین تو یہہ ہی ویلحقہا حروف اخری
متفرعۃ وانما کانت متفرعۃ لانہا ہی تلک لکن ازلن عن متعمدہن فتغیرت جرو سہن انتہی
کلامہ حاصل یہہ کہ حرف متفرع وہ ہی کہ متغیر ہو جرس اوسکی صوت کا اپنی متفرع عنہ سی وجہ
من الوجوہ خواہ باشراب جیسیکہ صاد کالزای وغیرہ خواہ بغیر اشراب جیسیکہ صاد کالسین
اور لام مفخمہ وغیرہ پس تمہارا قول باشراب مذکور پر دلیل ہی اب ممکن ہے کہ ضاد

Marfat.com

ضاد ضعیفہ مین بہی اشراب صوت ظا کا نہین ہی بلکہ بعض متفرع مین تو اشراب اوسکی مشبہ بہ کا
ممکن ہی نہین جیسیکہ صاد کا سین مین اشراب بعض صوت سین کا ممکن نہین کیونکہ صاد خود
اپنی وضع مین مشتمل ہی تمام صوت سین پر معہ زیادتی اطباق کی یعنی سین ایک جز ہی اوسکی
اجزا سی جیسیکہ سیر ایک جز ہے اجزا ر سوا سیر سے مثلاً ایک تہلی مین بغیر تکلف سیر روی آتی ہے
اور تہوڑی سی تکلف سے آدہ پاسیر اور تکلف تام سے سوا سیر پس سوا سیر اور اوسکا جز
ہو بہو مثل صاد اصلیہ اور اوسکی خیر کی ہی اور آدہ پاسیر اور اوسکا خیر مثل صاد متفرع اور
خیر کی ہی اور سیر اور اوسکا خیر مثل سین اور اوسکی خیر کی ہی اب جیسیکہ اوس سوا سیر اور
اوسکی خیر مین کہ مشتمل ہے ارز و فرض کی سیر اور اوسکی خیر پر اشراب بعض سیر اور اوسکی
خیر کا ممکن نہین محال ہی کیونکہ اشراب بعض غیر کو غیر مین کہتی ہین نہ خود اوسی کی بعض کو
کہ اوسکی قوام مین داخل ہی ویسی ہی صاد مین بہی اشراب بعض صوت سین کا ممکن نہین
محال ہی کیونکہ اشراب بعض صوت سین کا صاد مین نہین ہوگا مگر اشراب بعض صفات سین
اسواسطیکہ سین مین ماورا صوت سا فوج کی نہین ہی مگر صفات ممیزہ ہمس و رخاوت
وغیرہ اور حال یہہ کہ صاد خود اپنی وضع مین مشتمل ہی جمیع صفات سین پر معہ زیادتی تفخیم
و استعلا و اطباق کی اب سین مین کوئی صفت وجودی صاد سی زیادہ نہین کہ وہ صاد
مین اشراب کیجا پس سین بہ نسبت صاد کی کل امر مین مانند فقیر محتاج کی ہی نہ صاد کو
امکان کہ سین سے لینی کا ہی اور نہ سین کو امکان کہ صاد کو دینی کا پس اسیطرح ضاد معجمہ مین سے
اشراب بعض صوت ظا معجمہ کا ممکن نہین کیونکہ ضاد ہیلی ہی مشتمل ہی جمیع صفات ظا پر معہ زیادتی استطالت کی اب ظا مین تو

Marfat.com

صفت ضاد سی زیادہ نہین کہ وہ ضاد مین اشراب کی جا پس ظا بہ نسبت ضاد کی مانند
فقیر محتاج کی ہی نہ ضاد کو امکان ہی کچہہ ظا سی لینی کا اور ظا کو امکان ہی کچہہ ضاد کو دینی کا
دوسری یہہ کہ اہل صرف کا ضاد ضعیفہ کو باوجود حاجت کہنی کا لظا کی ہو اسطی احتراز اوس تا مثلثہ
مقرب ضاد کی کہ اوسکو بہی ضاد ضعیفہ کہتی ہین جیسا کہ لکہا رضی مین الضاد الضعیفۃ کما
یقال فی اشرد لہ اضرد لہ یقربون الثاء من الضاد انتہی کلامہ والضاد کالظاء مثل ما قبل والصاد
کالسین والطاء کالتاء والباء کالفاء اور ما بعد الطاء کالجیم کے نہین کہنا اور خلاف
اوسکی ما قبل اور ما بعد کی والضاد الضعیفۃ کہنا جیسا کہ لکہا شافیہ مین واما الصاد کالسین
والطاء کالتاء والباء کالفاء والضاد الضعیفۃ والکاف کالجیم فمستہجنۃ انتہی کلامہ اور حال یہہ کہ
جیسا کہ ضاد متفرع حرف ضعیف اور بین بین ہی ویسا ہی صاد متفرع اور طا متفرع
وغیرہ بہی حرف ضعیف اور بین بین ہی جیسا کہ لکہا جاربردی مین قولہ الصاد کالسین
یقربون لفظ الصاد من السین حیث ضعف علیہم النطق بالصاد قولہ الطاء کالتاء یکون فی کلام عجم
اہل العراق کثیرا لان الطاء فی اصل لغتہم معدوم فاذا احتاجوا الی النطق بشیء من العربیۃ
فیہ طاء فکلفوا ما لیس من لغتہم فضعف نطقہم انتہی کلامہ اور لکہا رضی مین فاذا نطقوا بہا تکلفوا
ما لیس فی لغتہم فجاؤا بشیء بین الطاء والتاء انتہی کلامہ اور پہر اوسکی تفسیر مین معہ لفظ اے
کی اوسی کا لظا کو باوجود طول عبارت کی لانا جیسا کہ لکہا جامع الصرف واما الکاف کالجیم
والجیم کالکاف والحاء کالشین والضاد الضعیفۃ ای کالظاء والصاد کالسین والطاء کالتاء
والظاء کالباء کالفاء فمستہجنۃ انتہی کلامہ اشارہ ہی ضاد ضعیفہ کی عدم اشراب پر یعنی حروف

60140

Marfat.com

متنزع دو قسم مین ایک وہ کہ جسکو اپنی مشبہ بہ کی خبر مین دخل ہی خواہ بسبب اصل وضع کے
جیسیکہ صاد کا سین خواہ بسبب اشراب کی جیسیکہ کاف کا لجیم اور دوسری وہ قسم کہ اوس کو
اپنی مشبہ بہ وغیرہ کے خبر مین کچھہ دخل نہین نہ بسبب وضع کی اور نہ بسبب اشراب کی جیسیکہ
لام منجمہ وغیرہ پس جسکو اپنی مشبہ بہ کی خبر مین دخل ہی اوسکی مشبہ بہ پر کاف تشبیہ کا داخل
کیا ہی والا نہین پس اسیواسطی جو کہ ضاد متفرعہ کو بہی مخرج ظا مین کچھہ دخل نہین ہی نہ بسبب
وضع کی اور نہ بسبب اشراب کی تو اوسکو بہی والضاد الضعیفۃ کہا اور یہہ اوسکی تفسیر
مین واسطی احتراز مذکور کی اوس سی جدا کر کی ای کالظا رکہا اور مثل ماقبل اور مابعد کی
والضاد کالظا نہین کہا اور بالفرض اگر اوسمین اشراب صوت ظا کا ہی تو وہ مانع
مشابہت ضاد صحیحہ کو خاصی نہین ہی بلکہ اشراب ایک سبب ہی اسباب مشابہت سی
کہ وہ اشتراک فی الکیف ہی اور ہر اشراب کو اشتراک فی الکیف لازم ہی یعنی اشراب
خاص ہی اور مشابہت تام اور ہر خاص کو عام لازم ہی اور مشابہت ضاد صحیحہ اور
ظا کی بسبب اشتراک فی الکیف جہر و رخاوت وغیرہ کی ہی نہ بسبب اشراب صوت ظا کے
ضاد مین اور مشابہت کو اشراب لازم نہین جیسیکہ حیوان کو انسان پس مقاربت
و مشابہت ضاد صحیحہ کو ساتہہ ظا کی بہی اشراب صوت ظا لازم نہین والا ضاد و ظا
ہملتین و سلیتین کو بہی اشراب صوت سین و تا لازم ہوگا و التالی باطل فکذا المقدم پس
ثابت ہوا کہ ضاد صحیحہ قریب و مشابہ ظا کی ہی مغایر اور جدا ہی ضاد ضعیفہ سی بغیر اشراب
صوت ظا کی **سوال** خدا تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا ہی انا نحن نزلنا الذکر و

Marfat.com

انا له لحافظون پس یہہ آیت دلالۃ کرتی ہی کہ قران تحریف تبدل اور تغیر ہر طرح کی سی محفوظ
ہی اور آجتک تمام خلقت عرب اور عجم مین ضداد کو لعبوت دوا دیہ بتہتی رہی ہی نہ قریب و مشابہ بصوت ظا کے
پس معلوم ہوا وہ صوت ضاد کی جو قریب و مشابہ صوت ظا کی نہین ہی وہ حق ہی اور مخالف اوسکو
باطل یعنی پڑہنا ضاد کا قریب و مشابہ ظا کی صحیح نہین ہی کیونکہ اجتماع تمام خلقت کا امر غلط پر ممکن
نہین لقولہ علیہ السلام لا تجتمع امتی علی الضلالۃ پس ثابت ہوا توارث قرا و فقہا و اہل لغت سی کہ ضاد ہرگز ہرگز قریب
و مشابہ ظا کی نہین ہی اور جو ضاد کہ عین یا قریب و مشابہ ظا کی ہی وہ ضاد ضعیفہ ہی اور ضاد ضعیف
حروف مستہجنہ سی ہی اور حروف مستہجنہ کلام مردم غیر فصحا سی ہی نہ کلام اللہ تعالی سی پس ضاد ضعیفہ کلام الناس
سی ہی اور کلام الناس نزدیک ائمہ اربعہ کی مفسد صلوۃ ہی پس جو کوئی ضاد کو عین ظا یا قریب
و مشابہ وسکی عمدا پڑہی گا تو باتفاق ائمہ اربعہ کی نماز اوسکی باطل ہوگی اور اگر بہولی سی پڑہیگا
تو زہب ایحنیفہ مین نماز دوسکی باطل ہوگی اور لکہا طحطاوی نی کتاب الذبایح شرح درمختار مین

المفسر قال بعض المفسرین ان ہذہ الطائفۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ اجمعت الیوم
فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون
ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ
والنار انتہی **جواب** یہ سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد باوجود اقرار پڑہنی
ایک قوم کی ضاد ضعیفہ یعنی تمہاری نزدیک بہی وہ لوگ ضاد کو قریب و مشابہ
ظا کی پڑہتی ہین جیسا کہ ابہی نقل کیا تمنی رضی وغیرہ سی اور تم کہتی ہو کہ ضاد ضعیفہ کلام
مردم غیر فصحا کا ہی یہہ کہنا تمہارا کہ تمام خلقت عرب و عجم مین ضاد کو دوا دیہ بتہتی رہی ہے دور از ترتیب

Marfat.com

نہ قریب و مشابہ ظا کی خلاف صریح ہی اوسکی یعنی تمہاری کلام مین تناقض صریح ہی آیا وہ لوگ جو
تمہاری نزدیک بہی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہتی ہین تمام خلقت عرب و عجم مین داخل
ہین یا نہین اگر داخل ہین تو یہہ تمہارا دعوی اجماع کا جہوٹ ہی اور نہین تو پھر وہ کہان ہین
زمین سی نیچی ہین یا آسمان پہ اے نادانون تمنی کچہہ بہی پڑہا ہی خود تمہاری مسلم الثبوت مولانا
شاہ عبد العزیز مرحوم نی تفسیر عزیزی مین نیچی قولہ تعالی و ما ہو علی الغیب بضنین کی لکہا ہی بدا لکن
فرق میان مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل ست اکثر خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برارند
نہ بجای ضاد ضاد می باشد و نہ بجای ظا ظا انتہی کلامہ صوصًا صد ہا شیعہ خود شاہجہان ابا د
مین ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی بلکہ اکثر اونکی عین ظا پڑہتی ہین اور اس تمہاری دعوا پر ہنسی
کو غلط جانتی ہین اور لکہنو و غیرہ اہل ہند و اہل فارس و اہل شام وغیرہ کروڑہا آدمی جو ضاد
کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہتی ہین جیسیکہ تمہاری ملا علی قاری حنفی نی شرح جزریہ مین اور امام
جزری نی نشر اور تمہید مین لکہا و الضاد الفرد بالاستطالۃ ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ
و للسنۃ الناس فیہ مختلفۃ و قل من یحسنہ فمنہم من یخرجہ ظا معجمۃ و ہم اکثر الشامیین و منہم یخرجہ
دالا مہملۃ او معجمۃ و منہم من یخرجہ طاء کالمصریین و منہم من یجعلہ لاما مفخمۃ و ہم الربایع و من ہہنا ہا
انتہی ملخصا اونکی تو تلو خبر ہی نہین اب کہو اس تغیر اور تبدل مذکور سی خدا تعالی نی اپنے
ذکر کو محفوظ کیون نہین رکہا اور حال یہہ کہ ہر شخص ہماری اور تمہاری طرح اپنی اپنے
عقیدہ کو الفاظ قرآن زعم کرتا ہی اور اپنی مخالف کو خطا پر جانتا ہی مثلا ہم قسمیہ کہتی ہین
کہ واللہ جبرئیل علیہ السلام نی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی رسول اللہ صلعم کو پڑہایا ہی

Marfat.com

اور رسول اللہ صلعم کی بہی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہا اور صحابہ کو پڑہایا ہی اور
ہم اپنی سب مخالفین کو اس امر مین غلطی پر جانتی ہین اور اسیطرح بعض عرب تو ضاد اور
ظا مین کچہہ فرق نہین جانتی وہ دونو کو ایک حرف ظاہری زعم کرتی ہی جیسکہ تمہید مین ہے
عکی ابن جنی فی کتابہ التنبیہ وغیرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم انتہی
اور لکہا حاشیہ و ماہو علی الغیب لظنین تفسیر بیضاوی مطبوعہ دہلی احمد علی پر واللباعث
علی ہذہ الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق
بینہما انتہی مختصرا اہی نادانو معنی آیۃ کا یہہ ہی انا لہ لحافظون بالکتابہ فی المصاحف من
تغیر الشیطان و تحریف الانسان الذی وقع فی الکتب السابقۃ اور ذلک الکتاب فی
المصاحف وقت نزول سے آجتک تغیر اور تحریف مذکور سی محفوظ اور مصون ہی
اور وہ جو تم حفاظت مقرر و ہر فرد قاری کی سمجہی ہو یہان مراد نہین والا عدم حفاظت
لازم آئی گی و التالی باطل فکذا المقدم اور ابتلاء ان قرار مقلدین عرب و عجم کو جو بجاے
ضاد کی دال مہملہ پڑہتی ہین باوجود اس اختلاف کثیر کی اجماع امت زعم کرنا برہان
ساطع ہی تمہاری نادانی پر کیونکہ معلوم کرنے نسبت شیئین مین مقاربت و مجانست
اور مشابہت و مماثلت اور مباعدت و منافرت وغیرہ سی ضرور حاجت فکر
و رای سی اسمین اتفاق مجتہدین صالحین کا معتبر سی نہ توارث بعض مقلدین کا جیسا کہ
خود تمہاری اصول یعنی لکہا منار اور اوسکی شرح نور الانوار مین اہل الاجماع
من کان مجتہدا صالحا الا فیما یستغنی عن الرای فانہ لا یشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لابد فیہ

Marfat.com

من اتفاق الکل من الخواص والعوام حتی لو خالف واحد منہم لم یکن اجماعًا انتہی پھر لکھا
سارمین والشرط اجماع الکل وخلاف الواحد بانع کخلاف الاکثر انتہی کلامہ اور اسیطرح
تنقیح وتوضیح مین ہی امی اہل حق آپ دیکھو یہہ مقلدین ہا وجود ادعا وجوب تقلید شخص
معین اور اقرار حنفی ہونی کی فروع دین مین جیساکہ اول اپنی اس رسالہ مین لکھا
سنی الاصول وحنفی الفروع اپنی تئین محققین کہتی ہین جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر
نام رکھنا رسالہ مذکورہ کا تحقیق المحققین امی صاحبو تقلید مین عدم دلیل شرط ہے اور تحقیق
مین وجود دلیل پس یہہ اجتماع ضدین برہان قاطع ہی اوسکی جو کہی کہ اگر عید الضحی کو کو
دنبہ حذا واسطی عمدًا ذبح کری تو اوسکی قربانی باطل ہی باتفاق ائمہ اربعہ کی
اور جو کہی کہ بجای ضاد صحیحہ کی ضاد ضعیفہ پڑہنی سی نماز باطل ہی وہ جاہل ہے مثل اوسکی

Marfat.com

جو کہی کہ بجای لام مرققہ کی لام مفخمہ پڑہنی سی نماز باطل ہے اور حال یہہ کہ اسکا کوئی اہل علم
قایل نہین ہی سوا ان نادانونکی یعنی ابہی ثابت ہو چکا ہی کہ ضاد ضعیفہ ساتہہ ضاد صحیحہ
کی مخرج اور جمیع صفات مین متحد اور متفق ہی جیسیکہ لام متفرعہ ساتہہ لام اصلیہ کی اور
صاد متفرع ساتہہ صاد اصلیہ کی اور طاء متفرع ساتہہ طاء اصلیہ کی مخرج اور جمیع
صفات مین متحد اور متفق ہین اور جو حرفین مخرج اور صفت مین متحد اور متفق ہین وہ
مثلین ہین بالاتفاق جیساکہ نقل کیا امام جلال الدین سیوطی نی اتقان مین قال فی تقریب النشر
ونعنی بالمتماثلین ما اتفقا مخرجا وصفة وبالمتجانسین ما اتفقا مخرجا واختلفا صفة وبالمتقاربین
ما تقاربا مخرجا او صفة انتہی کلامہ اور لکہا شرح جزریہ مین اما ان یکونا مثلین
بان اتفقا مخرجا وصفة کالباء والباء والثاء والتاء والیاء والیاء واما ان یکونا متجانسین
بان اتفقا مخرجا واختلفا صفة کالدال والطاء والتاء وکذا الذال والظاء والثاء
واما ان یکونا متقاربین بان تقاربا مخرجا او صفة کالدال والسین والتاء والثاء
والشین انتہی کلامہ اور اسیطرح ہے جامع الصرف وغیرہ مین دوسری یہہ کہ ضاد ضعیفہ حروف
متفرعہ سی ہی اور حرف متفرع اپنی متفرع عنہ کا مثل اور ہم نام یعنی ہو بہو وہی ہوتا ہے
مگر بسبب لغزش اعتماد کی اوسکی جرس وجہر ناٹ مین کچہہ تغیر ہو جاتا ہی جیساکہ معلوم
ہوا جاربردی سی وانما کانت ہی متفرعة لانہا ہی تلک لکن ازلن عن معتمد مین فتغیرت
جروسہن انتہی ای نادانو حروف متفرعہ مستہجنہ اپنی اصول سی فصاحت کی رو سے
متغیر ہین نہ معنی مین والا حرف متفرع اپنے متفرع عنہ کا مثل نہین ہوگا والتالی باطل فکذا المقدم

Marfat.com

اور فقہا کی نزدیک حکم فساد صلوۃ کا بتغیر معنی ہی نہ بتغیر الفاظ جمیع کتب فقہ مین ادنی
سی اعلی تک یہی لکہا ہی اسکا خلاف ہرگز نہین پاؤگی جیسا کہ لکہا فتاوی قاضیخان و عالم
گیری مین وان ذکر حرفا مکان حرف وہم بغیر المعنی بان قرا ان المسلمون ان الظالمون وما اشبہ فلک لم تفسد صلوتہ
انتہی کلامہ پہر لکہا قاضیخان مین وان نقص حرفا عن کلمۃ ان لم تتغیر المعنی لا تفسد صلوتہ فی قولہم
کلامہ خصوصا نزدیک ابی حنیفہ کی تغیر الفاظ قران تو درکنار اگر باوجود قدرت قرات قران
الفاظ قران کو بالکل چہوڑ کر معنی قران کو فارسی وغیرہ مین پڑہی تب بہی اوسکی نماز باطل نہین ہوگی
بلکہ جایز ہوگی جیسا کہ لکہا نور الانوار مین ولانہ اسم للمعنی فقط کما یتوہم من تجویز ابحنیفۃ القراۃ بالفارسیۃ
فی الصلوۃ مع القدرۃ علی النظم العربی انتہی کلامہ اور لکہا قاضیخان مین ولو قرا فی صلوتہ بالیس فی
مصحف الامام نحو مصحف عبد اللہ بن مسعود و ابی بن کعب رض ان لم یکن معناہ فی مصحف الامام ولم یکن
ذلک ذکرا ولا تہلیلا تفسد صلوتہ لانہ من کلام الناس وان کان معناہ فی مصحف الامام یجوز صلوتہ
فی قیاس قول ابحنیفہ ومحمد رح ولا یجوز فی قیاس قول ابی یوسف رح اما عند ابحنیفہ رح فانہ یجوز قراۃ
القران بای لفظ کان ومحمد یجوز بلفظ العربیۃ ولا یجوز بغیرہا انتہی کلامہ اور تمنی مخالف اسکی اقرار کیا
ائمہ اربعہ پر خصوصا ابحنیفہ پر کہ اگر بہلوسی بہی ضاد کو قریب و مشابہ ظا کی پڑہی تو اوسکی نماز بمذہب
ابحنیفہ مین باطل ہی نعوذ باللہ من الکذب الفحیم والبہتان التعظیم ای بدنام کنندگان نیکنامان
جو ضاد صحیحہ کو قریب و مشابہ ظا کی نہین جانتا اور نہین پڑہتا ہی اور اوسکی پڑہنی والیکو مشابہ ظا کے
طرف غلطی کی نسبت کرتا ہی اور اوسکی نماز کو باطل کہتا ہی وہ نادان ابجد خود غلطی پر ہی اور
اوسکا قول باطل وہ لیاقت امام اور پیشوا ہونیکی نہین رکہتا ہی بیشک تم اتباع حضرت ابحنیفہ رح

Marfat.com

کی ایسی ہو جیسی شیعہ حضرت علی اور حسنین رض وغیرہ کی اور نصاری حضرت عیسی عم کی اور یہود حضرت موسی عم کی اور ہم اتباع حضرت ائمہ اربعہ وغیرہ کی ایسی ہین جیسی ائمہ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ خلفاء راشدین وغیرہ کی پس ظاہر ہوا کہ بطلان صلوۃ ضاد کی مشابہ ظا پڑھنی والی کی مفتی بہی ہو نہ ائمہ اربعہ اب کہو تو یہہ جو تم بہی ضاد کا لسین اور ظا کا تا اور مانند اونکی پڑہتی ہو یہہ بہی تو حدیث مستہجنہ من اسمین تمہاری نماز بہی باطل ہی یا نہین یا حکم بطلان صلوۃ کا مخصوص باستہجان ضاد حنیفہ ہی یا تم جمیع مقلدین حنیفہ فصحا ہو اور حال یہہ کہ اکثر تمہارے حافظ دلا کو حروف مستہجنہ تو کیا بلکہ بجاء ضاد کی عین سین اور بجاء ظاء کی تا اور بجاء حا کی ہا پڑہنا سنا ہی یا یہہ فتوے مخصوص ہم محمدیون پر ہی نہ تم حنیفیون پر کچہہ تو وجہ تخصیص کی بتلاؤ عجب حال ہے تم مقلدین حنفیہ مدعیان وجوب تقلید امام معین کا کہ محمدیون کو تو تمسک بقران حدیث سے منع کرتی ہو اور کہتی ہو کہ سوا مجتہد کی تمسک بقران حدیث اور فتوی دینا جایز نہین سوا نقل فتوی مجتہدین کی جیسا کہ لکہا طحطاوی مین وقال فی فتح القدیر وقد استقرء ای الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد فاما غیر المجتہد ممن یحفظ اقوال المجتہد فلیس بمفتی والواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتہد کالامام علی وجہ الحکایۃ فعرف ان ما یکون فی زماننا من فتوی المجتہدین لیس بفتوی بل نقل کلام المفتی لیاخذ بہ المستفتی وطریق نقل احد امرین اما ان یکون لہ سند فیہ او یاخذ من کتاب معروف تداولتہ الایدی من کتب الامام محمد بن الحسن ونحوہا من التصانیف المشہورۃ لانہ بمنزلۃ الخبر المتواتر او المشہور انتہی کلامہ اور تم باوجود اس نا علمی اور نا فہمی کی تمسک بقران وحدیث کرتی ہو اور قیاس بہی کرتی ہو اور ہر امرین فتوی بہی دیتی ہو اگر تم اہل فتوی ہو یعنی مجتہد ہو

Marfat.com

تو تقلید ابحنیفہ کی کیون کرتی ہو کہ محقق کو تقلید غیر کی شرک اور حرام ہی اور اگر تم اہل فتنہ
نہین ہو مقلد ابحنیفہ کی ہو تو ہر امر مین ابحنیفہ ہی کا قول کتب معتبرہ متداولہ امام محمد بن حسن وغیرہ
کیون نہین نقل کرتی طحطاوی مین سے اوس بعض مفسر مجہول کا قول کہ خلاف قران وحدیث واجماع
صحابہ وغیرہ اور خود ابحنیفہ کی ہی نقل کرکی عمل مین لائی اور یہہ عبارت ندیکہی جو سوا ابحنیفہ کے
کا قول حنفی کو نقل کرنا جایز نہین اور دوسری ہم خلاف قران وحدیث کی ائمہ اربعہ کی تو
ہی نہین ہین پہر ہمیرا اوس قول مجہول کو حجت لانا دیوانگی ہی کیونکہ ہمارا طریق و مذہب
صراط مستقیم اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون اعنی و
جلی وخفی ماجاء بہ النبی صلی اللہ وسلم قران وحدیث صرف حق بسیط ہی جیساکہ قدیم سی
مین تمام مکلفین اور سلف صالحین کیواسطی فروع اور اصول مین طریق مستقیم ایک
چلا آتا ہی جیساکہ معلوم ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم الایہ سی اور اختلاف
شرائع سالقہ بنسخ وغیرہ سی باختلاف ازمنہ کی ہی نہ یہ کہ ایک امر بعض مکلفین کو جایز ہو
اور ویسی ہی بعض مکلفین دوسرونکو وہی امر اوسی زمانہ واحد مین منع ہو پس اسطرح طریق
محمدی بہی ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ایک ہی ہے صرف حق اوسمین ہرگز ہرگز احتمال بطلان کا نہین
پس جسنے اوسکو سبل شتی طرق ومذاہب اربعہ وغیرہ زعم کیا وہ بیشک طریق حقسی جدا اور دور
ہوا پس طالب حق پر اتباع اوسی ایک طریق مستقیم کا واجب اور ترک مذاہب متعددہ
کا لازم ہی جیساکہ فرمایا ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ
ذلکم وصیکم بہ الایہ کیونکہ صورت اختلاف مین از روی نفس الامر کی حق بموضع واحد ہی غیر متعین

Marfat.com

پس تعدد مذاہب بیشک حیز بطلان مین ہی یعنی ہر مذہب مذاہب متعددہ سی باطل ہی محتمل
حق پس اسواسطی اختیار شریعت مین حکم باتفاق و اجتماع اور نہی افتراق اور اختلاف سی وارد ہے
جیساکہ فرمایا اعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا الآیہ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم
البینات الایۃ اور مذاہب متعددہ کو سبل شتی فرمایا جیساکہ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئی الایہ حاصل یہہ کہ ہمارا مذہب تو ایک طریق محمدی ہے اتبعوا ما انزل الیکم
من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قران وحدیث ہی کہ وہ صرف حق ہی اوسمین ہرگز ہرگز
کسیوقت احتمال بطلان کا نہین ہوتا ہی جیساکہ طریق سلف صالحین ائمہ اربعہ وغیرہم کا تھا
نہ فہم و قول و فعل اپنا اور نہ کسی ایک سلف معین کا خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین
سی کہ کبھی صواب ہوتا ہی اور کبھی خطا بلکہ ہم تو بحکم عموم فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے
اوسکی ہر ناقل اور ماہر صلحا سلف اور خلف سی دریافت کرتی اور عمل مین لاتی ہین اگر
تمہارا مذہب بھی یہی ہی تو ہم اور تم سب محمدی سنی ہین جیسیکہ ائمہ اربعہ وغیرہم محمدی
سنی تھی اب تمہارا خاص حنفی یا شافعی وغیرہ ہونا باطل ہی ترجیح بلا مرجح اور اگر تمہارا مذہب
تقلید فہم اور قول و فعل ایک امام معین کی ائمہ اربعہ وغیرہم سی ہی یعنی اوسکی جمیع مسائل
منصبہ اور قیاسیہ کو تم اپنی حقین واجب العمل اور جایز مانتی ہو اور اوسکی خلاف مسائل
مذاہب باقیہ کو واجب الترک اور ناجایز جانتی ہو تو یہہ اعتقاد فاسد اور یہ مذہب
باطل ہی کیونکہ یا تو تمہاری نزدیک از روی نفس الامر کی تمہاری امام ہر مسئلہ مین
مصیب بحق اور باقی ائمہ دین ہر مسئلہ مختلف فیہ مین مخطی ہین یا نہین اگر ہر مسئلہ مختلف

Marfat.com

فیہ مین تمہاری ہی امام مصیب بحق ہین تو تمہاری نزدیک مذاہب باقیہ شافعیہ وغیرہ باطل
ہین کیونکہ صورت اختلاف مین حق بموضع واحد ہی اور مقابل حق کا باطل جب ہر مسئلہ مختلف
فیہ مین تمہاری ہی امام مصیب بحق ہین تو باقی ائمہ دین اوسمین بیشک خطا اور باطل پر ہین
پس ثابت ہوا کہ تمہاری نزدیک مذاہب باقیہ شافعیہ وغیرہ مرکب ہی حق اور باطل سی اور
جو شی مرکب ہی حق اور باطل سی وہ حکم باطل مین ہی جیسیکہ جو شی مرکب ہی جوہر اور عرض سے
وہ حکم عرض مین ہی اور جو شی مرکب ہی مستقل اور غیر مستقل سی وہ حکم غیر مستقل مین ہی دوسرے
صورت اختلاف مین حق بموضع واحد غیر معین ہوتا ہی تمنی اوسکو اپنی ہی امام کی لئی ہر مختلف
فیہ مین اگر بدلیل جانتا ہی تو تم محقق ہو نہ مقلد اب تمیز تقلید حرام ہی اوسمین تمہارا حنفی ہونا
باطل اور اگر بدلیل ہی تو یہہ تمہارا دعوی باطل تیسری تمہاری امام نبی معصوم نہین تہی اور مذہب
اہل سنت کا غیر نبی معصوم مین مخطی و مصیب ہی جیساکہ روایت کیا مسلم مین المجتہد مخطی و یصیب
اور اگر تمہاری نزدیک تمہاری امام بہی ہر مسئلہ مین مصیب نہین ہین بلکہ نفس الامر مین تمہارے
امام بہی بعض مسائل مین مخطی ہین تو بیشک باقی ائمہ دین اوس بعض مسائل مین مصیب بحق ہین
کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہی یعنی مثلاً دین کے ہزار مسائل مختلف فیہ ہین اونمین سی پانسو مسائل
مین تمہاری امام مخطی اور باقی ائمہ دین مصیب بحق ہین اور باقی پانسو مین تمہاری امام مصیب
بحق ہین اور باقی ائمہ مخطی اب اس تقدیر پر تمہاری نزدیک تمہارا مذہب حنفیہ بہی مرکب ہے
حق اور باطل سی اب اگر تم اپنی اوس مذہب حنفیہ کو حق اور واجب العمل جانتی ہو تو اوس
باطل کو بہی حق اور واجب العمل جانتی ہو اور حال یہہ کہ وہ عند اللہ حق نہین باطل ہی واجب الترک

Marfat.com

تمپر اور اسیطرح اگر تم مذاہب باقیہ مالکیہ وغیرہ کو خطا اور ناجایز العمل جانتی ہو تو اوس صواب
کو بھی جو تمہاری مذہب کی خطا کی مقابلہ مین ہی خطا اور ناجایز العمل جانتی ہو اور حال یہہ
کہ وہ عند اللہ صواب اور واجب العمل ہی تمپر بھی اختومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض
فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ
بغافل عما تعلمون اور اتخذوا احبارہم ورہبانہم ارباباً من دون اللہ اور اگر تم خود اپنے
اوس مذہب حنفیہ کو بھی مرکب حق اور باطل سمجھتی مثل مذہب مالکیہ وغیرہ کی جانتی ہو تو
تمنی باوجود علم اوسکی باطل ہونی پر اوسکو دوسری مذاہبون پر کیون اختیار کیا ہی
ترجیح بلا مرجح اگر بسبب منسوب ہونی اوسکی طرف ایک امام بزرگ دین کی اختیار کیا ہے
تو مذہب امامیہ اہل شیعہ کا حق ہی واسطی اختیار کی کہ وہ منسوب بائمہ اہل بیت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ہی یعنی حضرت ابو حنیفہ رح کچھ ائمہ اہل بیت حضرت علی اور حضرت امام حسین اور حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہم سی زیادہ نہین تنہی پس بیشک تم مصداق ہوان الذین فرقوا دینہم
وکانوا شیعاً لست منہم فی شئ انما امرہم الی اللہ ثم ینبئہم بما کانوا یفعلون کے اور لکہا
تفسیر اتقان مین واخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعایشۃ یا عایشۃ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعاً ہم اصحاب البدع والاہوار من ہذہ الامۃ انتہی کلامہ اور لکہا تفسیر بیضاوی مین
ان الذین فرقوا دینہم بدودہ فامنوا ببعض وکفروا ببعض او افترقوا فیہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ کلہا فی الہاویۃ الا واحدۃ وافترقت

Marfat.com

النصاریٰ علی ثنتین وسبعین فرقۃ کلہا فی الہاویۃ الا واحدۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین
فرقۃ کلہا فی الہاویۃ الا واحدۃ وقرا حمزۃ والکسائی سبنا وفی الروم فارقوا ای باینوا وکانوا
شیعا فرقا یشیع کل فرقۃ اما لمسبت منہم فی شئی ای من السوال عنہم وعن تفرقہم او من
عقابہم او انت بری منہم انتہی کلامہ اور لکہا اسکی حاشیہ مین ہی قولہ فرقوا دینہم الاختلاف
فی الدین تفریق وتقسیم واخذ کل فرقۃ قسما منہ وکذا الایمان بالبعض والکفر بالبعض تفریق
علی قسمین قولہ بدد وہ ای فرقوہ قولہ شیعا جمع شیعۃ وہی الفرقۃ المتعابعۃ بعضہا بعضا
قولہ لست ای شیعۃ انتہی کلامہ **سوال** یعنی مشابہت کا کیا ہی **جواب** اشتراک
شئین فی الکیف ہی یعنی مشترک ہونا دو ذات کا کسی صفت مین ہی صفحہ ۱۴۴ سی)—

سوال اشتراک جمیع صفات مین مراد ہی یا بعض ہین اگر جمیع مین ہی تو چاہیے
کہ ضاد کو مشابہ ظا کی نکہو کہ ضاد اور ظا جمیع صفات مین مشترک نہین ہین اور اگر بعض
مین مراد ہی تو ہر یک حرف کو مشابہ دوسرے کا کہنا چاہئی کیونکہ کوئی حرف حروف
ہجا سی نہین ہے کہ وہ بعض صفات مین مشترک ہر واحد کا نہین ہی بلکہ بعض حرف ساتہہ
بعض دوسرے کی جیسیکہ جیم دال مہملہ کی اور کاف ساتہہ تا فوقانیہ کی اور یا مثلثہ ساتہہ
حا حطی کی جمیع صفات مین مشترک ہین اور انکی صوت مین مشابہت نہین پس
معلوم ہوا کہ اشتراک صفات مستلزم مشابہت صوت کو نہین ہی اور وہ جو رعایہ مین
لکہا ہے ان الضاد حرف یشبہ لفظہ فی السمع لفظ الظا لانہما من حروف الاستعلاء وطبق
وحروف الجہر والرخاوۃ ولولا اختلاف المخرجین وما فی الضاد من الاستطالۃ لکان لفظہما واحد

Marfat.com

ولم یختلفا فی السمع انتہی کلامہ وہ تشبیہ صوت صفاتی استعلا واطباق وجہر ورخاوۃ وغیرہ
مین ہی نہ صوت ذاتی مین کیونکہ صوت ذاتی ضاد کی بسبب جدائی اوسکی مخرج کی جدی ہی
صوت ذاتی ظا سی اور اسطرح وہ جو جید المقل مین لکہا ہی الضاد والظاء والذال المعجمات
الکل تشارکتہ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع لکن الاخیرین من مخرج واحد والضاد لیس من
مخرجہما انتہی کلامہ وہ بہی تشبیہ صوت صفاتی مین ہی نہ ذاتی مین یعنی ضاد کی لئی دو صوت
ہین ایک ذاتی دوسری مغایر اوسکی صفاتی پس صوت ضاد کی نہین ہی مشابہ صوت
ظا کی سوا رصوت صفات مشترکہ کی اور صوت صفات مشترکہ کی خارج ہی ذات ضاد اور
ذات ظا رسی انمین داخل نہین کیونکہ مثلاً کل صفات ظا کی جہر رخاوۃ استعلا اطباق
صہت سکون جرس سات ہین اونمین سی صہت وسکون وجرس حا وخا وغیرہ ہین اور
جہر واستعلا واطباق ظا مہملہ وغیرہ مین اور رخاوت عین وغین وغیرہ مین موجود ہین
باوجود اسکی حروف مذکورہ مین صوت ظا کی یعنی ظائیت موجود نہین اگر ظائیت صفات
مذکورہ سی پیدا ہوتی تو حروف مذکورہ مین بہی پائی جاتی اور حروف مذکورہ عین تو
ذات ظا مطلقا موجود نہین ہی پس صاف معلوم ہوا کہ صفات مذکورہ کو صوت ظا مین
یعنی وجود ظا مین کچہہ دخل نہین پس معلوم ہوا کہ صوت ظا کی ذاتی ہی نہ صفاتی اور اسطرح
ذال وظا سب صفات مین متحد ہین جز اطباق پس صوت ظا کی بغیر اطباق کی بعینہ صوت
ذال کی ہی قال سیبویہ لولا الاطباق فی الظاء لکان ذالا پس ذال وظا سوا اطباق کے
شی واحد ٹہری اب معلوم کرنا چاہئی کہ ظائیت ظا کی اور ذالیت ذال کی ذاتی ہے

Marfat.com

یا صفاتی یعنی مخرج سی حاصل ہوتی ہی یا صفات سی اور بطلان حق ثانی تو ظاہر ہی کہ جمیع صفات
ذال کی عین مین موجود ہین باوجود اسکی صوت ذالیت کی عین مین اصلاً نہین پائی جاتی پس ثابت
ہوا کہ ظائیت اور ذالیت صوت ذاتی ہی نہ صفاتی اور یہہ معنی مشابہت کا تمہارا عقلی ہی تو یہان
عقل کو کچھہ دخل نہین اور اگر نقلی ہی تو کتب معتبرہ سی نقل کرو **جواب** اللہ تعالی شانہ نی ثمرات
اخرت اور ثمرات دنیا کو بسبب مشترک ہونی ان دونکی صورت وغیرہ مین متشابہا فرمایا جیسے
کہ سورہ بقر مین وکلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل واوتوا بہ متشابہا
الایہ اور لکہا عبد اللہ ناصر الدین بیضاوی نی تفسیر آیت مذکورہ مین فان قیل التشابہ ہو التماثل
فی الصفۃ وہو مفقود بین ثمرات الدنیا والاخرۃ کما قال ابن عباس لیس فی الجنۃ مما فی الدنیا الا
الاسماء قلت التشابہ بینہما حاصل فی الصورۃ دون المقدار والطعم وہو کاف فی اطلاق التشابہ
ہذا انتہی پہر لکہا بعد چند سطر کی ومن تشابہہما تماثلہما فی الشرف والمزیۃ وعلو الطبقۃ انتہی کلامہ
اور اسیطرح بسبب مشترک ہونی قمر مشبہ اور عرجون قدیم مشبہ بہ کی پتلاپن اور تدویر وجہ تشبیہ مین
فرمایا سورہ یسین والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور اسیطرح بسبب مشترک
ہونی اہل بعث مشبہ اور جراد منتشر کے بکثرت تموج وانتشار وجہ تشبیہ مین فرمایا سورہ قمر من یخرجون
من الاجداث کانہم جراد منتشر مہطعین الی الداع اور بہت سی آیات ہین اور لکہا امام جلال الدین
سیوطی نی تفسیر اتقان کی نوع ترسٹہ تشبیہ واستعارات قران مین وقد افرد تشبیہات القران
بالتصنیف ابو القاسم البغدادی فی کتاب سماہ الجمان وعرفہ جماعۃ منہم السکاکی بانہ الدلالۃ
علی مشارکۃ امر لامر فی معنی وقال ابن ابی الاصبع ہو اخراج الاغمض الی الاظہر وقال غیرہ ہو الجانس

Marfat.com

شئی بندی وصف فی وصفہ انتہی کلامہ اور لکھا علامہ سعد الدین تفتازانی نی ملوح حاشیہ
توضیح کی فصل علاقہ حقیقت و مجاز مین کما بین الاسد و الرجل الشجاع فانہما لاتصلان
من جہۃ الذات و الصورۃ بل من جہۃ الاشتراک فی معنی الشجاعۃ و عبر عن علاقۃ المشابہۃ
بالاتصال فی معنی الشروع کیف شرع لان المشابہۃ اتفاق فی الکیفیۃ و الصفۃ انتہی کلامہ
اور لکھا غایۃ التحقیق مین تحت قولہ منہا ما وقع للتشبیہ و التشبیہ ہو الدلالۃ علی مشارکۃ امر لامر
فی معنی انتہی اور لکھا نظام الدین محشی شرح ملا نی فالمعرب المرکب الذی لم یشبہ بین اذ التشابہ
ہو الاشتراک فی الکیفیۃ انتہی کلامہ اور لکھا میر ہاشم نی فصل دوسری واحد و کثیر الہیات
حاشیہ میبذی مین اعلم ان الشئین ان اشترکا فی الجنس فہما المتجانسان او فی الکیف فمتشابہان
او فی الکم فمتساویان او فی الاضافۃ فمتناسبان او فی الخاصۃ فمتشاکلان او فی الاطراف
فمتطابقان او فی وضع الاجزاء فمتوازیان او فی النوع فمتماثلان و الا فہما المتخالفان
انتہی کلامہ یعنی جس شئین مین اشتراک فی الکیف ہی وہ دونون نفس الامر مین متشابہین
ہین کوئی کہی یا نہ کہی خواہ وہ جنس اصوات سی ہون جیسیکہ آح آخ اس اص اث اف
بسبب مشترک ہونی ان سب کے رخاوت و ہمس وغیرہ مین یعنی جاری ہونی صوت مین ساتھہ
پستی اور سستی کی سب آپسمین متشابہات ہین اور جیسیکہ اظ اذ از بسبب اشتراک ان سبکی
رخاوت و جہر وغیرہ مین یعنی جاری ہونی صوت مین ساتھہ بلندی اور اونچائی کی آپسمین
متشابہات ہین اور جیسیکہ اب اج اد اق بسبب اشتراک ان سب کے شدت و قلقلہ
وغیرہ مین یعنی بند ہونی صوت مین بیچ مخرج کی اور احتیاج تقلقل اور اضطراب کی مخرج مین

Marfat.com

واسطی تبیان اوس صوت کی یہہ سب ایسمین متشابہات ہین خواہ وہ جنس الوان واضوو اشکال
ومقادیر وحرکات وسکنات وحسن وقبیح وغیرہ سی ہون خواہ وہ جنس طعوم تلخ وشور و
شیرین وغیرہ سی ہون خواہ جنس روایح خوشبو وبدبو وغیرہ سی ہون خواہ جنس صلابت
ولین وحرارت وبرودت وغیرہ سی ہون مگر ادراک بالجزم ہر قسم مشابہت کا اشیا
مین کار محققین متعلمین عقل مصداق تلک الامثال نضربہا للناس وما یعقلہا الا العالمون کا ہی
نہ مقلدین مقیدین عقل بربقہ تقلید متوہمین مصداق ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین
لا یعقلون کا یعنی اللہ تعالی نی دواب سی خاص انسان ہی کو واسطی معرفت حق باطل کے
گوہر بیش بہا متاع کو نہین عقل کہ وزیر یمین سلطان قلب کی ہی عطا کی ہی پس جنہون نے
اوس گوہر بیش بہا یعنی وزیر اعظم سلطان قلب کو ربقہ تقلید مین قید کر کی ذلیل وضائع
کیا اور حق باطل مین اوسکی تعلیم نہین قبول کی خاص اونہی شرر ون کو شر الدواب
فرمایا نہ گدہی کتی خنزیر بچہ بندر دوسری دواب کو کہ نہ اونکو یہہ امانت عطا ہوئے
اور نہ اونہون نی اوس ممتاز بہ حق باطل کو دلیل اور ضائع کیا کہ اوس شر عظیم کے
ساتہہ موصوف ہون پس مقلدین کو بسبب ضائع کرنی اونکی عقل گوہر بیش بہا فضل
انسان کو شر الدواب فرمایا جیساکہ لکہا تفسیر بیضاوی مین ان شر الدواب عند اللہ
شر ما یدب علی الارض اوشر البہائم الصم عن الحق البکم الذین لا یعقلون ایاہ عدہم من
البہائم ثم جعلہم شرا لانطباعہم ما میز وابہ وفضلوا لاجلہ انتہی کلامہ ای میز واعن البہائم بالعقل
اور کہین اونکو سفہا فرمایا جیسیکہ سورہ بقر مین سیقول السفہاء لکہا تفسیر بیضاوی مین ستقول

Marfat.com

السفہاء الذین خف احلامہم واستہنوا بالتقلید والاعراض عن النظر انتہی کلامہ اور لکہا قاضی
ثناء اللہ صاحب فی مظہری مین السفہاء الذین خف عقولہم حیث ضیعوہا بالتقلید والاعراض
عن النظر الصحیح او العناد انتہی کلامہ اور جو کہ مقلدین کی نزدیک معرفت حق وباطل مین عقل کو
کچہہ دخل نہین وہ تابع وہم وخیال کی ہین تو اثبات حق اونکی قلوب پر ممکن نہین کیونکہ
اثبات حق بغیر دلیل ممکن نہین اور دلیل کلی ہوتی ہی مرکب قضیتین سی موّدی طرف مجہول
نظریکی جیسیکہ العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اور اسیطرح ضاد وظا متشارکین
فی الصفات ہین اور کل متشارکین فی الصفات متشابہین ہین پس ضاد وظا متشابہین
ہین اور اسیطرح کاف وتا وغیرہ اور امور کلیہ مدرکات عقل کی ہوتی ہین اور مدرکات عقل
نزدیک مقلدین کی معتبر نہین پس اونکا وہم ہمیشہ غالب اور حاکم رہتا ہی اونکی عقل پر یعنے
اسباب علم کی خلق کی الہی تین ہین جیسیکہ لکہا عقائد نسفی اور اوسکی شرح مین اسباب العلم للخلق
ثلثۃ الحواس السلیمۃ والخبر الصادق والعقل فالحواس خمس السمع والبصر والشم والذوق
واللمس الخ یعنی ان اللہ تعالی قد خلق کلا من تلک الحواس لادراک اشیاء مخصوصۃ کالسمع للاصوات
والذوق للطعم والشم للرایح لا یدرک بہا ما یدرک بالحاسۃ الاخری انتہی کلامہما مختصرا
یعنی مدرک اصوات اور اوسکی کیفیات حسن وقبیح مشابہت ومنافرت وغیرہ کی
حروف وغیرہ مین سمع ہی اور مدرک الوان وغیرہ اسیطرح بصر ہی اور مدرک طعوم کے
اسیطرح ذوق ہے اور مدرک رایح کی اسیطرح شم ہی اور مدرک صلابت لین
وغیرہ کی اسیطرح لمس ہے اور اسیطرح پانچ مدرکہ باطنی ہین جیساکہ لکہا اثیر الدین ابہری نے

Marfat.com

ہدایۃ الحکمت مین واما التی فی الباطن فہی ایضا خمس الحس المشترک والخیال والوہم والحافظۃ و
المتصرفۃ انتہی کلامہ یعنی حواس خمسہ ظاہری جاسوس حس مشترک کی ہین جمیع صور محسوسہ کو ادراک کرکے
حس مشترک کو دیتی ہین اور حس مشترک مقدم بطن اول مین بطون ثلثہ دماغ سی جمیع صور محسوسہ
کو حواس ظاہری سے قبول کرکے اپنی خزانہ خیال مین ڈالتی ہے اور وہ خیال بطن اول کے موخر
مین نگاہبان جمیع صور محسوسہ کا بعد غیبوبت کی ہے جیسیکہ وہم آخر بطن اوسط مین معانی
معانیہ جزئیہ غیر محسوسہ بحواس ظاہر کو جو محسوسات مین ہین مثل قوت حاکمہ بکری مین کہ بہیڑیہ
مہروب عنہ اور ولد معطوف علیہ ہے ادراک کرکے اپنی خزانہ حافظہ مین ڈالی ہے اور حافظہ
اول بطن آخر مین نگہبان معانی مذکورہ ہی یعنی حافظہ کو نسبت ساتہہ وہم کی ایسی ہے جیسی خیال کو
ساتہہ حس مشترک کے پہر متصرفہ بطن اوسط مین صور کو خیال سے اور معانی کو حافظہ سی اخذ
کرکے ترکیب کرتی ہے بعض اوسکو ساتہہ بعض کے اور جدا کرتے ہی بعض کو بعض سے
بحکم عقل اور وہم یعنی جب متصرفہ کو عقل استعمال کرتی ہے تو اوس کا نام متفکرہ
اور اوس کا تصرف مواد فکریہ مین ہوتا ہے اور انتزاع کرتی ہے عقل اوس سے
امور کلیہ کو جو اوس کی مدرکات سی ہین اور جب اوس متصرفہ کو وہم استعمال کرتا ہے
مطلق محسوسات مین تو اوسکا نام متخیلہ اور اوس کا تصرف صور خیالیہ
مین ہوتا ہی اور وہم کو مدرکات متصرفہ پر اسلئے تصرف ہے کہ وہ سلطان ہے متصرفہ کی بلکہ اوسکو تسلط ہے
مدرکات عاقلہ پر پس اسلئی متنازع ہوتی ہے وہ عاقلہ کو اور تحکم کرتی ہے اوسپر بخلاف احکام اوس
عاقلہ کے جیسیکہ خایف میت کی عاقلہ ترتیب کرتی ہے کبہی قیاس کہ یہہ میت

Marfat.com

ہی اور ہر میت جماد ہی پس یہ جماد ہی اور کل جماد سی خوف نہین پس اس سی بہی خوف نہین
باوجود اسکی اوس خالف کی وہمیہ متنازع ہوتی ہی عاقلہ کو اور تحکم کرتی ہی اوس پر تو
وہ حی خوف کرتا ہی اوس میت سی یعنی مقلدین کو اگرچہ طلب گوہر حق کی مگر جو کہ بغلبہ وہم
وخیال غرق خطا کی شناوری عقل پر کچہہ اعتبار نہین ہی تو کنارہ تقلید کو چہوڑ کر دریای تدبر
قران وحدیث مین طلب گوہر حق کی لئی بیٹہتی نہین صدف اندوختہ مسائل مقلدین
سابقین پر اکتفا کرتی ہین حتی کہ طالبان صادق متبعان افلا یتدبرون القران کو
شناوری عقل سی دریای تدبر قران وحدیث مین منع کرتی اور ڈراتی ہین اسلئی کہ اونکو
بیٹہنی والی دریای مذکور مین غرق بہور خطا اور گوہر ہای حق اونکی ہاتہون مین سنگریزہ ہا
بطلان متخیل ہوتی ہین **دوہرہ** جس ڈہونڈہا اون پائیان گہری پانی پیٹہہ ٭ جو پاپن
ڈوبت ڈری وہ رہی کناری بیٹہہ ٭ اور جب مقلدین کی عقل مغلوب وہم وخیال ہے
تو اونکا دیکہنا اور سننا حق کو مثل نادیکہنی اور ناسننی کی ہی پس وہ دیکہنی حق سی اندہے
اور سننی حق سی بہرے اور کہنی حق سی گونگی اور فہم حق سی بی بہرہ ہین جیسا کہ فرمایا ان شر الدواب
عند اللہ الصم عن سماع الحق البکم عن النطق بہ الذین لا یعقلون ایاہ جلالین وبیضاوی
اور فرمایا ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین
لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون
اور فرمایا قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء والذین امنون فی اذانہم وقر وہو علیہم عمی اولئک
ینادون من مکان بعید یعنی قران شریف مومنون کو ہدایت لاتا ہی ضلالت سی اور شفا بخشتا ہے

Marfat.com

جہالت سے جیسکہ قولہ تعالیٰ واوتوبہ متشابہا ہدایت مشابہت ضاد اور ظا پر لایا ہمکو وسکی ضلالت
سی اور قولہ تعالیٰ وما ہو علی الغیب بظنین بظا و بضنین بضاد دو قراۃ متواترتی شفا بخشی
ہمکو جواز صلوۃ کی بقرات ہر واحد کی مقام دوسری پر باشارۃ النص اوسکی جہالت سی
وفی اذانہم وقر من التقلید قلا یسمعونہ سماع تفہم وتدبر یعنی مومنون پر فہم قران آسان ہے
جیساکہ فرمایا ولقد یسرنا القران للذکر فہل من مدکر ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی وہدے
ورحمۃ وبشری للمسلمین ای محمد یو قولہ تعالیٰ واوتوبہ متشابہا ہین تمہاری لئی دو بشارت ہین
ایک وعدہ ثمرات جنت اخرت مین بعبارۃ النص دوسری مشابہت ضاد اور ظا وغیرہ کے
دنیا مین بدلالۃ النص کیونکہ دلالۃ النص حکم منصوص علیہ کی علت ہوتی ہی لغت کی جہت سے
نہ اجتہاد اور استنباط کی جہت سی جیسکہ لکہا اصول الشاشی مین اما دلالۃ النص فہی علت
للحکم المنصوص علیہ لغۃ لا اجتہادا ولا استنباطا انتہی کلامہ اور آیت مذکورہ مین علت متشابہین
ہونی ثمرات دنیا و اخرت مین اشتراک فی الکیف ہی جیساکہ معلوم ہوا اور وہ علت یعنی
اشتراک فی الکیف ضاد وظا وذال معجمات مین بوجہ اکمل ہے پس حروف مذکورہ ایسمین
متشابہات ہین قطعاً اب منکر مشابہت حروف مذکورہ کا منکر قطعی کا ہی کیونکہ ثبوت مشابہت
حروف مذکورہ کا بدلالۃ النص ہی اور دلالۃ النص قطعی ہوتی ہی مثل عبارۃ النص و
اشارۃ النص کی غیر متحمل التخصیص ہے جیساکہ لکہا منار کی شرح نور الانوار مین یعنی ان الدلالۃ
ایضاً کالاشارۃ فی کونہا قطعیۃ انتہی پہر لکہا اون دونون مین والثابت بہ لا یحتمل التخصیص لانہ
لا عموم لہ اذ العموم والخصوص من عوارض الالفاظ وہذا معنی لازم للموضوع لہ لا للفظ

Marfat.com

ولان العلة كالاذى مثلا اذا ثبت كونه علة الحرمة لا يحتمل ان يكون غير علة بان يوجد الاذى ولم يوجد الحرمة فاينما وجدت العلة وجدت الحرمة ولا يسمى هذا القسيمها انتهى كلامهما وهكذا فى التلويح وغيره اور انكار قطعى كا كفر ہے اور جب ثابت ہوا كہ علت مشابہت كى حروف وغيره مين اشتراك فى الكيف ہے تو معلوم ہوا كہ جس حرف كو ساتھ جس حرف كى اشتراك فى الكيف زيادہ ہى بہ نسبت حروف باقيہ كى تو اوسكى مشابہت بہى ساتھ اوسكى زيادہ ہے بہ نسبت حروف باقيہ كى جيسيكہ علت روئيدگى اور سبزہ كى پانى ہے جسقدر پانى تا حاجت زيادہ پونہچتا ہے اوسيقدر روئيدگى مين زيادتى ہوتى ہے خصوصًا جس حرف كو ساتھ جس حرف كى قرب مخرج كامل معہ اشتراك صفات بغير تضاد ہے اوسكو تو مقاربت اور مشابہت ساتھ اوسكى ايسى سخت ہى كہ فصل اور تميز بہى اونمين مشكل ہے بغير مشقت كے ممكن نہين جيسيكہ ضاد اور ظا معجمتين مين اور صاد اور سين مہملتين مين اور مانند انكى اور تضاد دو قسم ہى ايك بحسب وجود دو صدق معًا يعنى ہر واحد ضدين سے مثل وجود دوسريكو مشتمل نہين ہو اور نہ ايك كا صدق دوسرى پر جائز ہو جيسيكہ شدت و رخاوت مين كہ شدت مين صوت حرف كى مخرج مين بند ہوتى ہے جيسيكہ اب اج اد اط اك اق وغيره مين بعد رخاوت مين جارى ہوتى ہے جيسيكہ اظ اذ از وغيره مين اور شى بند حالت بندش مين جارى نہين ہوتى اور نہ شى جارى حالت جريان مين بند ہوتى ہے پس وجود شے بند كا وجود شى جاريكو اور شى جارى شى بند كو مشتمل نہين اور نہ صدق ايك كا دوسرے پر جائز كہ اجتماع ضدين محال ہے دوسرا تضاد حسب صدق ہے فقط جيسيكہ استطالت اور قصر مين كہ صفت استطالت سى حرف طويل ہوتا ہى اور صفت قصر سے كوتاہ اور ہر طويل مشتمل ہے

Marfat.com

مثل وجود کوتاہ پر پس درمیان شئ طویل اور شئ قصیر کے تضاد حسب وجود نہین ہے فقط حسب صدق
کہ طویل اور قصیر کا صدق شئ واحد پر بجہت واحد جائز نہین اور اسیطرح صفت اظہار اطباق اور
استعلا سی حرف مفخم یعنی موٹا ہوتا ہی اور انکی ضد انفتاح اور استفال سے باریک اور ہر شئ موٹی مشتمل
ہوتی ہے مثل وجود باریک پر مگر صدق ایک کا دوسری پر جائز نہین پس یہان مراد ہمارے تضاد حسب وجود
وصدق معا ہے نہ تضاد حسب صدق پس ضاد مستطیلہ اور ظا قصیرہ مین اور اسیطرح صاد اور سین
مہملتین مین تضاد حسب وجود نہین ہے یعنی ضاد وظا معجمتین معہ قرب مخرج جز استطالت جمیع صفات
مین مشترک مشترک ہین اور اصل اور مادہ حروف تہجی کا وہ صوت ساذج ہے کہ جسمین کسیطرح
کی مخالفت اور منافرت نہین اور یہہ حروف اوس صوت ساذج پر ہیئات عارضہ نہین
ہین مگر بسبب مخارج کی پس مخالفت بعض حروف کی ساتہہ بعض کے نہین ہے مگر بسبب مخالفت
مخارج کی یعنی اجناس اور انواع حروف مین جدائی نہین ہے مگر بسبب جدائی اجناس اور انواع
مخارج کے یعنی اطباق مخرج سی حرف مطبقہ اور انفتاح مخرج سی حرف منفتحہ اور استطالت
مخرج سی حرف مستطیلہ اور قصر مخرج سے حرف قصیرہ اور جہر مخرج سی مجہورہ اور شدت سی
شدیدہ ہوتا ہے قبیل تسمیہ مسبب باسم سبب ہے جیسا کہ مفہوم ہوتا ہی شرح جزریہ ملا علی قاری سے
فلینبغی ان یخلص کل واحد من الآخر بانفتاح الفم والانطباقہ انتہی کلامہ اور رضی سے المطبقۃ ما ینطبق
معہ الحنک علی اللسان لانک ترفع اللسان الیہ فیصیر الحنک کالطبق علی اللسان انتہی کلامہ
اور شرح اصول اکبر سے یسمی حرفا طویلا ومستطیلا تسمیۃ لہ باسم مخرجہ انتہی
کلامہ اسے واسطی مخرج حقیقی ہر حرف کا مغائر ہے

Marfat.com

مخرج حرف دوسرے سی جیسا کہ اوسی شرح جزریہ مین قولہ مخرجا وہو موضع
الخروج فی الاصل لکنہ ہنا عبارۃ عن الخیر المولد للحرف کذا قالہ جماعۃ من الشراح
والاظہر موضع ظہورہ وتمیزہ عن غیرہ انتہی کلامہ اور اوسی مین ہے الجمہور
علی ان الکلواحد منہا مخرجا انتہی کلامہ اور شافیہ مین ہے مخارج الحروف ستۃ
عشر تقریبا والاقلکل مخرج انتہی اور لکہا اس کے شرح رضی مین لان الصوت
الساذج الذی ہو محل الحروف والحروف ہیاۃ عارضۃ لہ غیر مخالف بعضہ بعضًا
فی الحقیقۃ الحرف فاذا کان الساذج الصوت الذی ہو مادۃ الحروف لیس بانواع
مختلفۃ انتہی کلامہ مختصرا اور لکہا جامع الصرف مین الحرف صوت یخرج منقطعًا
عن امتدادہ مبتدی عرض لہ فی الحلق او الشفۃ او ما بینہما وذلک العارض ہو المسمی
بالمخرج وبہ تمایز الحروف اور مادتہا ہو الصوت الساذج الذی لایخالفہ بعضہ بعضًا
انتہی کلامہ پس جون سے حرفین کے مخرجین مین فاصلہ ہے جیسا کہ مخرج
کاف اور مخرج جیم مین کہ کاف اقصی لسان سی ہے اور جیم وسط زبان سے
یا فصل بمخرج حرف ثالث ہی جیسا کہ مخرج صاد مہملہ اور مخرج زای معجمہ مین فصل
بمخرج سین مہملہ ہے اور مخرج ظاء معجمہ اور مخرج ثاء مثلثہ مین فصل بمخرج ذال معجمہ
ہی یا فصل بتضاد صفت ہی جیسا کہ سین مہموسہ اور زای مجہورہ مین اور ذال
معجمہ مجہورہ اور ثاء مثلثہ مہموسہ مین ہے تو اون حرفین مین فصل اور تمیز
آسان ہے نفس الامر مین اور جون سی حرفین کے مخرجین مین فاصلہ اور فصل

Marfat.com

المخرج ثالث اور تضاد صفت نہین ہے جیسی کہ مخرج ضاد اور مخرج ظا معجمتین
مین نہین اور اسی طرح مخرج صاد اور سین مہملتین مین تو اون حرفین مین فصل
اور تمیز نفس الامر مین مشکل ہے بغیر مشقت کی خواص اور عوام سی ممکن نہین پس
حال مراتب مقاربت ومبائنت اور مشابہت ومنافرت بعض حروف کا ساتھہ
بعض کے ان جدا اولون اجناس اور فصول حروف سی معلوم کرو فالاول جدا اول
ما یخرج من الحلق منفتحا ساکنا مستقرا قصیرا مصمتا علی ستہ انواع فالاول ہو من
اقصاہ مستفلا مجہورا شدید امنہو کا والثانی ہو منہ مستفلا مجہورا بین بین والثالث
ہو من وسطہ مستفلا مہموسا رخوا بینا بجا والرابع ہو منہ مستفلا مہموسا رخوا خفیا والخامس
ہو من ادناہ مستعلیا مجہورا رخوا بینا والسادس ہو منہ مستعلیا مہموسا رخوا خریرا
اور لکہا رضی بین وکان الخلیل یقول الالف اللینیۃ والواو والیاء والہمزۃ ہوائیۃ
ای انہا من ہوا الفم لا یقع علی مدرجۃ من مدارج الحلق ولا مدارج اللہاۃ ولا مدارج
اللسان قال وافضی الحروف کلہا فی الحلق العین وارفع منہا الحاء وبعدہا الہاء ثم
بعدہما الی الفم الغین والخاء وبعدہا من العین انتہی کلامہ اور لکہا ملا علی قاری نے
شرح جزریہ مین وتقدیم العین علی الحاء کلام سیبویہ وہو قول الاصمعی ونص ابو الحسن
بن کیسان علی ان الحاء قبل العین وہو کلام المہدوی وغیرہ انتہی کلامہ

Marfat.com

ع	منفتحہ	ساکنہ	مستقرہ	قصیرہ	مصمتہ	بینہ	مستفلہ	مجہورہ	بین بین	
ح	منفتحہ	ساکنہ	مستقرہ	قصیرہ	مصمتہ	بینہ	مستفلہ	مہموسہ	رخوہ	لجہ
ہ	منفتحہ	ساکنہ	مستقرہ	قصیرہ	مصمتہ	خفیہ	مستفلہ	مہموسہ	رخوہ	
غ	منفتحہ	ساکنہ	مستقرہ	قصیرہ	مصمتہ	بینہ	مستعلیہ	مجہورہ	رخوہ	
خ	منفتحہ	ساکنہ	مستقرہ	قصیرہ	مصمتہ	بینہ	مستعلیہ	مہموسہ	رخوہ	خریرہ

والثانی جداول ما یخرج من اللسان وما فوقہ من الحنک الاعلی بترتیب منتہاہ من الحنک علی ثلثہ اقسام فالقسم الاول ما یخرج من اقصاہما شدیدا قلقلا منفتحا مصمتا مستقرا قصیرۃ علی نوعین فالاول ہو من داخل اللہاۃ مستعلیا مفخما والثانی ہو من خارجہا مستفلا مرققا

ق	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	منفتحہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	مستعلیہ	مفخمہ	.
ک	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	منفتحہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	مرققہ	.	.
.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.

والقسم الثانی ما یخرج من وسطہما منفتحا مستفلا مرققا مصمتا مستقرا قصیرا علی ثلثہ انواع فالاول ہو من اتصال بطن اللسان بالحنک شدیدا قلقلا مجہورا بینا والثانی ہو منہ رخوا ساکنا مہموسا بینا متفشیا والثالث ہو من غیر الاتصال رخوا ساکنا مہموسا خفیا لینا لکہا رضی شرح شافیہ بین قولہ وللجیم والشین والیاء وسط اللسان وما فوقہ من الحنک الجیم اقرب الی اصل اللسان وبعدہ الی خارج الفم الشین وبعدہ

Marfat.com

الی خارجہ الیار انتہی کلامہ

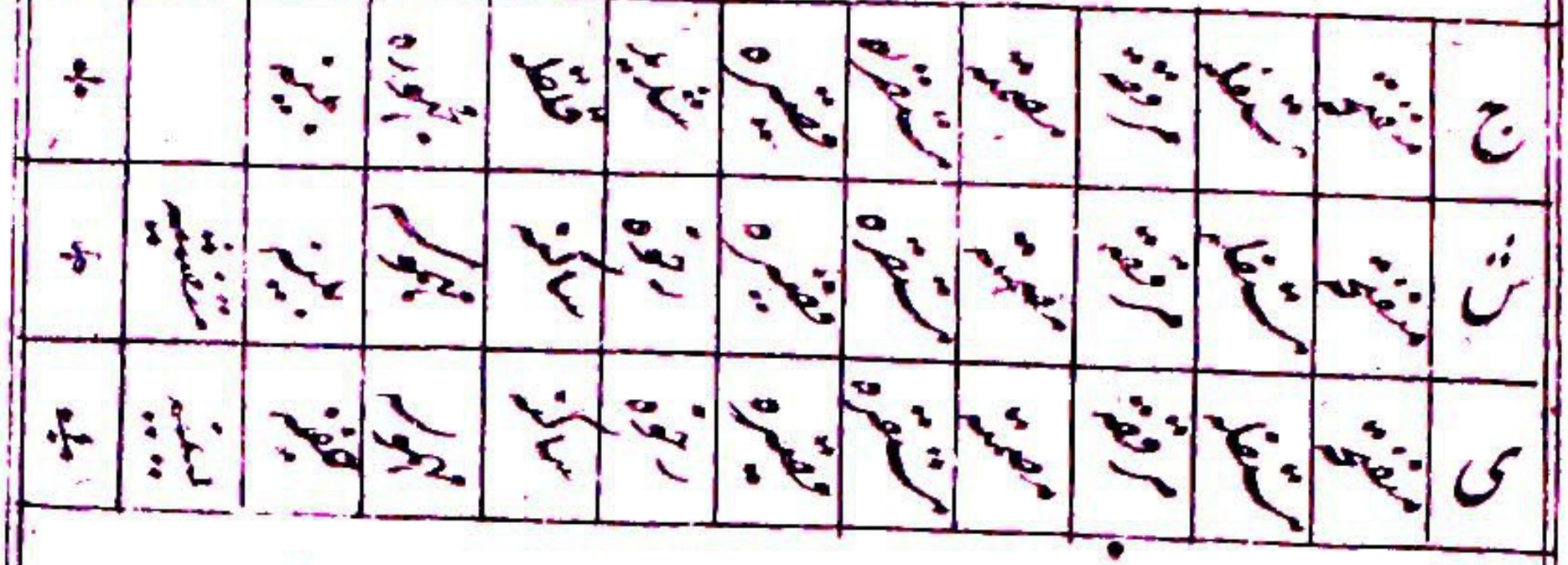

والقسم الثالث مایخرج من ادناہما علی ضربین فالضرب الاول مایخرج من ادنی حافتہ اللسان ومایلیہا من راسہ فویق الضواحک والثنایا ومابینہما بحیث یخرج صوتہ فوق مخرجہ مجہورا بین بین ساکنا منفتحا مستفلا مرققا مستقرا قصیرا علی ثلثۃ انواع فالاول ہو من اتصال راس اللسان بالحنک بحیث یخرج صوتہ من ناحیتہ منحرفا مرققا والثانی ہو منہ مع دخل ظہرہ ارتفاعا وانکبابہ بعد بحیث یخرج صوتہ من ناحیتہ منحرفا مفخما مکررا والثالث ہو من اتصال الراس بہ بحیث یخرج صوتہ من الانف مرققا غنیا

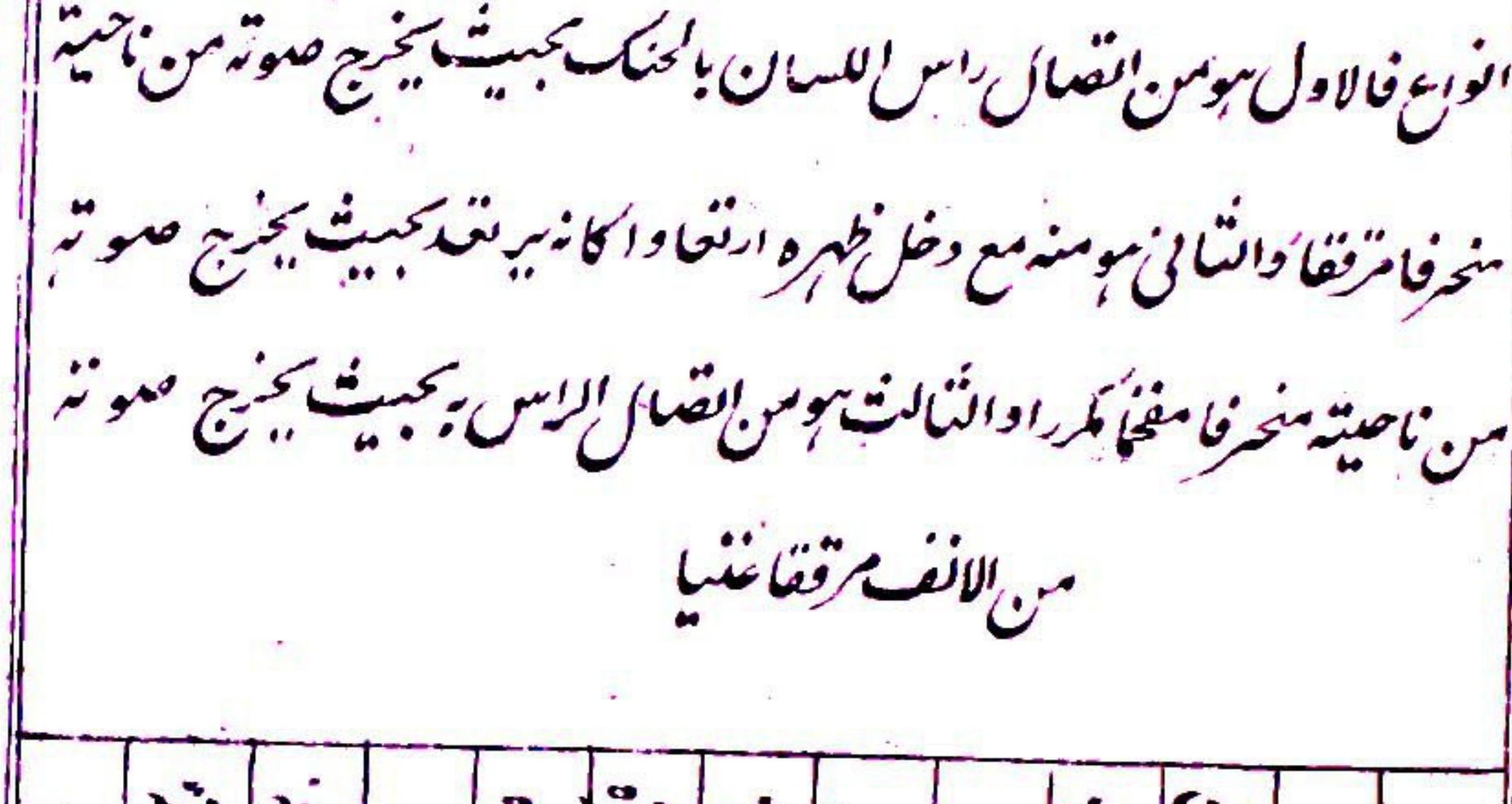

والضرب الثانی مایخرج من طرف اللسان واصول الثنایا مصعدا الی الحنک

Marfat.com

الاعلی بحیث یحصر صوتہ فی النطع مجہورا شدیدا قلقلا بینا مصمتا مستقرا قصیرا
علی ثلثۃ انواع فالاول ہو منہ مطبقا والثانی ہو منہ منفتحا منتوتا والثالث ہو منہ
منفتحا لکلہا رضی مین و قال الخلیل العین والحاء والھاء والغین والخاء حلقیۃ لان مبداہا
من الحلق والقاف والکاف لہویتان اذ ہما من اللہاۃ والجیم والشین والضاد
ایضا شجریۃ لان مبداہا من شجر الفم ای مفرجہ والصاد والسین والزاے
اسلیۃ واسلۃ اللسان مستدق طرفہ والطاء والتاء والدال نطعیۃ لان مبداہا
من نطع الغار الاعلی انتہی کلامہ اور لکہا ملا علی قاری فی شرح جزریہ مین یعنے
حما بینہ وبین اصول الثنایا العلیا مصعدا الی الحنک الاعلی الخ انتہی کلامہ اور ایسا
ہی ہے اتقان مین پہر لکہا شرح مذکور مین ویقال لہذہ الحروف الثلثۃ نطعیۃ
لخروجہا من نطع الغار الاعلی انتہی کلامہ جانکہ بعض محققین نے کاف اور تاء فوقانیہ
کو حروف مجہورہ قلقلہ مین داخل کیا ہے کہ یہہ دونو متفق علیہ شدیدہ ہین اور
شدت خود اپنی ذات مین قوی ہے پس اوس کو قوت اعتماد لازم ہی اور
قوت اعتماد سی سانس بند ہوتا ہے بدون ضعف اعتماد کی جاری نہین ہوتا جیسا
لکہا خود رضی مین نحو قفق فانک ترمی الصوت یجری ولا ینقطع ولا یجری لنفس الابعد
انقضاء الاعتماد وسکون الصوت وامامع الصوت فلا یجری وذلک لان النفس
الخارج من الصدر وہو مرکب الصوت یحتبس اذا اشتد اعتماد الناطق علی مخرج الحرف
اذ الاعتماد علی موضع من الحلق او الفم یحبس النفس وان لم یکن ہناک صوت وانما

Marfat.com

یجری النفس اذا ضعف الاعتماد انتہی کلامہ اور جس حرف مین سانس جاری نہین
ہوتا وہ مجہورہ ہے نہ مہموسہ یعنی عدم جریان نفس نقیض ہے جریان نفس کے
پس شدت نقیض ہے ہمس کے اور اجتماع نقیضین محال اور ان دونو کے
مخرج مین بحالت وقف تقلقل یعنے جنبش ہوتی ہے رکیک اور بیت پر وقف
کر دیکہو اور جس کی مخرج مین تقلقل ہو وہ قلقلہ ہے نہ ساکنہ اسی لئی داخل کیا
سیبویہ نے اون کو حروف قلقلہ مین جیسا کہ شرح جزریہ مین ہی ؎
وراع شدۃ بکاف وتا + کشرککم وتتوفی فتتا + امر بمراعات الشدۃ فی الکاف
والتاء نحو یکتسل وتیلوا خصوصا عند ورود تکرارہما نحو قولہ تعالی یکفرون بشرککم وتتوفی
ہم الملائکۃ واتقوا فتنۃ وذلک لان الشدۃ یمنع الصوت ان یجری معہما مع اثباتہما
فی موضعہما القویتین الخ ولذا ادخلہما سیبویہ فی جملۃ حروف القلقلۃ انتہی کلامہ مختصر
اور لکہا شافیہ مین والکاف والتاء من المجہورہ انتہی کلامہ ——

ط	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	مطبقہ	مستعلیہ	مفخمہ	*	*
ت	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	منفتحہ	مستفلہ	مرققہ	مہتوتہ	*
د	مجہورہ	شدیدہ	قلقلہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	منفتحہ	مستفلہ	مرققہ	*	*

والثالث جداول ما یخرج من اللسان وما فوقہ من الاسنان علی قسمین فالقسم
الاول ما یخرج من راس اللسان وما فوقہ من الثنایا من غیر ان یتصل الراس

Marfat.com

بہا بل یحاذیہا ولسیا منہا بحیث یجری صوتہ بینہما صفیرا رخوا ساکنا مصمتا مستقرا

قصیرا بنیا علی ثلثۃ انواع فالاول ہو منہ مہموسا مطبقا والثانی ہو منہ مہموسا منفتحا و

الثالث ہو منہ مجہورا منفتحا لکہا رضی مین قولہ وللصاد والزای والسین طرف اللسان

والثنایا کذا قال ابن جنی والزمخشری یعنون انہا تخرج من بین راس اللسان

والثنا من غیر ان تتصل طرف اللسان بالثنایا کما اتصل باصولہا لاخراج الطاء

والتاء والدال بل یحاذیہا ویسامتہا وعبارۃ سیبویہ مما بین طرف اللسان

والثنایا الزای والسین والصاد انتہی کلامہ اور لکہا آخر ابدال اوسی رضی مین واذا

جریت فی الشین الصوت رایت ذلک بین طرف لسانک واعلی الثنیتین موضع الصاد

والسین انتہے کلامہ اور لکہا اوسی شرح جزریہ مین وقال ذکریا عبارۃ الشاطبی

من الثنایا یعنی العلیا ولا منافاۃ فہی من طرف اللسان ومن بین الثنایا العلیا

انتہی کلامہ اور اوسی شرح جزریہ مین ہے وانما قدم المصنف حروف الصفیر

علی الثوی تبعا لسیبویہ ولا انہا تقارب مخرج الطاء واختیہا لانہا قبل اطراف

الثنایا انتہی کلامہ

ص	صفیریۃ	رخوۃ	ساکنۃ	مصمتۃ	مستقرۃ	قصیرۃ	بنیۃ	مہموسۃ	مطبقۃ	مستفلۃ	مفخمۃ	۰
س	صفیریۃ	رخوۃ	ساکنۃ	مصمتۃ	مستقرۃ	قصیرۃ	بنیۃ	مہموسۃ	منفتحۃ	مستفلۃ	مرققۃ	۰
ز	صفیریۃ	رخوۃ	ساکنۃ	مصمتۃ	مستقرۃ	قصیرۃ	بنیۃ	مجہورۃ	منفتحۃ	مستفلۃ	مرققۃ	۰

Marfat.com

والقسم الثانی مایخرج من اطراف اللسان واطراف الاسنان نحو ساکنا مصمتا مستقرا مقصیرا
بینا علی اربعۃ انواع فالاول ھو من اقصی الحافۃ الی ادنی الحافۃ وما فوقھما من الاضراس
والانیاب والرباعیات مجھورا منطبقا مستطیلا والثانی ھو من راس اللسان وما
فوقہ من الثنایا مجھورا منطبقا والثالث ھو منہ مجھورا منفتحا والرابع ھو منہ مھموسا
منفتحی حاصل یہہ کہ حروف لسانیہ سی خاص ہیں چار حروف نفس اسنان سے
نکلتی ہین بطوریکہ لسان تحت اسنان سے بالکی خصوصًا ضاد مین جیسا کہ لکھا رضی ہین
فانت تخرج الضاد من اقصی احدی حافتی اللسان الی قریب من راس اللسان ومنتہاہ
اول مخرج اللام وھذا الذی ذکرناہ مخرج الضاد من اللسان ومو ضعھا من الاسنان
نفس الاضراس العلیا فیکون مخرجھا بین الاضراس وبین اقصی احدی حافتی اللسان
الی قریب من راس اللسان الخ ویقال للضاد طویل لانہ من اقصی الحافۃ الی ادنی
الحافۃ انتہی کلامہ مختصرا پھر لکھا اوسی رضی مین قولہ علی مخرجہ لیس بطرد لان مخرج الضاد
حافۃ اللسان وحافۃ تنطبق علیھا الاضراس کما ذکرنا وباقی اللسان ینطبق علیہ الحنک
انتہی کلامہ اور عبارت مذکورہ سے جب ثابت ہوا کہ مخرج ضاد کا اقصی حافہ
سی قریب سر زبان تک ہی جیسا کہ اوسی رضی مین ہے قولہ وللضاد اول احدی
حافتیہ الحافۃ الجانب وللسان جانبان من اصلہ الی راسہ کحافتی الوادی ویریدبا و ل
الحافۃ مایلی اصل اللسان وبآخر الحافۃ مایلی راسہ انتہی کلامہ اور لکھا اصول اکبری
مین وللضاد اول احدی حافتی اللسان منتہیا الی قریب من راسہ ومن ثم یسمے

Marfat.com

حرفا طویلا مستطیلا انتہی کلامہ تو معلوم ہوا کہ وہ دندان جو متصل اوفی حافہ یعنی
قریب سر زبان سے ہین وہ بھی داخل ہین مخرج ضاد مین جیسا کہ مفہوم ہوتا ہے
شرح اصول اکبر سے یعنی ای مخرج الضاد وذنب حافۃ من حافتیہ وما بعدہ منتہیا
الی قریب من راسہ ای الی جزء من تلک الحافۃ قریب من راس اللسان مع الاضراس
المتصلۃ بذنب تلک الحافۃ وذلک الجزء مابینہما فالحافۃ الجانب واولہا مبدءا ای وما
وہو مایلی اصل اللسان وآخرہا مایلی راسہ ومن ثم انثی من اجل ان مخرج الضاد محل
ممتد من حافۃ من حافتی اللسان الی قریب من راسہ مع الاضراس المحاذیۃ لذلک
یسمی حرفا طویلا ومستطیلا تسمیۃ لہ باسم مخرجہ انتہی کلامہ اسی لئے کہا شارح جزریہ
نے کہ مراد اضراس سے اسنان ہین جیسا کہ نقل کیا ملا علی قاری نے والمراد من
الاضراس الاسنان انتہی کلامہ کہ اسنان شامل ہین رباعیہ وغیرہ کو جو مخرج ضاد مین
داخل ہین یعنی مخرج ضاد مین تین طواحن ایک ضاحکہ ایک ناب ایک رباعیہ
چہ اسنان ہین کیون کہ مخرج ضاد کا اسنان مین قریب ثنایا تک ہی جیسا کہ لکہا
رضی نے وادغام ہذہ الحروف فی الضاد اقوی من ادغامہا فی الشین لان الضاد
قربت من الثنیۃ باستطالتہا وہذہ الحروف من الثنایا بخلاف الشین انتہی کلامہ سوال
متفق علیہ ذکر مخارج مین ترتیب ہی اگر مخرج ضاد کا اقصی حافہ ومایلیہا من الاضراس
ہی جیسی کہ تصریح کے جمیع مصنفین نے تو ذکر مخرج ضاد کا قبل ذکر مخرج جیم
شین یا ہی تحتانیہ کے ہوتا کیون کہ اقصی حافہ لسان قبل محاذات مخرج جیم وغیرہ کے

Marfat.com

ہی اور اگر مخرج ضاد کا ادنی حافہ وما یلیہا من الرباعیہ وغیرہ سے ہے جیسا کہ دلالت
کرتا ہے اس پہ مغفر کرنا مصنفین کا مخرج ضاد کو مخرج یا تحتانیہ وغیرہ سے
جیسا کہ شاطبی مین + وحرف لاقصی اللسان وفوقہ + الحنک احفظ وحرف باسفلا
ووسطہ منہ ثلث وحافتہ فاقصاہا لحرف تطولا + انہی کلامہ تو یہہ کہنا چاہیے
تہا وللضاد ادنی حافتی اللسان وما یلیہا من الرباعیۃ والناب نہ اقصی حافتے
اللسان وما یلیہا من الاضراس جواب مخرج ضاد کا اقصی حافہ وما یلیہا من الاضراس
سے تا ادنی حافہ وما یلیہا من الرباعیہ ہے مگر اتمام اور کمال ہر شی کا اوس کے
انتہا پر ہوتا ہے اسی لئے مخرج حرف مین بہی انتہاء صوت ہی معتبر ہی جیسا کہ
شرح جزریہ مین لحیث انقطع الصوت کان مخرجہ المحقق انہی کلامہ اور متفق علیہ
انتہا صوت ضاد کی حافہ پر بعد محاذات مخرج یا تحتانیہ وغیرہ کے ہی پس اسلئے
بیان کیا مصنفین نے مخرج ضاد کو بعد مخرج یا تحتانیہ کے تا دلالت ہو ادنی
حافہ وما یلیہا من الرباعیہ انتہاء مخرج ضاد پر اشارۃ اور ذکر کیا اقصی حافہ و
ما یلیہا من الاضراس ابتداء مخرج ضاد کو صراحۃ واسطے دفع توہم فقط ادنی حافہ
کے یعنی مخرج ضاد کا تمام حافہ ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور کہا جزریہ مین + ولیضاد
من حافتہ اذ ولیا + الاضراس من یسر او نمیا ہا + اگر عبارت مذکورہ مین بجای الاضراس
سکی الاسنان ہو تو بسبب قرینہ ذکر اوس کے بعد یا تحتانیہ کے توہم ہو کہ مراد
ادنی حافہ وما یلیہا من الرباعیہ وغیرہ سے ہے فقط یعنی اقصی حافہ وما یلیہا من الاضراس

Marfat.com

اوسمین داخل نہین اور یہہ حال یہہ کہ وہ مخرج ضاد مین داخل ہین پس واسطی
دفع توہم مذکور کے الاضراس کہا خاصۃ تا دلالت ہو شمول اقصی حافہ پر کہ محاذی
ومتصل اضراس کے وہی ہے لکہا قاری شرف الدین نی ٭ تمام کنار زبان کا اور
کرسی کے دانت ٭ طرف بانوین یا داہنی مخرج ضاد اس بہانت ٭ اور لکہا جزریہ اور
اوس کے شرح مین ملا قاری نے ٭ وانطار والذال وثناء للعلیا من طرفیہما ٭
ای مخرج ہذہ الثلثۃ خاص للثنایا العلیا قولہ من طرفیہما ای من طرف اللسان و
اطراف الاسنان العلیا انتہی کلامہ جانکہ طرف جنس ہے اور حافہ وجانب وراس
اوس کے انواع کیون کہ یہہ سب اطراف ہین سطح لسان کی کما یقال طرف
الجسم سطح وطرف السطح خط وطرف الخط نقطۃ اسلیئی ملا علی قاری نی شرح جزریہ
مین تعبیر کیا حافہ لسان کو ساتہہ طرف لسان کی قولہ والضاد من حافتہ اذ ولیا
ای مخرج ضاد من جانب اللسان وطرفہ اذا قرب الجانبان ای احدہما انتہی کلامہ
پہر لکہا بعد پندرہ سولہ سطر کے والمعنی تخرج الضاد من طرف اللسان مستطیلۃ
الی ما یلی الاضراس من الجانب الایسر وہو الایسر والاکثر او من الایمن وہو الیسر
العسیر المعتبر او من الجانبین وہو من مختصات سیدنا عمرؓ وہو معنی قول الشاطبی و
ہو لدیہما یعرف بالیمنی یکون مقللا انتہی کلامہ اور اسیطرح اسنان جمع سن کے
جنس ہے اور اضراس و انیاب وثنایا وغیرہ اوسکی انواع اور اقسام ہین جیسا کہ
لکہا ملا علی قاری نے فی شرح جزریہ مین اعلم ان الاسنان علی اربعۃ اقسام منہا اربعۃ

Marfat.com

تسمی ثنایا ثنتان من فوق وثنتان من تحت من مقدمہا ثم اربعۃ مما یلیہا من کل جانب
واحد تسمی رباعیات ثم اربعۃ کذلک تسمی انیابا ثم الباقی تسمی اضراسا ومنہا اربع
ضواحک ثم ست عشرۃ طواحن ثم اربع نواجذ ویقال ضرس الحلم وضرس العقل
وقد لا یوجد فی بعض افراد الانسان انتہی کلامہ ہکذا فی الرضی والجاربردی یعنی جیسا
کہ حافہ لسان وراس لسان وغیرہ طرف لسان مین متحد اور مشترک اسیطرح اضراس
وثنایا وغیرہ اسنان مین متفق اور مشترک ہین پس ضاد وظا وذال وثا معجمات
مخرج طرف لسان واطراف اسنان مین متفق اور مشترک ہین اور جو حرفین مخرج
تقریبی مین متفق اور صفت مین مختلف ہین وہ متجانسین ہین پس ضاد اور ظا
متجانسین ہین جیسی کہ صاد اور سین مہملتین مگر جو کہ بغیر جدائے ذکر مخرج ضاد
کے معرفت استطالت اور حذر زعم اتحاد ضاد وظا سے کہ سابق مین بعض
عرب ان دونو کو ایک حرف ظا زعم کرتے تہی ممکن نہین ہے اسی لئے مخرج
ضاد کو مخرج ظا اور اوسکی اخوات سی جدا ذکر کرتے ہین

ض	رخوہ	ساکنہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	مجہورہ	منفوخہ	مطبقہ	مستعلیہ	مفخمہ	مستطیلہ
ظا	رخوہ	ساکنہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	مجہورہ	منفوخہ	مطبقہ	مستعلیہ	مفخمہ	قصیرہ
ذ	رخوہ	ساکنہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	مجہورہ	منفوخہ	منفتحہ	مستفلہ	مرققہ	قصیرہ
ث	رخوہ	ساکنہ	مصمتہ	مستقرہ	قصیرہ	بینہ	مہموسہ		منفتحہ	مستفلہ	مرققہ	قصیرہ

Marfat.com

والرابع جدا اول ما یخرج من بطن الشفة السفلی و اطراف الثنایا العلیا

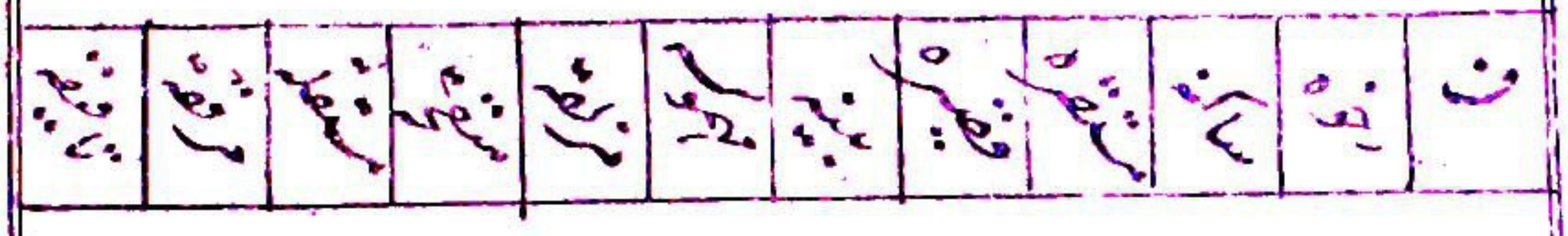

والخامس جدا اول ما یخرج من ضم الشفتین بالاشباع بحیث یرتفع صوته علی ثلثة انواع فالاول ما تنطبق فیه الشفتین بحیث ینحصر صوته بالکلیه فیخرج بتقلقلها و بانفتاحهما والثانی ما تنطبقان فیه بحیث ینحصر صوته بالکلیه فیخرج من الالف والثالث ما تنضمان فیه بالانفتاح

سوال الکیا عالم علی سنه که در کتابی قرأت مفتاح الرحمان نوشته که اگر در ضاد صفت اطباق او انسانند دال مهمله پیدا میشود و از جنس خود خارج میشود و عبارته نذ الولا الاطباق فیها لصارت الصاد سینا والطاء تاء والظاء ذالا والضاد دالا و خرجت من جنسها انتهی پس ازین معلوم شد که ضاد را بصفت اطباق ادا نمایند تا از دال مهمله فرق شود ورنه این موجب غلطی است و نیز معلوم گردید که فرق میان ضاد و دال مهمله بصفت اطباق است چنانچه قراء اکثر دیار و امصار

Marfat.com

وحرمین شریفین برین عمل دارند انتہی کلامہ جواب اس عبارت کا مفتاح سی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ ضاد اور ظا اور ذال معجمات متجانسین ہین کیون کہ قولہ وخرجت
من جنسہا سی معلوم ہوا کہ ضاد کی لئے جنس ہے اور جنس وہ ہی جو مقول ہو کثیرین
مختلفین بالحقایق پر جواب ماہو مین جیسیکہ جواب الانسان والفرس والبقر
ماہم مین حیوان ہے اور ہر جنس کو کثرت افراد اور انواع لازم ہے اور وہ
کثیرین آپسمین متجانسات ہوتی ہین جیسیکہ انسان و فرس و بقر وغیرہ ہین
پس ضاد کی واسطی بہے ہونا حروف متجانسہ کا ضرور ہے اور وہ متجانسہ ضاد
کی نہین ہین مگر ظا معجمہ اور اوس کے اخوات فقط کیونکہ دال مہملہ اور اوسکے
اخوات وغیرہ کا تو متجانس ہونا واسطی ضاد کی ممکن نہین اسلئے کہ متجانسین
وہ حرفین ہین جو متفق ہون مخرج تقریبی مین اور مختلف ہون صفت مین جیسا کہ
معلوم ہوا سابق مین نشر وغیرہ سی اور شکل مخرج دال مہملہ اور اوس کے
اخوات کی بالاجماع طرف زبان پر فوق اسنان نطع تالو مین ہوتی ہے اطراف
اسنان کی طرف نہین اوترے مثل شکل مخرج لام اور اوسکی اخوات کی اور اسیطرح
شکل مخرج صاد مہملہ اور اوسکے اخوات کی اطراف اسنان کی طرف نہین اوترتے
یعنی ان نو حروف کی مخارج کی شکلین دانتون کے سرون سی دور اور جدا رہتے
ہین اور شکل مخرج ضاد معجمہ کے بالاجماع طرف زبان پر تحت اطراف اسنان ہوتے
ہے جیسا کہ واضح ہوا ذکر مخارج مین اور فوق و تحت ہر شی مین مغایرت سرتاپا ہے

Marfat.com

اوس مین مجالست کہان بخلاف حروف ثلثہ ظا و ذال و تا معجمات کی کہ بالاجماع انکے
مخرج کے شکل مثل شکل مخرج ضاد کے تحت اطراف اسنان ہوتی ہے جیسا کہ
معلوم ہوا ذکر مخارج مین اور لکہا رضی مین ویلیہ فی الحسن ادغام اللام الساکنۃ
فی الطاء والدال والتاء والصاد والزای والسین وذلک لانہن تراخین عن اللام
الی الثنایا ولیس فیہن انحراف نحو اللام کما فی الرای ووجہ جواز ادغام اللام فیہا
ان آخر مخرج اللام قریب من مخرجہا واللام معہا من حروف طرف اللسان
ویلیہ فی الحسن ادغامہا فی الظاء والثاء والذال لانہن من اطراف الثنایا وقار
بن مخرج الفاء وانما کان الادغام مع الطاء والدال والتاء والصاد والزای
والسین اقوی منہ مع ہذہ الثلثۃ لان اللام لم ینزل الی اطراف الثنایا کما لم
ینزل الطاء واخواتہا الیہا بخلاف الثلثۃ انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ ضاد و ظا
و ذال و ثا معجمات متجانسات ہین دوسرے یہہ کہ تمہارے نزدیک بہی
اگر در ضاد صفت اطباق ادا نسازند دال مہملہ پیدا شود و از جنس خود خارج
میشود یعنی تمہارے نزدیک بہی دال مہملہ جنس ضاد معجمہ سے نہین ہے
اور عبارت مذکورہ مفتاح مین ہر حرف مطبقہ وقت عدم اطباق کی اپنے
ہی ہم جنس سے بدل ہوتا آتا ہی جیسا کہ صاد سین سی اور طا تا سی اور ظا ذال سے
پس مقتضای سوق عبارت مفتاح اور مقتضاء عقل یہی ہے کہ ضاد معجمہ بہے
وقت عدم اطباق کی اپنی ہم جنس ہی سے بدل ہوتا ہے کہ وہ ذال معجمہ ہی نہ

Marfat.com

دال مہملہ جیسا کہ زعم کیا تمنی یعنی حیوان ناطق سے اگر ناطق عدم ہو تو وہ جنس
اور شجر نہین ہوگا یعنی صحت عبارت مفتاح الرحمان کی اسطرح ہے لولا الاطباق
لصارت الصاد سینا والطاء والظاء ذالا والضاد ذالا او خرجت من جنسہا
انتہی کلامہ یعنی جیسیکہ انسان و فرس و بقر قریب الجنس ہین اسیطرح صاد
و ظاء و ذال معجمات ہے، قریب الجنس ہین جیسا کہ معلوم ہوا ذکر مخارج مین اور
لکہا رعایہ مین فلیحفظ تبر قیق الذال فی اللفظ لانہ ان دخلہا تفخیم فنو دیہا الی الاطباق
فیصیر عند ذلک ظاء او ضاد لانہا احت الظاء فی المخرج و قریبۃ من الضاد فی
الجنس ایضًا انتہی کلامہ یعنی جب ضاد بسبب عدم اطباق کے ذال معجمہ ہوگا
تو وہ اپنی جنس سے خارج نہین ہوگا ہان اگر عدم اطباق ضاد اسطرح ہو کہ اونکے
نکالنی مین زبان دانتون کے نیچے ہی نہین لگی تو البتہ ضاد اوس وقت ذال
معجمہ نہین ہوگا وہ اپنی جنس سے خارج ہوجاگا اسصورت مین خواہ وہ لام
ہوجاے خواہ طا مہملہ خواہ دال مہملہ خواہ زای معجمہ وغیرہ کچھ تخصیص دال مہملہ کے
نہین کیونکہ مخرج ضاد اور ذال معجمہ دونون کا دانتون کے نیچے سے
نہین لگی تو دال معجمہ ہے نہین نکلی گے یعنی تمہاری مفتی عالم علی سی سبب نادانی
کی نقل عبارت مفتاح مین کئے تغیر واقع ہوئی اول یہہ کہ لفظ فیہا کا مرجع کیا ہے
اگر کہو کہ حروف مطبقہ تو عبارت مین لغو یا اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے کہ حروف
مسطورہ بعد اوسکی خود مذکور ہین عبارت قوم مین اس مقام پر فیہا نہین ہے

Marfat.com

جیسا کہ لکہا رضی مین لولا الاطباق فی الصاد لکان سینا الخ اور شرح جزریہ مین قال
الرمانی وغیرہ لولا الاطباق لصارت الطاء الخ دوسرے عبارت مفتاح مین
لفظ مہملہ نہین ہے اور نہ معجمہ بیشک یہہ دال مہملہ بچہ فہم فاسد تمہاری مفتی کا ہے
نہ عبارت مفتاح کا کیونکہ عبارت مذکورہ مین ہر حرف مطبقہ وقت عدم اطباق
کی اپنی ہمجنس سے بدل ہوتا آتا ہے پس مقتضاء شوق عبارت مفتاح کا یہی ہے
کہ ضاد معجمہ بہی وقت عدم اطباق کے اپنی ہم جنس ذال معجمہ ہی سی بدل ہوتا ہے
نہ غیر جنس دال مہملہ وغیرہ سی یعنی عبارت مفتاح والضاد ذالا ہی تمکو بسبب
تاریکی تقلید نظر اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین اس زمانہ کی نقطہ دال معجمہ کا نظر
نہین آیا مثل ہے کہ ساون کی اندہی کو سبزہ نظر آتا ہے اوس کو دال مہملہ زعم کرکی
کتابت مین اوسپر نقطہ نہین لگایا جیسا کہ تیسری اوخرجت سی ہمزہ اوٹہایا چوتہے
باوجود کہنی اگر در ضاد صفت اطباق او انسازند دال مہملہ شود و از جنس خود
خارج گردد اور حال یہہ کہ مغایرت جنس مستلزم مغایرت مخرج ہی اور عدم اطباق
مستلزم خروج حرف مطبقہ کو اوسکی جنس سے نہین اور نہ مستلزم وجود دال مہملہ
کو والا صاد و طاء مہملتین و ظاء معجمہ بہی وقت عدم اطباق کی دال مہملہ ہو جاتے
نہ سین و تاء و ذال معجمہ والتالی باطل فکذا المقدم اور اسیطرح عدم اطباق مستلزم
عدم رخاوت و سکون و فتحہ وغیرہ صفات ضاد کو اور وجود شدت و قلقلہ
وغیرہ صفات دال مہملہ کو نہین ہے یہہ کہنا کہ فرق میان ضاد و دال مہملہ بصفت

Marfat.com

اطباق ہے یعنی فقط دلیل قاطع ہے نادانی قائل پر ای نادان نوود عناد کہ جسکو
تم اور قرار اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین کے بصوت دواد بوزن خواب
تفخیم دال اول کی نکالتی اور پڑہتی ہو اور فرق اوس مین اور دال مہملہ مین بصفت
اطباق ہے ہی نہ اور کسیطرح بیشک وہ دال مہملہ ہے نہ ضاد معجمہ حرف قرآنی
کیون ضاد معجمہ حرف قرآنی اور دال مہملہ مین تو بہت سی فرق ہین اول تو فرق مخرج
کہ شکل مخرج ضاد معجمہ حرف قرآنی کے حافہ لسان پر منتہی استان اضراس وغیرہ
سی ہے اور شکل مخرج دال مہملہ راس لسان پر فوق استان اصول ثنایا علیا سی نطع تالو
مین ہے اجمالا جیسا کہ ابھی واضح ہوا و کر مخارج مین ہیں وہ دواد کہ جسکو تم اور قرار
اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین کے مخرج دال مہملہ سی نکالتی اور پڑہتی ہو
ہرگز ہرگز ضاد معجمہ قرآنی نہین ہے کیونکہ وہ دواد قرآنی وہی ہے جو مخرج مین
نکلی نہ مخرج دال مہملہ سے اور خروج تمہارے اوس دواد کا غیر مخرج دال مہملہ
ممکن نہین یعنی اگر مخرج دال مہملہ کو بند کرکے اسطرح کہ ایک کنارہ شنیہ وغیرہ کا
دو انگشت چوڑا چار پانچ انگشت لمبا درمیان سر زبان اور نطع تالو کے
حایل کرکے باوجود کہلا رہنی مخرج ضاد معجمہ کے کہ وہ حافہ لسان پر منتہی اضراس
اوس سے جدا اور دور ہے تم سب اہل دواد عرب اور عجم مجتمع ہو کی اضغاث
احلام و نقماختان وغیرہ پڑہو اور نکالو تو تمہارا دواد ہرگز ہرگز مخرج ضاد معجمہ سے
نہین نکلی گا اور جب اوس تمہاری دواد کا نکلنا مخرج ضاد معجمہ سے ممکن نہین

Marfat.com

تو معلوم ہوا کہ وہ ضاد معجمہ نہین وہ دال مہملہ ہے کیون کہ ماہیت اور ماہیت
ہر حرف کی اوسکی مخرج ہی سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ لکھا ملا علی قاری فی شرح
جزریہ بین فالمخرج للحرف کالمیزان یعرف بہ ماہیتہ وکمیتہ والصفۃ لہ کالملحک والناقد
یعرف بہا سیتہ وکیفیتہ انتہی کلامہ دوسرا فرق شدت و رخاوت ہی کہ ضاد قرآنے
رخوہ ہے اور دال مہملہ شدیدہ یعنی رخوہ وہ حرف ہی کہ جاری ہو صوت اوس کے
مخرج مین وقت سکون سکے جریان تام اور شدیدہ وہ حرف ہے کہ بند ہو صوت
اوسکی مخرج مین بند ہونا تام پس نہین جاری ہو جریان سہل بہی لکھا رضی مین
فاذا اشبعت الاعتماد وجری الصوت کما فی الضاد والظا والذال والزاے
والغین والیا فہی مجہورۃ رخوۃ وان اشبعتہ ولم یجز الصوت کالقاف والجیم
والطا والدال فہی مجہورۃ شدیدۃ انتہی کلامہ اور لکھا جامع الصرفین والشدۃ
ان ینحصر صوت الحرف فی مخرجہ عند اسکانہ فلا یجری والرخاوۃ بخلافہا انتہی
کلامہ اور لکھا رضی مین ولعنی بالشدیدۃ ما اذا نطقت بہ لم یجر الصوت والرخوۃ
ما یجری الصوت عند النطق بہ والفرق بین الشدیدۃ والمجہورۃ ان الشدیدۃ
لم یجز الصوت عند النطق بہا بل انک تسمع بہ فی آن ثم ینقطع الخ لان الرخاوۃ
ان یجری الصوت بالحرف عند اسکانہ کالبز الخ وانما اعتبر فی امتحان الشدیدۃ
والرخوۃ اسکان الحرف انتہی کلامہ مختصرا اور لکھا ملا قاری فی شرح جزریہ بین
لان الرخوۃ اذا نطق بہا نحو اجلس وافرش جری معہا الصوت والنفس

Marfat.com

عند سکونہا والشدیدۃ اذا نطق بہا فی نحو اضرب واقعد انحبس الصوت والنفس معہا

ولم یجر انتہی کلامہ اور اسی شرح جزریہ مین ہے وایضا اذا الحصر صوت الحرف فی

مخرجہ انحصارا تاما فلا یجری جریانا سہلا یسمی شدۃ فانک لو وقفت علی قولک الحج وجدت

صوتک رکد انحصور احتی لو رمت اصوتک لم یمکنک واما اذا جری الصوت

جریانا ما ولا ینحصر انحصارا یسمی رخوۃ کما فی البطش فانک اذا وقفت علیہا وجدت

صوت الشین جاریا بمدۃ ان شئت انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ ضاد قرآنی کے

صوت جاری ہوتی ہے اوس کے مخرج مین وقت سکون کی جریان تام اوس

مدت تک کہ چاہی تو مثل جاری ہونی صوت ظا وذال وزای وغین دیار کل معجمات

کی اور مانند الکنی جیسیکہ اَشْ اَصْ اَسْ اَزْ اَذْ اَظْ اَضْ مین اور صوت دال مہملہ کے

بند ہوتی ہے اوسکی مخرج مین ہونا تام پس نہین جاری ہوتے وہ جریان سہل ہے

حتی کہ اگر چاہے تو درا ز کرنا اوسکا تو نہین ممکن ہوگا تجھکو مانند قاف وغیرہ کے

یعنی جیسا کہ اَقْ اَکْ اَجْ اَطْ اَتْ اَدْ اَبْ مین اب دیکھو وہ دوا د کہ جس کو تم اور قرا

اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین کے بزعم ضاد معجمہ پڑہتی ہو بیشک وہ حرف شدیدہ

ہی مثل دال مہملہ کے نہ رخوہ مثل ظا وذال وزای معجمات کی اضغاث احلام وغیرہ

کو ٹٹولہ دیکھو. وس کے صوت مثل صوت دال مہملہ وما ادراک کی مخرج مین بند ہو جاتے

ہی بالکل تمہاری پڑہنی مین اگر تم روئے زمین کے اہل دواد مجتمع ہو کی اوس دواد کے

صوت وقت سکون کی مثل صوت ظا وذال وزای معجمات کی جاری کرنا چاہو تو وہ

Marfat.com

تم سی ہرگز ہرگز ممکن نہین ہوگا پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دواد قطعًا دال مہملہ شدیدہ
ہی نہ ضاد معجمہ رخوہ حرف قرآنی تیسرا فرق قلقلہ اور ساکنہ ہی کہ دال مہملہ مثل قاف
وجیم وطا مہملہ وباء موحدہ کی قلقلہ ہے اور ضاد قرانی مثل ظا وذال وزای معجمات
وغیرہ کی ساکنہ یعنی قلقلہ وہ حرف ہی کہ جس کے مخرج مین وقت سکون کی خصوصًا وقف
مین تقلقل یعنے اضطراب اور تحرک ہو یعنی جب تک کہ متکلم اوس کے مخرج مین بجنبش
ثانی جسم تحتانی کو جسم فوقانی سے جدا نہین کری مخاطب پر اوسکا بتیان اور ظہور تام
نہین ہو جیسا کہ لکہا ملا قاری نی شرح جزریہ مین حروف القلقلہ وہی القاف والطاء
المہملہ والباء الموحدۃ والجیم والدال المہملہ وانما وصفت بذلک لانہا عین سکونہا لاسیما
اذا وقف علیہا تقلقل المخرج حتی یسمع لہ بزۃ قویہ لما فیہا من شدۃ الصوت الصاعد
بہا مع الضغط دون غیرہا وہی لغۃ التحریک والاضطراب انتہی کلامہ اور لکہا رضے
مین فاذا اردت بیانہا للمخاطب احتجت الی قلقلۃ اللسان وتحریکہ عن موضعہ حتی
یخرج صوتہا فتسمع انتہی کلامہ اور لکہا جامع الصرف مین فتحتاج فی بیانہ للمخاطب
الی تحریک اللسان عن موضعہ حتی یزول الضغط وینبین الحرف انتہی کلامہ جیسی کہ
اسحق ولوط والباب واجاج وجدید مین حالت وقف مین اور ضاد معجمہ اون
حروف ساکنہ سی ہے کہ جنکی مخرج مین تقلقل نہین جیسا کہ لکہا خلاصۃ التجوید
مین واین حروف را قلقلہ ازان گویند کہ وقت ادای انہا چنان آواز قوے
ظاہر میگردد کہ جنبش میکند در مخرج اما این صفت در حالت سکون ظاہر است

Marfat.com

از تحرک و در حالت وقف لظہر بلکہ بعضی این صفت را خاص بوقف کردہ اند و ضد
وی سکون ست و آن بمعنی آرام گرفتن ست و ساکنہ بست و چہار حروف یائیہ
ست کہ وقت سکون در مخرج ایشان جنبش نباشد انتہی کلامہ جیسی کہ اَشْ اَلْ اَضْ
اَسْ اَزْ اَذْ اَضْ مین اور وہ دو اد کہ جسکو تم اور قرار اکثر دیار و امصار و حرمین
شریفین کی پڑہتی ہو وہ حرف قلقلہ ہے یسئلونک عن المحیض پر تم اپنی طرح وقف کر
دیکہو اوس مین مثل حریق و اجاج و لوط و یعقوب و جدید کی تقلقل مخرج ہی بدون
جدا کرنے سر زبان کے نطع تالو سے اوسکا بتیان اور ظہور تام ثم اہل عجم
اور عرب سی مثل غواش و غیظ کی بغیر انقطاع صوت ممکن نہین بیشک وہ تمہارا
دواد حرف قلقلہ مخرج دال مہملہ سے ہی نہ ساکنہ مخرج ضاد معجمہ سے جو تہا فرق نفخ سے
کہ ضاد قرآنی منفوخہ ہے کہ وقت نکلنی اوس کے مخرج حافہ اور اضراس سے اوس کے
صوت مثل نفخ کی جاری ہوتی ہے منفذ اضراس سے باہر کو حالت سکون اور وقف
مین جیسا کہ لکہا رضی مین و بعض الحروف اذا وقفت علیہا خرج معہا مثل النفخۃ ولم
ینضغط ضغط الاول وہی الظاء والذال والضاد والزای فان الضاد یجد المنفذ من
بین الاضراس والظاء والذال والزای یجد منفذ من بین الثنایا واما الحروف المہموسۃ
فکلہا تقف علیہا مع نفخ لانہن یجرین مع النفس انتہی کلامہ یعنی نفخ صوت ضاد قرآنی
کا منفذ اضراس سے جاری ہوتا ہی باہر کو اس طرح کہ اگر منفذ اضراس و ماقبلہا انگشت سے
بند کیا جا تو وہ جریان خلل پذیر ہو جا بخلاف حروف قلقلہ دال مہملہ وغیرہ کی کہ اون کے

Marfat.com

مخرج مین جریان صوت اور نفخ کی لئے کہین منفذ نہین جیسا کہ رضی مین مفسر مذکور
ہی اور وہ دو اد کہ جس کو تم اور قرار اکثر دیار و امصار و حرمین شرفین کی پڑہتے
ہو بیشک اوس مین جریان صوت مثل نفخہ منفذ اضراس سے بالکل نہین اخص اخص
کو تم اپنی طرح پڑہ دیکہو اور حال یہ کہ ضاد قرآنی منفوخہ ہی جیسا کہ معلوم ہوا
رضی سے اور لکہا خلاصۃ التجوید مین ہشتم نفخ و آن معنی دمیدن ہست و منفوخہ
چہار حروف اند ضاد و ظا و ذال و زای کہ در تلفظ آنہا مثل نفخ پیدا گردد انتہی
کلامہ پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دو اد شدید قلقلہ غیر منفوخہ دال مہملہ ہے نہ رخوہ
ساکنہ منفوخہ ضاد قرآنی پانچوان فرق اطباق و انفتاح ہے کہ ضاد مطبقہ ہے
اور دال مہملہ منفتحہ جیسا کہ کتب تجوید مین مسطور ہے اور وہ دو اد کہ جسکو تم اور
قرار اکثر دیار و امصار و حرمین شرفین کے پڑہتے ہو اوس مین اطباق ضاد معجمہ کا
نہین ہے کیون کہ اطباق ضاد کا اس طرح ہے کہ اقصی حافہ تا ادنی اوئہہ کی متصل
اضراس وغیرہ کی جالگی اور وہ اضراس وغیرہ اوس تمام حافہ پر منطبق ہوجان
اور باقی زبان پر حنک منطبق ہوجا جیسا کہ لکہا رضی لان مخرج الضاد حافۃ تنطبق علیہا
الاضراس کما ذکرنا و باقی اللسان ینطبق علیہ الحنک انتہی کلامہ اور جب مخرج ضاد مین
اسطور کا اطباق ہوگا تو بیشک وہ ضاد مطبقہ رخوہ ساکنہ منفوخہ مستطیلہ
بجمیع صفاتہا نکلی گا اب تم کنارہ زبان کو نیچی اضراس کے دبا کی اور اخص بری نکال
دیکہو ضاد ہی بجمیع صفاتہا نکلی گا نہ اور کوئے حرف بیشتر طیکہ اوس کے نکالنی مین

Marfat.com

کنارہ مذکور تخت افراس سی نکلنی نہ پائی اور حال یہہ کہ وہ دوا دکہ جس کو تم اور قراء
اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین پڑہتے ہو اوس مین رخاوت وسکون وغیرہ
بعض صفات ضاد کی نہین ہین پس معلوم ہوا کہ اوس تمہاری دوا دمین اطباق
ضاد بہی نہین ہی کیون کہ اگر اوس مین اطباق ضاد ہوتا تو اوس مین جمیع صفات
بہی ہوتے پس ثابت ہوا کہ وہ تمہارا دوا د منفتحہ شدیدہ قلقلہ غیر مفوخہ ہے
مخرج دال مہملہ سے نہ مطبقہ رخوہ ساکنہ منفوخہ مخرج ضاد قرآنی سے چہٹا
فرق قصر اور استطالت ہی کہ ضاد قرآنی مستطیلہ زمانیہ ہے اور دال مہملہ
وغیرہ جمیع حروف باقیہ منصمتہ یعنی صوت سا وج جمیع جوانب مخرج مین
بآن واحد داخل ہو کے حرف نبجاتی ہے مانند منقلب ہونی پانی کی بہوا مخرج
دفعی پہر اگر اوس مخرج مین رخاوت تفشی وغیرہ ہی تو وہ حرف جاری ہوتا ہے
والا نہین مگر صوت مذکور ابتدا اور انتہا مخرج ضاد مین بآن واحد نہین پونہچ سکتے
جس آن مین کہ وہ اول حافہ پر پونہچتی ہے وہ آن فنا ہو جاتی ہے قبل پونہچنے
اوس صوت سی آخر حافہ پر یعنی صوت مطلق کا حرف ہونا مخرج ضاد مین بخروج
تدریج ہے یعنی استطالت ذات ضاد کے بمقدار استطالت مسافت
مخرج ضاد کے اقصی حافہ سی ادنی حافہ تک ہی کیون کہ ہر حرف مساوی مقدار
اپنی مخرج کے نکلتا ہے مگر مدہ جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین ثم
کل حرف مساوی مخرجہ ای المقدار لا یتجاوزہ ولا یتقاصر عنہ الا حرف المد فانہما دون

Marfat.com

مخرجہا ومن ثم قبلت الزیادہ فی المد الی انقطاع الصوت انتہی کلامہ پس ہر حرف
باعتبار اصل کے قصیرہ آینہ ہے مگر ضاد منفرد مستطیلہ رمانیہ ہے اس
صفت استطالت مین اوسکا کوئی حرف شریک نہین یہہ منفرد ہے اسمین
اور بسبب رخاوت اور نفخ کی جریان اور استطالت وصفی مین شین وغیرہ کا
بہی شریک ہے اور مراد اوس استطالت مخصوصہ سی امتداد مخرج ضاد مین
اول حافہ سے آخر حافہ تک ہے جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نی شرح جزریہ مین ؎
المتفشی الشین وضاد استطل ٭ قولہ استطل امر من الاستطالہ وہے
لغۃ ابعد المسافتین والمراد منہا الامتداد من اول حافۃ اللسان الی آخرہا کما قال
الجعبری پہر لکہا بعد چند سطر کے والفرق بین المستطیل والممدود ان المستطیل
جری فی مخرجہ والممدود جری فی نفسہ انتہی کلامہ پس معلوم ہوا کہ ضاد قرآنے
مستطیلہ ہے اور وہ دواد کہ جس کو تم اور قراء اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین
پڑہتے ہو اوس مین کسی طرحکی استطالت اور درازی نہین ہے وہ منکل الوجوہ
مثل دال مہملہ کے قصیرہ آینہ ہے پڑہ اور پڑہوا دیکہو وہ شدیدہ قلقلہ منفتحہ
قصیرہ آینہ غیر منفوخہ مثل دال مہملہ کے قطعا مخرج دال مہملہ سے ہی نہ خوہ ساکنہ
منفوخہ مطبقہ مستطیلہ ضاد قرآنے مخرج ضاد معجمہ سے اور رخاوت وسکون
ونفخ واطباق واستطالت وغیرہ اور ان کے اضداد صفات لازمیہ ذاتیہ
ممیزہ اجناس اور انواع حروف کی ہین جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین

Marfat.com

وقد یطلق الصفة ویراد بها النعت النحوی والمراد ههنا عوارض تعرض للاصوات
الواقعة فی الحروف من الجهر والرخاوة والهمس والشدة وامثال ذلک فالمخرج للحرف
کالمیز ان یعرف به ماهیته وکمیته والصفة له کالمحک والناقد یعرف بها هیئته وکیفیته
وبهذا تمیز بعض الحروف المشترکة فی المخرج عن بعضها مادة ولولا ذلک لکان الکلام
بمنزلة اصوات البهایم التی لها مخرج واحد وصفة واحدة فلا یفهم منها المرام وهذا
معنی قول المازنی اذا همست وجهرت واطبقت وفتحت اختلفت اصوات الحروف
التی من مخرج الواحد وقال الرمانی وغیره لولا الاطباق لصارت الطاء والدال والتاء
بینها فرق الا الاطباق ولصارت الظاء والذال والثاء سینا فسبحان من فی کل شئ حکمة انتهی کلامه اور لکھا رضی مین وقال سیبویه لولا الاطباق فی الصاد لکان سینا الی آخره انتهی کلامه اور لکھا جاربردی مین وفائدة هذه الصفات بین ذوات الحروف لانها لولاها لاتحدت اصواتها وکانت کاصوات البهایم لایدل علی معنی فسبحان من وقت فی کل شئ حکمة انتهی کلامه اور لکھا اوی شرح جزریه مین تحت قوله ﴿ وهو اعطاء الحروف حقها ﴾ من لفظ لها ومستحقها ﴿ وفرق بین حق الحرف ومستحقه ان حق الحرف صفته اللازمة من جهر وهمس وشدة ورخاوة وغیر ذلک من الصفات الماضیة انتهی کلامه اور لکھا خلاصة التجوید مین وصفات متضادة وغیر متضادة وصفات لازمیه وذاتیه اند مرذات حرف راکه حروف بدون آن صفت از ماسوا خود ممتاز نمیگردد والذاتی مالا یقوم

Marfat.com

ذات الحرف بدونہ انتہی کلامہ اور مراد فصل سے نہین ہوتا ہی مگر ممیز ذاتی جیسا کہ
لکہا قطبی مین فہو ممیز الماہیۃ عن المشارکہا فی جنس لہا او وجود فیکون فصلا انتہے
کلامہ اور لکہا اس کے حاشیہ مین عبدالحکیم نے قولہ فیکون فصلا اذلا معنی للفصل
الا الذاتی الممیز وہو کذلک انتہی کلامہ پس ثابت ہوا کہ صفات مذکورہ اپنی اپنے
حرف کی فصول ممیزہ ہین جیسا کہ واضح ہے جداول حروف سی دوسری یہہ
کہ جو حرف مخرج تقریبی مین متفق ہین اور صفت مین مختلف وہ آپس مین متجانسات
ہین جیسا کہ معلوم ہوا ونعنی بالتماثلین ما اتفقا مخرجا وصفۃ وبالمتجانسین ما اتفقا
مخرجا واختلفا صفۃ عبارت نشرسی وکذا فی جامع الصرف وشرح الجزریہ اور
متجانسین وہ دو شی ہین جو مشترک ہون جنس مین جیسا کہ معلوم ہوا اعلم ان
المشیئین ان اشترکا فی الجنس فہما المتجانسان حاشیہ مینبدی سے اور متجانسین
کہ دو نوع ہوتی ہین نیچی ایک جنس کے انکو دو امر ذاتی ایک جنس مشترک فیہ
دوسری فصل مقسم جنس اور ممیز نوع لازم ہین پس جنس حروف متحد المخرج کے
وہ صورت مطلق ہے جو اوس مخرج سے نکلی اور صفات مختلفہ اونکی فصول ممیزہ
ہین جیسا کہ یہہ سب جداول حروف مین مفصلا مسطور ہی اور مخرج سبب
ممیز ہے نہ خود ممیز یعنی مخرج حرف کی فصل نہین اور نہ جنس کیون مخرج حرف کا
ظرف اور خیر ہے اور ظرف ہر شی کا اوس سے خارج اور اوسکا مغایر ہوتا ہے
اور جنس اور فصل اپنے نوع کی اجزاء ذاتیہ داخلیہ ہین یعنی فصل اپنے نوع کا جزء ذاتی

Marfat.com

مقوم ہوتا ہے اور اپنی جنس کا مقسم جیسا کہ لکہا قطبی بین الفصل لہ نسبتہ الی النوع
ونسبتہ الی الجنس الی جنس ذلک النوع فاما نسبتہ الی النوع فانہ مقوم ای داخل فی قوامہ
وجزء لہ واما نسبتہ الی الجنس فانہ مقسم لہ ای محصل قسم لہ فانہ اذا ضم الی الجنس صار المجموع
قسما من الجنس نوعا لہ مثلا الناطق اذا نسب الی الانسان فہو داخل فی قوامہ وماہیتہ
واذا نسب الی الحیوان صار حیوانا ناطقا وہو قسم من الحیوان انتہی کلامہ پس ثابت
ہوا کہ جہر وہمس وشدت ورخاوت قلقلہ وسکون واطباق وانفتاح واستطالت
وقصیر وغیرہ حروف کی فصول ممیزہ ذاتیہ واجزاء داخلیہ ہین جیسا کہ ناطق وہ
وناہق وغیرہ بہ نسبت انسان واسپ وخر وغیرہ کی اور تم کہتی ہو کہ اشتراک صفات
مستلزم مشابہت صوت کو نہین اور وہ جو رعایہ اور جہد المقل مین لکہا ہی وہ تشبیہ
صوت صفاتی مین ہی نہ ذاتی مین یعنی ضاد کی لئے دو صوت ہین ایک ذاتی دوسرے
مغایر اوس کے صفاتی پس صوت ضاد کی نہین ہے مشابہ صوت ظا کی سوای
صوت صفات مشترکہ کے اور صوت صفات مشترکہ کی خارج ہے ذات ضاد وذات
ظا سی انمین داخل نہین کیون کہ مثلا کل صفات ظا کی جہر رخاوت استعلا اطباق
صمت سکون جرس سات ہین اون مین سے صمت سکون جرس حا وخا وغیرہ
مین موجود ہین باوجود اسکی حا وخا وغیرہ مین صوت ظا کی یعنی ظائیت موجود
نہین اور اسیطرح جہر استعلا اطباق طا وصلہ وغیرہ مین اور رخاوت نمین معجمہ وغیرہ
مین موجود ہین باوجود اسکے حروف مذکورہ مین ظائیت موجود نہین اگر ظائیت

Marfat.com

طاکی صفات مذکورہ سی ہوتے تو حروف مذکورہ مین بہی پائی جاتی پس صاف معلوم
ہوا کہ صفات مذکورہ کو وجود ظامین کچہہ دخل نہین ای نادانون یہہ تمہارا قول مثل
اوس سفیہہ بے تمیز کی ہے جو کہی کہ اتحاد نوع کا مستلزم مماثلت وجود کو نہین کیون کہ
اکثر موجودات متحد النوع ہین جیسیکہ مرد و عورت عالم و جاہل مومن و کافر نوع انسان
مین یعنی حیوان ناطق مین یعنے جسم نامی حساس متحرک بارادہ ناطق مین یہہ سب متحد
و مشترک ہین باوجود اسکی انمین مماثلت نہین جیسا کہ فرمایا اوس سبحانہ تعلی نے
لیس الذکر کالانثی ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون افنجعل المسلمین کالمجرمین
مالکم کیف تحکمون اور وہ جو آیت قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی مین ہے وہ مماثلت
وجود فضولی مین ہے نہ اصلی ہین یعنی آنحضرت کے لئی دو وجود ہین ایک اصلی دوسرا
مغایر اوسکا فضولی پس وجود آنحضرت کا نہین ہے مماثل وجود مخاطبین وغیرہ
زید و بکر کے سوا وجود فضول مشترکہ کے اور وجود فضول مشترکہ کا خارج ہے
ذات آنحضرت اور ذات مخاطبین وغیرہ ہر فرد انسان سے داخل نہین کیون کہ
مثلا کل فضول زید کی جسم و نامی و حساس و متحرک بارادہ و ناطق پانچ ہین اون مین سے
جسم و نامی شجر مین موجود ہین باوجود اسکی شجر مین وجود زید کا یعنی زیدیت نہین
اگر ان فضلون سے وجود زید کا ہوتا تو شجر مین بہی ہوتا پس صاف معلوم ہوا کہ
جسم اور نامی کو وجود زید کچہہ دخل نہین اور اسیطرح حساس و متحرک بارادہ فرس و
حمار وغیرہ مین موجود ہین اور انمین وجود زید کا نہین پس صاف معلوم ہوا کہ حساس

Marfat.com

ومتحرک بارادہ کو وجود زید مین کچھہ دخل نہین اور اسی طرح ناطق خالد اور ولید مین
موجود ہے اور اون مین وجود زید کا نہین پس صاف معلوم ہوا کہ جسم و نامے
وحساس ومتحرک بارادہ وناطق کو وجود زید و بکر وغیرہ افراد انسان مین کچھہ دخل
نہین ہے اور وجود زید کا فضولی نہین اصلی ہے نعوذ باللہ من الجہل وسوء الفہم اور
اسیطرح پہہ قول تمہارا کہ ذال وظا سب صفات مین متحد ہین سوا اطباق کی اور صوت
ظا کی بغیر اطباق کی بعینہ صوت ذال ہے پس ذال وظا سوا اطباق کے شی واحد
ٹہہری اب معلوم کرنا چاہئی کہ ظائیت ظا کی اور ذالیت ذال کے ذاتی ہی یا صفاتی یعنی
مخرج سے حاصل ہوتی ہے یا صفات سے اور بطلان شق ثانی کا تو واقفین پر ظاہر ہے
کیون کہ جمیع صفات ذال کے عین مین موجود ہین باوجود اس کے صوت ذالیت کے
عین مین اصلا نہین پائی جاتی پس ثابت ہوا کہ ظائیت اور ذالیت صوت ذاتی یا
نہ صفاتی مثل قول اوس دیوانہ بی تمیز کے ہی جو کہی کہ انسان اور حیوان سب فضول
مین متحد ہین سوا ناطق کے اور وجود انسان کا بغیر ناطق کے بعینہ وجود حیوان کا
ہی پس حیوان اور انسان سوا ناطق کے شی واحد ٹہہرے اب معلوم کرنا چاہئے
کہ انسانیت انسان کے اور حیوانیت حیوان کی اصلی ہے یا فضولی تیسری شکم سے
حاصل ہوتی ہے یا فصول سے اور بطلان شق ثانی کا تو واقفین پر ظاہر ہی کیون کہ
جمیع فصول حیوان کے شجر مین موجود ہین باوجود اسکی شجر مین حیوانیت اصلا نہین
ہی پس ثابت ہوا کہ انسانیت اور حیوانیت وجود اصلی ہے نہ فضولی ای حمقا

Marfat.com

ہر صفت صفات مذکورہ ضاد اور ظا وغیرہ سی اپنے موصوف کی ذات کو لازم اور
مقوم ہے جیسا کہ جسم و نامی و حساس متحرک بارادہ و ناطق ہر واحد ذات انسان اور
فرس وغیرہ کا مقوم اور لازم ہے اور وجود ملزوم کا بدون لازم کے محال اور
حرف ظا مثلا اوس صوت مجہورہ رخوہ ساکنہ منفوحہ مصمتہ مطبقہ وغیرہ کا نام ہے
جو سر زبان اور سر ثنایا طیا سی پیدا ہوتی ہے یعنی اوس مجموعہ مشخصہ کا نام ہے
نہ فقط صمت و سکون جرس کا اور نہ فقط جہر استعلا اطباق کا اور نہ فقط رخاوت نفخ
بیان استقرار کا اور وجود کسی شی کا بدون اوسکی کل اجزاء ذاتیہ کی ممکن نہیں پس
طلب کرنا تمہارا وجود ظا کو حا و خا وغیرہ مین بسبب مشترک ہونی اونکی بعض صفات
مین بدون اطباق وغیرہ کی جہالت صریح ہے والا انسان و بقر و غنم وغیرہ
جمیع انواع حیوان شجر مین موجود ہوتی والتالی باطل فاذا المقدم پس جو کہ غایہ او
جہد المقل وغیرہ مین ضاد و ظا و ذال معجمات کو بسبب مشترک ہونی اونکی جہر رخاوت
و صمت وغیرہ صفات ذاتیہ مین مشابہات لکہا ہے تو وہ مشابہت ذاتی ہے
نہ صفاتی یعنی وہ تشابہ صفاتی ذاتی ہے نہ صفاتے غیر ذاتی جیسا کہ زعم کیا تمنے
اور عبد الرحمان پانی پتے حنفی نے یعنی لکہا اوسی نے صفحہ چہلیس ۲۶ تحفہ نذیریہ مین باید
دانست کہ تمیز دو قسم میباشد یکی ذاتی و دیگر صفاتی چنانچہ تشابہ ہم دو قسم میباشد
ذاتی و صفاتی پس میان ضاد و ظا بسبب مخالفت مخرجین ایشان تمیز ذاتی
حاصل است پس تشابہ ذاتی میان دو حرف متحد المخرج نمے باشد مانند

Marfat.com

سین وصاد ودال وتا کہ در مخارج خود ہا متحد ہستند وتمایز از یک دیگر درینہا بصفات
ست پس درینہا تشابہ ذاتی وتمایز صفاتی است وتشابہ صفاتی میان دو حرف
مختلف المخرج ومشترکۃ الصفات میباشد چنانچہ میان ضاد وظا ودیگر حروف کہ باوجود
مخالفت مخرج شرکت در صفات دارند ومراد ما از صفت عرض مفارق نیست بلکہ عام
ست از عرض مفارق ودایم ولازم انتہی پہر لکہا صفحہ سینتیس ۳۷ مین پس ہر کسیکہ نفی تشابہ
فیما بین ضاد وظا کردہ پس ازان نفی تشابہ ذاتی است وہر کسی کہ فیما بین اینہا تشابہ گفتہ
پس مرادش تشابہ صفاتی است نہ ذاتی انتہے کلامہ ای گم کردہ گان شہرستان
حق یہہ ڈگرے تمہاری کہ حروف متحد المخرج مختلفۃ الصفات مین مشابہت ذاتی اور
تمیز غیر ذاتی ہے اور حروف مختلفۃ المخرج مشترکۃ الصفات مین تمیز ذاتی اور مشابہت
غیر ذاتی بیشک طرف بیابان جہالت اور غولستان ضلالت کی ہے شہرستان حق سے
منحرف بچند وجوہ اول یہہ کہ صاد وسین مہملتین وغیرہ حروف متحد المخرج مختلفۃ
الصفت نزدیک جمیع ائمہ قرات اور صرف کی متجانسین ہین جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے
شرح جزریہ مین واما ان یکونا متجانسین بان اتفقا مخرجا واختلفا صفۃ کالدال والطاء
والتاء وکذا الذال والظاء والثاء انتہی کلامہ اور نشر وغیرہ سی معلوم ہوا اور ہر متجانسین
کو دو امر ذاتی ایک جنس مشترک فیہ دوسری فصل ممیز ہر واحد لازم ہین سو حروف
مذکورہ مین ماہیت عالی یعنے صوت ساذج جنس مشترک فیہ اور صفات مختلفہ فصول
ممیزہ ذاتیہ ہین جیسا کہ واضح ہوا سابق مین کتب قراۃ اور صرف وغیرہ سی اور زعم

Marfat.com

مقلدین مذکورین عبدالرحمان وغیرہ کا خلاف ائمہ تجوید اور صرف کی یہہ ہے کہ حروف
متحد المخرج ممیز ذاتی نہین دوسرے یہہ کہ حروف مختلف المخرج مین نزدیک عبدالرحمان
مذکور وغیرہ کے بھی ممیز ذاتی ہے اب کہتی ہین ہم اون کو کہ وہ ممیز ذاتی حروف
مختلف المخرج مین تمہارے زعم مین کیا ہے اگر کہو کہ مخرج ہے تو یہہ باطل ہے کیون کہ
مخرج حرف کا ظرف ہے اور ظرف ہر شی کا اوس کے ذات سی خارج ہوتا ہے نہ داخل اور ذاتی
منسوب بذات اپنی منسوب الیہ کی ذات مین داخل ہوتا نہ خارج تیسری یہہ کہ اگر مخرج
ممیز ذاتی ہے تو تم اوس کو حروف متحد المخرج مین ممیز ذاتی کیون نہین کہتی اور حال یہہ
کہ مخرج تحقیقی ہر حرف کا جدا اور مغایر ہے مخرج تحقیقی ہر حرف دوسری سی جیسیکہ مخرج
تحقیقی جیم کا وسط بیان پر قریب جز زبان کے اور مخرج تحقیقی یا تحتانیہ کا قریب سر
زبان کی ہے اوسی وسط نہان پر پس مخرج کو کہ ممیز غیر ذاتی ہے حروف مختلف المخرج
مین ممیز ذاتی اور حروف متحد المخرج مین ممیز زعم کرنا افراط اور تفریط ہے اور خلاف
ائمہ مذکور کے جیسا کہ معلوم ہوا و ذلک العارض ہو المسمی بالمخرج وبہ تمایز الحروف
جامع الصرف والاظہر موضع ظہورہ وتمیزہ عن غیرہ شرح جزریہ وغیرہ سی اور جب ثابت
ہوا کہ تخرج حرف کا ممیز غیر ذاتی ہے تو اب ماسوای مخرج کی حروف مختلف المخرج
مین ممیز ذاتی کیا ہے اگر کہو کہ ماہیت عالی ہے تو وہ جمیع حروف کے جنس الاجناس مشترک
فیہ ہے وہ ممیز حروف نہین ہو سکتے پھر اب ہر حرف مین ماورا ماہیت عالی کے نہین ہے
مگر صفات مقومہ اوس حرف کے اور مقسمہ اوس ماہیت عالی صوت ساذج کے جہر یا ہمس

Marfat.com

شدت یا رخاوت قلقلہ یا سکون وغیرہ سی جیسا کہ نوع سافل مین ماورار ماہیت عاملے
کی نہین ہے مگر فصول مقومہ ومقسمہ جیسا کہ میر قطبی مین قلت لیس فی السافل وراء ماہیۃ
العالی الا الفصول المقومۃ للسافل فاذا وضعت المشترکۃ الحد السافل والعالی ماہیۃ مثلا
لیس فی الانسان وراء الجوہر الا فصول مقومۃ للانسان ومقسمۃ للجوہر ہی قابل الابعاد والنا
والحساس والمتحرک بالارادۃ والناطق وکذا لیس فی الانسان وراء الجسم الا فصول مقومۃ
للانسان ومقسمۃ للجسم ہے الثلثۃ الاخیرۃ ولیس فیہ ایضا وراء الجسم النامی الا فصلان مقومان
ہما الاخیران ولیس فیہ ایضا وراء الحیوان الا فصل واحد وہو الناطق فانہ اذا ترتبا الاحساس
کان الذی تحت الجنس العالی مرکبا منہ ومن فصل وہکذا فلا یتمیز السافل عن الذی فوقہ
الا بما ہو فصل مقوم لہ انتہی کلامہ پس اسیطرح نہین ہے ظا معجمہ مین ماورار صوت ساذج
کی مگر فصول یعنے صفات مقومہ ظا کی اور مقسمہ صوت ساذج کی رخوہ ساکنہ
مصمتہ مستقرہ مجہورہ منفوحہ وغیرہ اور اسیطرح نہین ہے ظا مین سوار صوت
رخوہ کے مگر صفات مقومہ ظا اور مقسمہ صوت رخوہ کے ساکنہ وغیرہ اور اسیطرح
نہین ہے ظا مین وراء صوت رخوہ ساکنہ کے مگر صفات مقومہ ظا اور مقسمہ صوت
رخوہ ساکنہ صمت وغیرہ اسیطرح آخر تک سمجھلو اب اگر حروف مختلف المخرج مین
صفات ہے ممیز ذاتی نہین تو پھر حروف مذکورہ مین کوئی شی ممیز ذاتی نہین ہے حالانکہ تمہاری تردید ہے حروف مختلف
المخرج مین ممیز ذاتی ہے اور ممیز ذاتی بغیر ممیز ذاتی کے محال پس البتہ حروف مذکورہ مین صفات ہے کو ممیز ذاتی مانو گے
اور جب حروف مختلف المخرج مین صفات ممیزہ ذاتیہ ہین تو حروف متحد المخرج مین بطریق اولی ممیزہ ذاتیہ ہین کیونکہ

Marfat.com

ذاتی شے کا ہر وقت اوسکا ذاتی ہوتا ہے اور اگر کہو کہ حروف متحد المخرج مین تمیز
ذاتی نہین ہے جیسا کہ لکھا تمنے تو یہہ انکار تمہارا مستلزم ہے بطلان مجانست
اور اثبات مماثلت حروف متحد المخرج کو کہ اجماعًا متجانسات ہین اور جنس بغیر فصل
نہین ہوتے یعنی حروف متحد المخرج مین اگر امتیاز و اتفاق ذاتی نہین ہے تو لامحالا
اتحاد و اتفاق ذاتی ہے کہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس اسصورت مین حروف
مذکورہ متفقۃ الحقیقۃ یعنی متحد النوع مثل زید و بکر وغیرہ افراد انسان کی ہوئے
جیسا کہ لکھا تو نے صفحہ ستر اخر تحفہ مدیریہ مین بلکہ تمام حروف اگر متحد الماہیۃ ہستند
اختلاف انہا مانند اختلاف اشخاص زید و عمرو و بکر ہست یعنی نوع وہی ہے جو مقول
ہو کثیرین متفقۃ الحقیقۃ پر جواب ماہو مین جیسا کہ تہذیب مین النوع وہو المقول علے
الکثیرۃ المتفقۃ الحقیقۃ فی جواب ماہو اور کل متحد النوع متماثلین ہوتی ہین جیسا کہ معلوم
ہوا سابق مین او فی النوع قطعًا ان عبارت حاشیہ ہندی سے پس تمہاری اس
زعم فاسد پر حروف متحد المخرج متماثلین ہین یعنے صاد مثل سین در ای کی ہے
و بالعکس اور ضاد و ظا متجانسین ہے مخرج تقریبی مین متحد ہین جیسا کہ واضح ہوا سابق
مین پس ضاد اور ظا بہی اس تمہاری زعم پر متماثلین ہوئی اور وہ لکھنا تمہارا صفحہ چھبیس ۳۶
مین کہ ضاد و ظا بسبب اختلاف مخارج حروف ہا از قسم کاف و تا شدند نہ از قسم سین
و صاد شباہت تقلیدی ہے نہ تحقیق سے وای تمہاری سمجھہ پر متشابہت سے بہاگی
اور لزوم مماثلت اختیار کیا اور حال یہہ کہ متباین ہوتا ہے متحد المخرج مختلف الصفۃ

Marfat.com

کا اجماعًا باطل ہے اور جو امر مستلزم باطل کو ہو وہ خود باطل ہے پس لابد حروف
مذکورہ مین ممیز ذاتے نا لوگی اور حروف مذکورہ مین ممیز ذاتی نہین ہے مگر
صفات مذکورہ پس ثابت ہوا کہ صفات جہر و ہمس و شدت و رخاوت وغیرہ ممیزہ
ذاتیہ ہین جیسا کہ مفہوم ہوتا ہے اس قول امام جزری سے ٭ وہو اعطا الحروف
حقہا ٭ من صفة لہا و مستحقہا ٭ کہ صفات حروف دو قسم ہین ایک لازمی ذاتے
دوسرے انشائی عرضی جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے فی اسکی شرح مین انہی نا دانو
کو یہہ بہی معلوم نہین ہے کہ ادنی رسالہ قرات خلاصۃ التجوید مین لکہا ہے ان کہ بعض
صفات از بنہا قوی اند از بعض مثل جہر و شدت و اطباق و استعلا از استطالت و قلقلہ
و صفیر و تکریر و بعض ضعیف اند مثل ہمس و رخاوت و استفال و انفتاح وغیر آن و این
صفات متضادہ و غیر متضادہ و صفات لازمیہ و ذاتیہ اند مر ذات حرف را کہ حرف
بدون آن صفت از ماسوای خود متماز وجدا نمیگردد و الذاتی ما لا یقوم ذات الحرف
بدونہ و این حروف را صفات دیگر اند کہ آنرا انشائی و عرضی گویند و العرضی ہو الذی
یعرض الحرف لموجب یوجبہ مثل تفخیم لات و ترقیق رارت و مد و ادغام و اخفاء انتہی
کلامہ اور جب متحقق ہوا کہ صفات مذکورہ حروف کی ممیزہ ذاتیہ ہین اور حروف مین تمیز
ذاتی ہے بسبب صفات ممیزہ ذاتیہ مذکورہ کی نہ مخرج سے کہ وہ ممیز غیر ذاتی ہے
تو ثابت ہوا کہ صفات مذکورہ مشابہت حروف مین وجہ تشبیہ ذاتیہ ہین اور حروف
مین تشابہ ذاتی مسبب مشترک ہونی ادن کے صفات ذاتیہ مذکورہ مین سے ہے

Marfat.com

نہ مخرج ہین کہ مخرج حرف کا ذاتے نہین پس متحقق ہوا کہ ضاد و ظا و ذال معجمات ہین
جیسیکہ تمیز ذاتے ہی ویسی ہی مشابہت بہی مثل صاد و سین مہملتین کی ذاتی ہے
اور صاد و سین مہملتین ہین جیسیکہ مشابہت ذاتی ہے ویسی ہی تمیز بہی مثل تمیز ضاد و
ظا و ذال معجمات کی ذاتی ہے اور انکار مشابہت ذاتی کا حروف مختلف المخرج مشترکہ
الصفات مثل ذال و رای معجمتین سے باوجود اقرار ساتھہ مشابہت ذاتی کے حروف
متحد المخرج مختلفۃ الصفت مثلاً جیم و شین و یا مین رجما بالغیب ہے اور منکر اوس کا
سو دمحزورات سابقہ کا ہے ای نادان جب تیرا ہی قول اور قاعدہ متلزم تشابہ ذاتے
حروف مختلف المخرج مشترکہ الصفت کو ہے تو پہر انکار کرنا تیرا مشابہت ذاتی ضاد
و ظا و ذال و رای معجمات کی دلیل قاطع ہے تیری بر عدم وقوعیت علم و آگہی و پہر
پر چہ جائے انکار مطلق مشابہت حروف مذکورہ سی جبیکہ لکہا تونی جواب فتوی محقق
مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ین آخر تحفہ نذیریہ صفحہ ستر بین بحدیث مشفق
مولوی نذیر حسین صاحب ۔ از اقل الخلیفہ عبد الرحمان عفی عنہ بعد سلام مسنون تحریر
مرام آنکہ حسب فرمودہ سامی دانست خود در مقدمہ ضاد نوشتم لیکن آن مشفق
حسب وعدہ خود تسلیم و التفات نہ فرمودہ بجوابش پر چہ استفتا و خدا شیخ کاذبین
مولوی حبیب اللہ و ستادند دیدم مؤید مشفق خود یافتم کہ در دروغ بندے
بی عدیل ست و انچہ در استفتا نوشتہ بود قرین صواب بود لیکن تشابہ متعارفہ و
مبادلہ باہم جواز خلاف سابق ناقص بود و تیر از مطالعہ تعذر نداد منجب شد و ہم مشارکت

Marfat.com

وہم صوتے زای وذال معجمتین تعجب برتعجب افزود کہ درحروف میسیر التلفظ
ہم فساد برپاشد کجا ذال وکجا زای کہ درہر دو مبائنت مخرج وصفات وصوت
ہمہ ہا حاصل ست باین ہمہ اینہا را مشابہت صوت درفتوی نوشتند وبخیالات
خود رجما بالغیب وتشابہ جزے ہر حرف راکہ خواہند مشابہ یکدیگر نوشتند ونمی دانند
کہ تشابہ وتمایز حروف موقوف براشتراک مخرج وصفات نیست بلکہ تمام حروف
اگر متحد الماہیہ ہستند اختلاف اینہا مانند اختلاف اشخاص زید وبکر ست واگر
مختلف الماہیہ ہستند اختلاف اینہا مانند اختلاف انسان وفرس وبقر است الخ
اور اکہا صفحہ بہتر ہین وچنانچہ غلطی تشابہ زای وذال درین مسئلہ رفتہ ہم چنان
بسیار غلطی ہا در فتوی ہا قرأت دہلی دیدہ شدند کہ ان مخدوم بتحریر آنہا علماء
دہلی را بلکہ دار العلم دہلی را بدنام کردند وفضیحت ساختند کہ در دہلی کسی ماہر قرأت
نماندہ اگر علم قرأت وعلمش نبود دست اندازی در اجوبہ این فن مناسب نبود
انتہی کلامہ خنصرا ای نادانون بی ادب کا لای مقلد قابل قبول محققین کے نہین ہوتے
خصوصا کالا ے جہالت تجھ جیسی جہل مرکب کا کہ سر تا پا مد ہے قابل قبول
کسی کے نہین خود بتراہی قول وقاعدہ تجھکو رد کر رہا ہے جیساکہ لکھا تو نے
صفحہ چھتیس مین تو وتشابہ صفاتی سیان دو حرف مختلف المخرج مشترکہ فی الصفات
دیدہ باشد چنانچہ سیان ضاد وظا ودیگر حروف کہ باوجود مخالفت مخرج شرکت در صفات
دارند انتہی کلامہ اور یہان تو مشابہت ضاد وظا سی تعجب بانکار کمر تاہی خصوصا

Marfat.com

مشابہت زای وذال معجمتین سے تجھکو تعجب پر تعجب ہوتا ہے اور حال یہہ کہ زای
وذال معجمتین سوا حیضہ جمیع صفاتیہ جہر رخاوت صمت سکون نفخ استمرار انتصاف
استفال بیان وغیرہ مین مشترک ہین معہ قرب مخرج کی جیساکہ واضح ہوا جدا ول
حروف مین اور لکھا ادغام متقاربین رضی مین واذا کان فار افتعل متقاربا فی المخرج
لتار وذلک اذا کانت الفار احد الثمانیۃ الاحرف التی ذکرنا ان التار تدغم فیہا لکونہا
من طرف اللسان کالتار وہی الدال والذال والطار والظار والثار والصاد والسین
والزای ویضم الی الثمانیۃ الضاد لما ذکرنا من انہا باستطالتہا قریب من حروف
طرف اللسان واما الشین فبعیدۃ منہا کما ذکرنا انتہی کلامہ اور تو خلاف ائمہ قرات
اور صرف کی لکھتا ہی کہ کجا زای وکجا ذال کہ درہر دو مبائنت مخرج وصفات وصوت
ہمہ ما حاصل ہست باین ہمہ انہارا مشابہت صوت ورفتوی نوشتند ونمی دانند
کہ تشابہ وتمایز حروف موقوف براشتراک مخرج وصفات نیست اور خود خلاف
اوس قول کے کہ تونی صفحہ چہتیس مین لکھا پس میان ضاد وظا بسبب مخالفت
مخرجین ایشان تمیز ذاتی حاصل ہست وتمایز از یکدیگر درینہا بصفات انتہی کلامہ
بلکہ جمیع ائمہ کی نزدیک تمیز اور مشابہت بسبب مخرج وصفات ہی کے ہی اور تو
سب کے خلاف کہتا ہی کہ تمیز وتشابہ موقوف اشتراک مخرج وصفات پر نہین تو پھر کا
پر موقوف ہے کہین کچھہ لکھتا ہے تو کہین کچھہ جمیع ائمہ کے خلاف جیساکہ سابق
مین معلوم ہوا کہ مشابہت حروف مین بسبب اشتراک فی الصفت کے ہے

Marfat.com

اور لکھا امام علی نے رعایہ میں ان الضاد حرف متشبہ لفظہ فی السمع لفظ الظاء لانہما من حروف الجہر والرخاوۃ والاستعلاء والاطباق اور لکھا امام فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر میں کہ مشابہت درمیان ضاد اور ظاء کے بسبب مشترک ہونی اونکی صفات میں ہے جیسا کہ لکھا المختار عند زمانہ ان اشتباہ الضاد بالظاء لایبطل الصلوۃ ویلی علیہ ان المشابہۃ بینہما جاستہ جدا وتمیز عسیر فوجب ان یسقط التکلیف بالفرق بیان المشابہۃ من وجوہ الاول انہما من حروف الجہر والثانی انہما من حروف الرخوۃ والثالث انہما من حروف الاطباق والرابع ان الظاء وان کان مخرجہ من طرف اللسان واطراف الثنایا العلیا ومخرج الضاد من اول حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس الا انہ حصل فی الضاد انبساط الاجل رخاوتہا وبہذا السبب یقرب مخرجہ من مخرج الظاء فثبت بما ذکرنا ان المشابہۃ بین الضاد والظاء شدیدۃ وان التمیز عسیر واذا ثبت ہذا فنقول لو کان ہذا الفرق معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او فی ازمنۃ الصحابۃ لاسیما عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السوال عن ہذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمیز بین ہذین الحرفین لیس فی محل التکلیف انتہی کلامہ مختصرا اور ایسی عبارات ائمہ کو بھی دلیل رد کرنا جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ کیا کہا یعنی اول تو امام مذکور نے دعوی کیا کہ ضاد اور ظا میں مشابہت سخت اور تمیز مشکل کے سبب سے بموجب قولہ تعالی لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا وما جعل علیکم فی الدین من حرج فرق کرنا واجب نہیں اگر ہو سکے بہتر والا نماز باطل نہیں پھر اوس کے دلایل اور وجوہ تشبیہ کہ یہ دونو مخرج قرب مخرج کے

Marfat.com

فلان فلان صفت ذاتیہ ہین مشترک ہین بیان کرکے اوس عدم وجوب فرق کو ثابت
کیا ساتھہ حدیث تقریر کے اور اجماع قولی وفعلی اور سکوتی صحابہ اور تابعین کے
اور تو بسبب اپنی جہالت کی اوس سب کو نہ لیات سمجھہ کے اوس سے انکار ہی کرتا جاتا ہے
اور باوجود اس لکھنی اپنی کے اگر تمام حروف متحد الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا مثل
اختلاف اشخاص زید و عمرو و بکر ست و اگر مختلف الماہیۃ ہستند اختلاف اینہا مانند
اختلاف انسان و فرس و تبصر ست متشابہ ذاتی ضاد و ظا و ذال و زاے معجمات سے
انکار سے کرتا جاتا ہے اور حال یہہ کہ متحد ماہیت ہونا تمام حروف کا بزعم تیرے
مقتضی ہے مماثلت حروف مذکورہ کو جیسا کہ ابھی معلوم ہوا سابقین اور اگر تمام حروف مختلف الماہیۃ مثل انسان
و بقر و غیرہ انواع حیوان کے ہین تو حروف مذکورہ وجود فصول کا لازم ہی کیونکہ اختلاف انواع مختلف الماہیۃ کا بغیر اختلاف فصول ممیزہ ذاتیہ کے ممکن
نہین اور حروف مین کوئی شی ممیز ذاتی نہین ہے مگر صفات پس ثابت ہوا کہ جو مشابہت بسبب صفات مذکورہ ہے
وہ ذاتی ہے اب کہو اس انکار مین تو بے جھوٹا ہے یا ائمہ صرف و قرأت وغیرہ یعنی
ائمہ مذکورین کے نزدیک تو ذال و زاے معجمتین قریب المخرج اور خرصفیر جمیع صفات
ذاتیہ بین متحدین اور تو کہتا ہی کہ لجاز اے و لجا ذال کہ در ہر دو مباینت مخرج و صفات
و صوت ہمہ ہا حاصل ست اب اس مخالفت مذکورہ مین بیشک تو ہی جھوٹا ہے یا آئمہ
مذکورین اور ہی آئمہ مذکورین کے نزدیک جیسکہ تمایز حروف موقوف ہی اختلاف
مخرج و صفات پر ویسی ہے مشابہت حروف بھی موقوف ہی اشتراک صفات پر
اور تو کہتا ہے کہ تمایز و تشابہ حروف اشتراک صفات اور مخرج پر موقوف نہین

Marfat.com

اب کہو مخالفت مذکورہ مین بیشک تو ہے جہوٹا ہے یا ائمہ مذکورین اور بہی ائمہ
مذکورین کے نزدیک صفات مذکورہ لازمیہ ذاتیہ ہین جیسا کہ معلوم ہوا شرح
جزریہ وغیرہ سے اور مشابہت ضاد اور ظا مین وجوہ تشبیہ صفات ذاتیہ ہین تو
اون مین مشابہت بہی ذاتی ہے اور تو اوسکا انکار کرتا ہے اور اوسکے قائل اور فاعل
کو شیعہ بی اعتبار کہتا ہے جیسا کہ لکہا تونی اپنی فتوی مین جواب مرقومہ بالا صحیح است
ضاد معجمہ مستطیلہ را با ظاء منقولہ قصیرہ اصلا تشابہ تناسب نیست ہر کہ بلفظ ضاد را
مشابہ ظا یا عین آن جائز گوید پس آن شخص در حقیقت شیعہ است اگرچہ خود را بمذہب
اہل سنت حسب تقیہ ظاہر ساختہ وقول شیعہ مذہب در امر دین خصوصًا در قرات
قرآن کہ میراث اہل سنت است چہ اعتبار دارد پس قائل بتشابہ ضاد یا عینیت آن
با ضا ضال ست بذات خود و مضل ست مر دیگران را انتہی کلامہ مختصرا اور حال یہہ
کہ ائمہ مذکورین کے اتقان کے نوع اٹہاون بدائع قرآن کے جناس مین کہ
الجناس ہو تشابہ اللفظین فے اللفظ ہی اوس کے تجنیس لفظی مین ومنہا اللفظی بان
یختلفا بحرف مناسب للآخر مناسبۃ لفظیۃ کالضاد والظاء کما فی قولہ تعہ وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرہ انتہی کلامہ اور لکہا جہد المقل مین والضاد والظاء والذال المعجمات
الکل متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ ومتشابہۃ فی السمع انتہی کلامہ اور لکہا فتاوی عالمگیرے
مین وان ذکر حرفا حرف ولم یتغیر المعنی بان قرا ان المسلمون وان الظالمون وما اشبہ
ذلک لم تفسد صلوۃ وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالظاء

Marfat.com

مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشايخ قال الشيخ هم
لاتفسد صلوتهم كذا في فتاوى قاضيخان وكثير من المشايخ افتوا به انتهى كلامه
اور اسی طرح فتح القدیر اور درمختار وغیرہ کتب وفقہین سے معلوم ہے
کہ اگر قصدا ہے مکان ضاد کے ظاہر پڑہی یا بالعکس تو نماز جائز ہے یہ
روایت مفتی بہ اور سہوا اور معذور کے تو بالاتفاق جائز ہے لکھا امام
غزالی نے کیمیا سعادت مین فرق میان ضاد وظا بیان کرد اگر نتواند درو باشد
انتہی کلامہ یعنی اگر ضاد اور ظا مین فرق نہین ہو سکی یہاں ضاد کے ظا بعینہ پڑہے
یا بالعکس پڑہے تو یہہ بہی بعذر وقلت سخت اور مشابہت شدید کی انمین جائز ہے
بحدیث تقریری اور اجماع صحابہ وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہوا عبارت تفسیر
کبیر امام رازی سے ابتدا الحمدین اور ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان
الاول لایعلمون الفرق بینهما حاشیہ بیضاوی سے وان من العرب من یجعل الضاد و
ظا رسطلقا فی جمیع کلامهم تمہید امام محمد ابن جزری سے یعنی کتب ائمہ سے ثابت ہے
کہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین اکثر عرب خصوصا عجمی لوگ کہ وہ سب اصحاب سے تہی بجائے
ضاد کے ظا بعینہ پڑہتی تہے حتی کہ از منہ صحابہ اور تابعین مین سے ہے تا
تدوین کتب قرات وانتشار علوم اسی طرح پڑہتی رہے اس مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اور اونکی کسی اصحاب سے انکار ثابت نہین ہوا جیساکہ لکہا امام رازی نے فلما لم ینقل
وقوع السوال عن هذه المسئلة انتہی اور عدم انکار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

تام حدیث تقریری ہے اور حدیث اقرؤا القرآن ملحون العرب واصواتہا سے
مراد عرب سابقین ہین جو زمانہ صحابہ سے نہی نہ لاحقین و مولدین کہ اون کی زبان
مخلوط بلغت عجم ہوگئی ہے اور اکثر اصحاب نہی کا بجاے ضاد کی ظا بعینہ پڑہنا اور باقی
کی تقریر یعنے اوس پر انکار نہ کرنیکا نام اجماع اعتقادی ہی معہ قول و فعل اکثر کی جیسا کہ
دلالت کرتی ہے اسپر عبارت توضیح کے الاجماع اتفاق المجتہدین من ائمۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی انتہی اور عبارت تلویح و المراد بالاتفاق الاشتراک
فی الاعتقاد او القول او الفعل انتہے کلامہ اور انکار اجماع صحابہ کا کفر ہے جیسا کہ لکہا
تنقیح مین ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ رض ثم اجماع من بعدہم فیالم یرد فیہ
خلاف الصحابۃ ثم اجماعہم فیما روی فیہ خلافہم انتہی اور لکہا اوسے تلویح مین قولہ
ثم الاجماع علی مراتب فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر تکفر باحدہ انتہی کلامہ اور تو
خلاف اون سب کے بجاے ضاد کے ظا بعینہ پڑہنی کو تلبیس اور مفسد صلوۃ کہنا سے
جیسا کہ لکہا تو نے ابتدا حال مولوی حبیب اللہ مین اور ابتدا رسالہ تحفہ مدیریین
اسی جاہل علاوہ اوس کے ضاد کی جاہی پر ظا بعینہ کا پڑہنا تلاوت اور نمازین تو
خود کلام اللہ سے ثابت ہی جیسا کہ نازل کرنا اوس تعالی کا وما ہو علی الغیب بظنین
ظا اور دوسرے قرات مین وہو علی الغیب بضنین بضاد جیسا کہ جلالین و بیضاوی
وغیرہ مین دو قرات مختلف المعنی کا قبیل اسمارسی دال ہے جواز قرات ہر دو کا
پر مقام دوسری کے کیون کہ علت مقاربت سخت اور مشابہت شدید کی

Marfat.com

ضاد اور ظا مین ہر جگہہ موجود ہے اب کہو منکر جواز مبادات مذکورہ اور مشابہت
مسطورہ ضال مضل عاری علم و ادب سے ہے یا مثبت نعوذ باللہ من قول الکفر و
فعلہ و اعتقادہ اور وہ جو لکہا تو نی فتوی مذکور مین افسوس کہ قرّاء و علما بمیرند و جاہلان
با غلوطات خود عوام را گمراہ سازند و در شک اندازد و بر عدم تشابہ ضاد با ظا اجماع قراء و
فقہا متوارث ست انتہی بیشک تلبیس ابلیس ہے ای مفترے تو نی کچہہ بہی پڑہا ہے
اجماع شرعی مین تو اتفاق و اجماع کل مجتہدین کا شرط ہے اگر یک مجتہد کا بہی
خلاف ہو تو اجماع منعقد نہین ہوتا جیسا کہ لکہا منار مین والشرط اجتماع الکل و خلاف
الواحد مانع کخلاف الاکثر اور یہان برعکس زعم فاسد تیری کے قرآن یعنی او توبہ
متشابہا وغیرہ اور حدیث اور اجماع صحابہ و تابعین اور کتب قرات و تفسیر وغیرہ
آئمہ مذکورین سے ثابت ہی کہ ضاد و ظا مین مقاربت سخت اور مشابہت شدید ہے
اب کہو بیشک تو ہی ساتہہ اپنی غلطیونکی عوام کو گمراہ کرتا اور شک مین ڈالتا ہی یا آئمہ
مذکورین جو ضاد کو مشابہ کی کہتے اور لکہتی ہین اور شیخ الکاذبین دروغ بندی مین بیعدیل
بیشک تو اور تیری مصدیقین ہین یا تیرا خصم حبیب اللہ ای مفترے تو عدم مشابہت
ضاد اور ظا پر اجماع قرا و فقہا کا لکہتا ہے اور واسطی فریب دینی عوام کی عبارت
نشر فی قرأت عشر امام محمد بن جزری کے سند عدم مشابہت ضاد و ظا پر نقل کرتا ہی
جیسا کہ لکہا تو نے اپنی فتوی مین و بر عدم تشابہ ضاد با ظا اجماع قرا و فقہا متوارث ست
بطور نمونہ عبارت امام القراء والمحدثین علامہ جزری رح از کتاب نشر نقل کردہ شود و الضاد

Marfat.com

الفرد بالاستطالة وليس في الحروف ما يعسر على اللسان مثله فان السنة الناس فيه مختلفة

وقل من يحسنه فمنهم من يخرجه ظاء معجمة ومنهم من يمزجه بالدال من يجعله لاما ومنهم من يخرجه

ظاء ومنهم من يشبه الزاي وكل ذلك لا يجوز فليحذر من قلبه الى الظاء ولا سيما فيما يشتبه بلفظ

نحو ضل من يدعون يشتبه ظل وجهه مسودا فليعمل الرياضة في احكام لفظه خصوصا اذا

جاوره ظاء نحو انقض ظهرك بعض الظالم او حروف مفخم نحو ارض الله او حرف يجانس

ما يشبهه نحو الارض ذهبا وكذا اذا سكن واتى بعد وحرف اطباق نحو فمن اضطر او غيره

نحو اقضتم واخفض جناحك وفي تضليل فقط وهمين گونه جميع اصحاب تصانيف قرآت

وتجويد وصرف در كتب خود نوشته اند انتهى كلامه اى كذاب مفترى عبارت مذكور ہے

كونسى لفظ كا معنى ہے كه ضاد مشابه ظا كى نهين يا عدم مشابهت ضا اور ظا پر اجماع

قراء وفقها كا ہے اى جاہل كج فهم يهه عبارت امام جزرى كى خود خبر دیتے ہے

تشابه ضاد وظا سے بدو گواه ايك قوله فليحذر من قلبه الى الظاء ولا سيما فيما يشتبه بلفظه

نحو ضل من يدعون يشتبه ظل وجهه مسودا يعنى امام بن جزرى كى نزديك لفظ ضل

مشتبه لفظ كا ہے يعنى ان دو لفظون مين اشتباه واقعى ہے اور اشتباه واقعى

بغير شبيه يعنے بغير مشابهت سخت لى ممكن نهين پس ثابت ہوا عبارت نشر سے

كه لفظ ضاد ضل كا مشابه لفظ ظا ظل كے ہى دوسرا قوله او حرف يجانس ما يشبهه

نحو الارض ذهبا يعنى مجاور ہو ہو ضاد كے ايسا حرف كه وه متجانس ہو اوس حرف كا

كه جو مشابه اوس ضاد كا ہے اور مثال الارض ذهبا مين مجاور ضاد كى ذال معجمه ہے

Marfat.com

پس معلوم ہوا کہ متجانس ذال کا مشابہ ضاد کا ہی اور وہ متجانس ذال کا ظا معجمہ ہے
اجماعاً کیونکہ متجانسین وہ دو حرف ہین جو مخرج مین متحد اور صفت مین مختلف ہون
جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین واما ان یکونا متجانسین بان اتفقا
مخرجا واختلفا صفۃ کالدال والطاء والتاء وکذا الذال والظاء والثاء انتہی کلامہ
پس ثابت ہوا اس عبارت نشر سے کہ ظا مشابہ ضاد کی ہے ای جہال کج فہم ان
تمہارا ہر ہر فقرہ دال ہے تمہاری بعلمی اور نافہمی پر اب کہانتک کس کس کی غلطی بیان
کی جائے اس تہوڑی لکہی کو بہت جانو تم اپنے کلام کا معنی تو سمجہتے ہے نہین ہو
کہ اسکا مدلول مطابقی کیا ہے اور تضمنی والتزامی کیا پہر تمکو فہم کلام مجتہدین سے
کہ متضمن قیود اور اشارات کو ہوتا ہے کیا نسبت علاوہ اس کے مقلدین کو منصب
تصنیف اور فتوی نویسی کا کہان بیشک تم مصداق عن عمر ویقول سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض
العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا
کی ہو مینی تصنیف کتاب اور فتوی نویسی منصب مجتہدین کا ہے نہ تمہارا اور
تمہارے اساتذہ مقلدین کا مقلدین کو محققین زعم کرنا اور انکی قول وفعل
مخالف ادلہ کو نہین چہوڑنا شیوہ اولئک کالانعام بلہم اضل کا ہے ہمارا دین
محمدی ہے اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون ہے
نہ قول وفعل اہل حجاز وغیرہ کا مخالف ہو خواہ مواخق خصوصاً قرات قرآن شریف مین

Marfat.com

کہ وہ لغت فصحاء عرب پر نازل ہوا ہے کہ وہ معجزہ ہے اور اعجاز اوسکا موقوف
ہی فصاحت اور بلاغت وغیرہ پر نہ لغت ہر قوم عرب پر فصیح ہو خواہ غیر فصیح خصوصاً اب
کہ ایک مدت مدید سے تمام لغت عرب مین خلط ہوگیا ہے یعنی بہت سی حروف
کو اونہون نے متغیر اور مبتدل کر دیا ہے جیسا کہ اول ہے اسپر عبارت شافیہ کے
اما الصاد کالسین والطا کالتاء والباء کالفاء والضاد الضعیفۃ والکاف کالجیم فمستہجنۃ
انتہی اور لکہا اسکی شرح رضی مین وانظن ان العرب انما اخذوا ذلک من العجم المخالطہم
ایاہم انتہے کلامہ اور لکہا جاربردی مین ان الحروف المستہجنۃ انما نشات لمخالطۃ
العرب غیرہم وذلک حین جاء الاسلام واقتنوا الجواری من غیر ضلیتہم وجاء منہم الاولاد وتلقوا
حروفاً من لغۃ امہاتہم وخلطوہا بلغۃ العرب انتہی کلامہ یعنی بعد زمانہ صحابہ کی کوئے
بدل تاء مثلثہ کے تاء فوقانیہ اور کوئے بدل قاف
کے کاف فارسی اور کوئی بدل کاف کے جیم فارسے اور کوئی حا کے
ہا اور کوئی بدل ذال و ظا و ضاد معجمات کے دال مہملہ وغیرہ پڑہنے لگا جیسیکہ لکہا ملا علی قاری
نی ومنہم من یخرجہ والا مہملۃ او معجمۃ انتہے یعنی کوئے بجاء کثیر کے کیتر اور ثلثہ کے تلتہ
اور کوئی بجا قل ہو اللہ کی کل ہو اللہ اور بجاء قل یا ایہا الکافرون کی گل یا ایہا الکافرون
اور کوئی بجا ایاک نعبد وایاک نستعین کے ایاچ نعبد وایاچ نستعین اور کوئی بجا الحمد کے
الہمد اور بجاء حق کے ہک اور کوئے بجائی کذاب کے
کداب اور بجائے صلوۃ الظہر کے صلوۃ

Marfat.com

الدھر اور بجاء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے غیر المغدوب علیہم ولا الدالین
اور بجاء شہر رمضان کی شہر رمدان اور بجای افرضوا اللہ قرضا کی اقروا اللہ قرءا
اور بجای فی المحیض کے المحید اور بجاء فترضی کے فتروا پڑہنی لگی یعنی غلط پڑہنی
والی اس کثرت کو پہونچی کہ صحیح پڑہنی والون پر بسبب اپنی کثرت کی مثل تمہارے
غالب آنی لگی اور باطل قریب ملتبس بحق ہوا پس بمقتضاء انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ
لحافظون کی قایم ہوئی جہابذہ امت اور لکہا اونہون نے اسمین واسطی تمیز حق
وباطل کے وہ کچہ جو پہونچا تہا اون کو حضرت نبویہ سی بنقل تواتر جیسا کہ لکہا امام جلال الدین
سیوطی نی اتقان کے نوع بیسوین معرفت حفاظ وروات قرآن مین ثم لما اتسع الخرق
وکاد الباطل ما یلتبس بالحق قام جہابذۃ الامۃ وبالغوا فی الاجتہاد وجمعوا الحروف والقرآت
وعزوا الوجوہ والروایات ومیزوا الصحیح والمشہور والشاذ باصول اصولوہا وارکان
فصلوہا فاول من صنف فی القرآت ابو عبید القاسم بن سلام ثم احمد بن جبیر الکوفی
ثم اسمعیل بن اسحق المالکی صاحب قالون ثم ابو جعفر بن جریر الطبری ثم ابو بکر محمد بن
احمد بن عمر والداجوفی ثم ابو بکر بن مجاہد ثم قام الناس فی عصرہ وبعدہ بالتالیف فی انواعہا
جامعا ومفردا ومؤخرا ومسہلا وائمۃ القرآت لا تحصی وقد صنف طبقاتہم حافظ الاسلام
ابو عبد اللہ الذہبی ثم حافظ القراء ابو الخیر بن الجزری انتہی کلامہ پس تصحیح حروف
اون مخارج اور صفات پہ واجب ہے جو آئمہ قرات کو حضرت نبویہ سی بنقل تواتر پہونچی
ہین اور اونہون نی اپنے کتب مین لکہی ہین کیونکہ قرآن معجزہ ہے اور اعجاز اگر

Marfat.com

موقوف ہی فصاحت اور بلاغت وغیرہ پر اور فصاحت اور بلاغت موقوف ہی صحت
لغت پر اور صحت لغت موقوف ہی تصحیح حروف پر اور تصحیح حروف محقوف ہے اون کے
نکالنی پر اون کی مخارج سے معہ اون کے صفات مذکورہ اور مسطورہ کتب
ائمہ مین کہ اونکو افصح العرب والعجم محمد رسول اللہ علیہ وسلم سے متصل تواتر قرنا بعد قرن
پہونچی ہین پس واسطی ادا اوس وجوب کے واجب ہے امت پر معلوم کرنا مخارج اور صفات مذکورہ
کا جیسا کہ لکھا ابن جزری مذکورہ نے مقدمہ جزریہ مین ؎ اذ واجب علیہم حتم ؛ قبل الشروع
الاول یعلموا ؛ مخارج الحروف والصفات ؛ لیلفظوا بافصح اللغات ؛ اور لکھا امام
جلال الدین سیوطی نے اتقان مین من المہمات تجوید القرآن وقد افردہ جماعات کثیرون
بالتصنیف منہم الدوفی وغیرہ اخرج عن ابن مسعود انہ قال جودوا القرآن قال القرار التجوید
حلیۃ القراۃ وہو اعطا الحروف حقوقہا وترتیبہا ورد الحرف الی مخرجہ واصلہ وتلطیفا النطق
بہ علی کمال ہیئتہ من غیر اسراف ولا تعسف ولا افرط ولا تکلف والی ذلک اشار صلی اللہ علیہ
وسلم بقولہ من احب ان یقرا القران غضا کما انزل فلیقراہ علی قراۃ ابن ام عبد یعنی ابن
مسعود وکان رضی اللہ عنہ قد اعطی حظا عظیما فی تجوید القرآن ولا شک ان الائمۃ ہما ہم
متعبدون بفہم معانی القرآن واقامہ حدودہ ہم متعبدون بتصحیح الفاظہ واقامۃ حروفہ
علی الصفۃ المتلقاۃ من ائمۃ القراۃ المتصلۃ بالحضرۃ النبویہ وقد عد العلماء القراۃ بغیر
تجوید لحنا انتہی کلامہ اور لکھا امام جزری نے مقدمہ جزریہ مین والاخذ بالتجوید حتم
لازم ؛ من لم یجود القرآن اثم ؛ لانہ الالہ انزلہ ؛ وہکذا منہ الینا وصلہ ؛ وہو ایضا حلیۃ

Marfat.com

التلاوة ۞ وزينة الاداء والقرائة ۞ واعطا الحروف حقها ۞ من صفة لها ومستحقها ۞ ورد
كلواحد لاصله ۞ واللفظ فى نظيره كمثله ۞ مكملا من غير تكلف ۞ بالاطف فى النطق بلا تعسف

اور لکھا اسکی شرح مین ملا علی قاری نی تجوید القرآن وہو تحسین الفاظہ باخراج الحروف
عن مخارجہا واعطاء حقوقہا من صفاتہا وما یترتب علی مفرداتہا ومرکباتہا فرض لازم وحتم
دائم ثم ہذا العلم لاخلاف فیہ انہ فرض کفایۃ والعمل بہ فرض عین فی الجملۃ علی صاحب قراۃ
وروایۃ ولو کانت القراۃ سنۃ قولہ منہ الینا وصلا ای وصل القرآن من الالہ الینا متواترا
من اللوح المحفوظ علی لسان جبرئیل علیہ السلام وبیان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لاصحابہ
رضی اللہ عنہ وتعلیمہم التابعین ثم اتباعہم منہم وہلم جرا الی مشایخنا رحمہم اللہ متواترا
ہکذا بوصف التنزیل المشتمل علی التجوید والتحسین وتبین مخارج الحروف وصفاتہا
وسائر متعلقاتہا التی معتبرۃ فی لغۃ العرب الذی نزل القرآن العظیم بلغاتہم بقولہ
تعم واما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ فینبغی ان یراعی جمیع قواعدہم وجوبا
فیما یتغیر المبنی ویفسد المعنی واستحبابا فیما یحسن بہ اللفظ ویحسن بہ النطق حال الاداء
انتہی کلامہ مختصرا حاصل یہہ کہ کل اہل اسلام عرب وعجم پر تصحیح حروف قرآن کے خصوصًا
صحت ضاد کے موافق اوس مخرج اور صفات کی واجب ہے جو کتب معتبرہ ائمہ مذکورین
مین مسطور ہے نہ موافق مزعوم جہال مقلدین منکرین افادہ کتب کی اور کتب کے
روسی جو قرب مخرج اور اشتراک صفات ضاد کو ساتھہ ظا کی ہے وہ ساتھہ کسی حرف کے
حروف باقیہ سے نہین ہے سوال ضاد اور ظا قریب المخرج نہین بلکہ درمیان اون دونون کے

Marfat.com

تو مخارج تو حروف کا فاصلہ ہے فیفیہما بون بعید جواب اول تو سابق مین کتب صرف
وقرات ائمہ مذکورین سی ثابت ہوا ہو چکا ہی کہ مخرج ضاد کا مجرد کنارہ زبان ہی قریب
سر زبان تک ہے پس جو حرف کہ سر زبان سے نکلتا ہے بیشک اوسکو ساتھہ ضاد کے
قرب مخرج کے ناقص یا کامل مراد ناقص سے قرب مخرج فقط لسان مین اور مراد
قرب کامل ہے قرب مخرج لسان وما فوقہ من الاسنان مین معا ہی کیون کہ مخرج حرف
کا ظرف مکانی ہے اور جس سے ظرف مکانی کو ساتھہ ظرف مکانی شے دوسری کے
جس مرتبہ قرب واتصال حاصل ہے بسبب قلت وکثرت وتبادل اوسکی مظروف کے
اوس قرب واتصال ظرفین مین کسی طرح کا بعد وفاصلہ نہین واقع ہوتا ہی اور بسبب
قرب مخرج مذکور کے آئمہ مذکورین کے نزدیک اوس حرف کا جو کہ سر زبان سے
نکلتا ہے ادغام بہی ضاد مین جائز ہے جیسا کہ لکہا شافیہ مین والتام المعرفۃ
تدغم وجوبا فی مثلہا وفی ثلثۃ عشر وغیر المعرفۃ لازم فی تحویل رآن وجائز فی البواقی
اور لکہا اسکی شرح رضی مین یرید بثلثۃ عشر النون والراء والدال والتاء والصاد
والزای والسین والطا والظا والثاء والذال والضاد والشین وانما ادغمت
فی ہذہ الحروف وجوبا لکثرۃ اللام المعرفۃ فی الکلام وقربہا موافقہا لہذہ الحروف
لان جمیعہا من طرف اللسان کاللام الا الضاد والشین وہما یخالطان طرف
طرف اللسان ایضا اما الضاد فلانہا استطالت لرخاوتہا حتی اتصلت بمخرج اللام
وکذا الشین حتی اتصلت بمخرج الطاء انتہی اور اوسی رضی مین ہے ولیہ ادغامہا

Marfat.com

فی الضاد والشین لانہما لیسا من طرف اللسان کالمذکورۃ لکنہ جاز الادغام فیہما الا غام
مجرجہما لطرف اللسان کما مر انتہی پہر لکہا اوسے رضی مین بعد ایک صفحہ کے
واعلم ان الاحرف الستۃ المذکورۃ اعنی الطاء والظاء والدال والذال والتاء و
الثاء یدغم فی الضاد والشین المعجمتین ایضًا لکن ادغامہا فیہما اقل من ادغام بعضہا
فی بعض ومن ادغامہا فی الصاد والزای والسین لان الضاد والشین لیسا من
طرف اللسان طرف اللسان کالتسعۃ الاحرف المذکورۃ وانما جاز ذلک لان الضاد
والشین کما ذکرنا استطالتا حتی قربتا من حروف طرف اللسان وادغام ہذہ الحروف
فی الضاد اقوی من ادغامہا فی الشین لان الضاد قربت من الثنیۃ باستطالتہا وہذہ
الحروف من الثنایا بخلاف الشین انتہی اور لکہا اوسی رضی مین بعد ایک ورق کے
ویضم الی الثمانیۃ الضاد لما ذکرنا من انہا باستطالتہا قربت من حروف طرف
اللسان واما الشین فبعیدہ منہا کما ذکرنا انتہی کلامہ اور لکہا امام جلال الدین سیوطی نے
ادغام متجانسین ومتقاربین اتقان مین فالباء تدغم فی المیم فی یعذب من یشاء
فقط والتاء فی عشرۃ احرف الثاء بالبینات والجیم الصالحات جنات والذال السیات
ذلک والنای الجنۃ زمرا مر السین الصالحات مندخلہم ولم یدغم ولم یوت سعۃ الجزم
مع خفۃ الفتحۃ والشین باربعۃ شہداء والصاد والملائکۃ صفا والضاد والعادیات
ضبحا والطاء اقم الصلوۃ طرفی النہار والظاء الملائکۃ ظالمی والثاء فی خمسۃ احرف التاء
حیث تومرون والذال الحرث ذلک والسین وورث ربن والشین حیث شئتما

Marfat.com

والضاد حدیث ضعیف انتہی کلامہ اور لکھا ملا علی قاری نے شرح جزریہ میں تم
الحروف من حیث ہی فستمان قمریۃ وشمسیۃ وکل منہما اربعۃ عشر حرفا فالقمریۃ بجمعہا
قولک ابغ حجک وخف عقیمہ فیظہر لام التعریف عندہا والشمسیۃ ما عداہا ویدغم لام
التعریف فیہا الخ پھر لکھا بعد بیان امثلہ اور وجہ تسمیہ قمریہ اور شمسیہ کے وسبب
الاظہار فی الاول بتباعد المخرجین وسبب الادغام فی الثانی تقارب المخرجین انتہی کلامہ
اب غور کرو کہ جب مخرجین لام اور ثا وامثلہ مین ہونا مخارج دس حروف کا اور
مخرجین ضاد معجمہ اور ثا وامثلہ مین ہونا مخارج گیارہ حروف کا اور مخرجین شین
معجمہ اور ثا وامثلہ مین ہونا مخارج بارہ تیری حروف کا منافی قرب اور سبب بون بعید کا
نہین ہے تو مخرجین ضاد اور ظا معجمتین مین ہونا مخارج تو دو حرف کا بطریق اولے
منافی قرب اور سبب بون بعید کا نہین ہے دوسری یہہ کہ اشکال مخارج ضاد
اور ظا وذال معجمات کے جدا اور علیحدہ ہین ایک طرف کو اشکال مخارج تو حروف
مذکورہ سی درمیان مخرج ضاد اور مخرج ظا کے مخرج کسی حرف کا فاصل نہین کیونکہ
مخرج ہر حرف کا حروف مذکورہ سی مرکب بدو جسم ہے ایک زبان دوسرا ما فوق اوسکا
دندان وغیرہ یعنی جسد زبان اوسکی اپنی ما فوق کیطرف جاتی ہے تو ادن دونو
باہم ہونی سے ایک شکل بنتی ہے اور اوس مین ایک حرف پیدا ہوتا ہے
سو اشکال مخارج تو حروف مذکورہ کی زبان پر فوق سر دندان بالا سی ہوتی ہین
خصوصًا اشکال مخارج طا ودال مہملتین وغیرہ کی کہ اصوات ثنایا علیا پر الویین ما اعلی کے

Marfat.com

متصل ہوتی ہین یہہ حروف طرف سرون دندانکی کبہے نہین اوترے بخلاف
ظا و ذال و ثاء معجمات ثلثہ کی کہ انکی مخارج کے اشکال مثل شکل مخرج ضاد کے
زبان پر نیچی سرون دندان کی ہوتی ہین جیسا کہ واضح ہوا یہہ سب ذکر مخارج مین او
لکہا رضی مین ویلیہ فی الحسن ادغامہا فی الظاء و الثاء و الذال لانہن من اطراف السنایا
وقاربن مخرج التاء وانما کان الادغام مع الطاء والتاء والدال والصاد والزاے
والسین اقوی منہ مع ہذہ الثلثۃ لان اللام لم ینزل الی اطراف السنایا کما لم ینزل
الطاء و اخواتہا الیہا بخلاف الثلثۃ انتہی کلامہ اور فوق اور تحت ہر شی مین فرق
سرتاپا و مباینت کلی ہوتی ہے اور جب معلوم ہوا کہ شکل مخرج ضاد کی مثل شکل
مخرج ظا معجمہ اور اوس کے اخوات کی زبان پر زیر دندان ایکطرف کو جدا ہی اشکال
مخارج تو حروف مذکورہ سی ثابت ہوا کہ اشکال مخارج ضاد و ظا و ذال و ثا معجمات کے
زبان پر زیر دندان مرتب ایک بعد دوسرے کی متصل ہین انمین شکل مخرج کسی حرف کے
تو حروف مذکورہ سی فاصل نہین یعنے زبان پر زیر دندان فقط چہار ہی حروف کے
مخارج کی شکلین ہین پہلی شکل مخرج ضاد معجمہ کے ابتدا کنارہ زبان اور طواحن سے
قریب سر زبان اور ثنایا تک ہے دوسری شکل مخرج ظاء معجمہ کے درمیان سر زبان
اور ثنایا کی تیسری شکل مخرج ذال معجمہ کے درمیان سر زبان اور سر ثنا کی کچہہ
باہر کو ہوتے سر زبان کے چوتہی شکل مخرج ثاء مثلثہ کی اوسی سر زبان اور سر ثنایا
سی باہر ہوتی سر زبان با سر ثنایا علیاست چنانکہ پارہ زبان بیرون آید الا در تلفظ

Marfat.com

ظا سے زبان بیرون نہی آید انتہی کلامہ یعنی مخرج ظا کا مقدم ہے اندر کو طرف مخرج
ضاد کے مخرج دال تا سے کیون حرف ظا مستعلیہ مطبقہ ہے اسکی نکلنی مین زبان
بشکل طبق ہوکے مائل طرف حنک اعلی کے ہوتی ہے یعنی اندر کو سمٹتی اور سکڑتی
ہی بخلاف ذال وثا کہ یہہ دونو مستفلہ منفتحہ ہین انکی نکلنی مین زبان کشادہ اور پہلے
رہتی ہے پس معلوم ہوا کہ خیر ثنایا کا زبان پر نکلنی ظا مین مغایر ہے اوس خیر ثنایا
کا جو نکلنی ذال وثا مین ہے اور جب ثابت ہوا مقدم ہونا خیر ظا کا طرف خیر ضاد کے
خیر دال وثا سے تو متحقق ہوا کہ مخرج ظا مجموعہ کا اقرب ہے ساتھہ مخرج ضاد کی مخرج دال
وثا سی بلکہ مخارج جمیع حروف سی یعنے جس مرتبہ قرب و اتصال مخرج ضاد کو ساتھہ مخرج
ظا کے ہے اوس مرتبہ ساتھہ مخرج کسے حرف کے
نہین ہے اور جس مرتبہ قرب و اتصال مخرج ظا کو ساتھہ مخرج ضاد کی ہی اوس
کسی حرف کی مخرج کو نہین ہے یعنی مخرج ضاد اور ظا مین مقاربت کاملہ یعنی زبان
اور دندان مین ہے باوجود اسکی جمیع صفات ذاتیہ مین جز استطالت مشترک ہین یعنے
جسیکہ مخرج ضاد مین اعتماد قوی ہوتا ہی اور بسبب اوس قوت اعتماد کی تمام
سانس تکیف بصوت ہوکی حرف قوی یعنی مجہورہ نکلتا ہی اسیطرح مخرج ظا مین ہے
اعتماد قوی ہوتا ہی اور جسیکہ نکلنی ضاد مین درمیان کنارہ زبان اور دندان کے
صوت جاری ہوتی ہے اسیطرح نکلنی ظا مین بہی صوت مذکور جاری ہوتی ہے
درمیان سر زبان اور سر دندان کے جریان تام اور جسیکہ مخرج ضاد مین درمیان

Marfat.com

طواحن وغیرہ کی منتہ ہے واسطی نکلنی نفخ صوت مذکور کے اسیطرح مخرج
ظامین بھی منفذ ہے درمیان ثنایا کے غرض یہہ کہ مخرج ضاد و ظا جمع صفات
مین متحد ہین مگر استدلالات کہ خاصہ مخرج ضاد کا ہی سبب بعد و فاصلہ مخرجین کا نہین
بلکہ سبب قرب و اتصال مخرجین مذکورین کا ہی جیسیکہ لکہا امام فخر الدین رازی فی والرابع
ن الظا وان کان مخرجہ من طرف اللسان واطراف الثنایا العلیا ومخرج الضاد اول
اول حافۃ اللسان وما یلیہا من الاضراس الا انہ حصل فی الضاد انبساط لاجل خروجہا وبہذا
یقرب مخرجہ من مخرج الذال انتہی کلامہ اعنی اگر مخرج ضادین استطالت نہین ہوتی تو وہ
ساتہہ مخرج ظا کے قریب و متصل نہین ہوتا بلکہ مخرجین مذکورین بعید ہوتا پس ثابت
ہوا کہ مخرج ضاد اور ظا مین منکل الوجوہ مقاربت کاملہ اور مناسبت تامہ ہے اور
تیسری خود تمہاری نقل مفتاح الرحمان وغیرہ سی سابق مین ثابت ہو چکا ہی کہ ضاد
اور ظا متجانسین ہین اور کل متجانسین متحد المخرج ہوتی ہین پس تمہارا مخرج ضاد
و مخرج ظا مین بون بعید کہنا بتیک نادانی ہے پس ثابت ہوا کہ مخرج ظا و مخرج
ضاد مقاربت حقیقی و حکم مع ما بوجہ اور ایسی سخت ہی کہ فرق اور تمیز کرنا اون مین
بہت مشکل اور دشوار سے ہے بدون مشقت کی ممکن نہین جیسا کہ کیا شاہ عبد العزیز
صاحب نے تفسیر عزیزی مین تحت قولہ تعد وما ہو علی الغیب بضنین بہ انکہ فرق درمیان
مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل ہست اکثر خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برآرند
نہ بجا ضاد ضاد میباشد و نہ بجای ظا انتہی کلامہ اور جو بعید مقاربت و مشابہت

Marfat.com

سخت اور اشکال تمیز کے انہین اشتباہ قدیمی ہے تو امر کیا امام محمد بن جزری نے
فی نشر مین فلیحذر من قلبہ الی الظاء ولا سیما فیما یشتبہ بلفظہ نحو ضل من یدعون یشتبہ
ظل وجہہ مسودا انتہی یعنے ہرگاہ کہ ضاد اور ظا مین بسبب مشابہت سخت اور
اشکال تمیز کے بہ نسبت جمیع حروف باقیہ کے ایسا اشتباہ واقع ہے کہ ایسا
کسی حرفین مین حروف سی نہین تو امر کیا امام مذکور نی کہ پرہیز کرے قاری قلب
ضاد سے طرف ظا کے خصوصًا ان کلمات مشتملہ ضاد اور ظا مین جو نفس
الامر مین مشتبہ ہے ایک ساتھہ دوسری کے لفظ اور بول مین جیسا کہ کلمہ ضل
کا قولہ تعالی ضل مسق یدعون مین مشتبہ ہے کلمہ ظل قولہ تعالی ظل وجہہ مسودا کو اور نظم
کیا اصول مین اون کلمات شریف کو جو مشتمل ظا پر ہین ساتھہ بیتون مین تا یاد
رہی قاری کو باقی کلمات قرآن شریف کہ وہ اون کے ساتھہ اشتباہ رکھتی
ہین وہ مشتمل بضاد ہین پس چاہئے کہ قماز اور جدا کری ضاد کو ظا سی ساتھہ
مخرج اور استطالہ کے یعنی ساتھہ نکالنی اوس ضاد کے مستطلہ اوسکے
مخرج مستطیل سے اور جدا اور ممتاز کرے ظا کو ساتھہ نکالنی اوس ظا کے
قصیرہ اوس کے مخرج قصیرہ سے جیسا کہ لکھا مقدمہ جزری مین ؛ والضاد
باستطالۃ ومخرج ؛ میز من الظا وکلہا تجی ؛ فی الظا من ظل الظہر عظم الحفظ ؛ ایقظ
وانصر عظم ظہرا الفظ ؛ ظاہر الظی ؛ واظ کظم ظلما ؛ اغلظ ظلام ظفر انتظر ظما ؛ اظفر
ظنا کیف دار وعظ سوی ؛ عضین ظل النحل زخرف سوی ؛ ظلت ظلتم بردم ظلوا

Marfat.com

کا الحجر ظلتا شعرا فظلوا ؛ یظلن محظورا مع المحتظر ؛ وکنت فظا وجمیع النظر ؛ الا بویل
ہل واولی ناضرۃ ؛ والیظ لا الرعد وہو وقاصرۃ ؛ والحظ لا الحض علی الطعام ؛ وفی
ضنین الخلاف السامی ؛ قولہ الظعن کقولہ تعہ یوم ظعنکم قولہ ظل معہ اپنی مشتقات کے
قرآن شریف مین چوبیس جائز ہے کقولہ تعہ وظللنا علیکم الغمام قولہ الظہر کقولہ
تعہ حین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ وحین تظہرون قولہ العظم ایکسوتین جا کقولہ
تعہ ولہم عذاب عظیم قولہ الحفظ چوالیس جا کقولہ تعہ حافظوا علی الصلوات قولہ
الیقظ کقولہ تعہ تحسبہم ایقاظا قولہ انظر چوبیس جا کقولہ تعہ ولہم ینظرون وانظرنی
الی یوم یبعثون قولہ العظم پندرہ جا کقولہ تعہ فانظر الی العظام قولہ الظہر سولہ جا
کقولہ تعہ وراء ظہورہم قولہ اللفظ کقولہ تعہ ما یلفظ من قول قولہ الظاہر نو جا کقولہ
تعہ یظاہرون علیہم بالاثم لیظہرہ علی الدین کلہ وذروا ظاہر الاثم فلا یظہر علی
غیبہ احدا قولہ لظی فی المعارج کلا انہا لظی وفی اللیل نارا تلظی قولہ شواظ یرسل
علیکما شواظ قولہ کظہم چہہ جا کقولہ والکاظمین الغیظ قولہ ظلما دوسو اسی ۲۸۰ جا
کقولہ تعہ فتکونا من الظالمین قولہ اغلظ تیرہ جا کقولہ تعہ غلیظ القلب قولہ ظلام
چہبیس جا کقولہ تعہ وترکہم فی ظلمات لا یبصرون قولہ ظفر کقولہ تعہ کل ذی اظفر
قولہ انتظر قولہ انتظر چودہ جا کقولہ تعالی قل انتظروا انا منتظرون قولہ ظمائین جا
کقولہ لا یصیبہم ظماء ولا تظماء فیہا یحسبہ الظمان ماء قولہ اظہر قولہ اظفر فی الفتح من
بعد ان اظفرکم قولہ ظنا ست ساٹہہ جا کقولہ تعالی الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم

Marfat.com

وظننتم ظن السوء قوله وعظ پچیس جا کقوله تعہ موعظ للمتقین فاعرض عنہم وعظہم اور جو کہ لفظ
غظ بالظا ساتھہ لفظ عضین الذین جعلوا القران عضین بالضاد کی ایسی مشابہت سخت
رکہتا ہے کہ بادی الرای مین توہم ہوتا ہے کہ یہہ بہی اوسے غظ بالظا کی مشتقات
سی ہے تو دفع کیا توہم مذکور کو بقولہ سوی عضین قولہ ظل بمعنے دام او صار نوحا کقولہ
تعہ وجہہ مسودا فی النحل والزخرف فانظر الی الہک الذی ظلت علیہ عاکفا فظلوا من
بعدہ یکفرون فی الروم فظلوا فیہ یعرجون فی الحجر فظلت اعناقہم فنظل لہا عاکفین فی
الشعرا فیظللنا رواکد علی ظہرہ فی الشوری فظلتم تفکہون فی الواقعۃ قولہ محظورا مع المحتظر
بمعنی المنع کقولہ تعہ وکان عطاء ربک محظورا فی بنی اسرائیل وکہشم المحتظر فی القمر
قولہ فظا کقولہ تعہ لو کنت فظا قولہ النظر تراسی جا قولہ تعہ وانتم تنظرون مگر جو کہ تین
لفظ ایک نضرۃ النعیم ویل للمطففین مین دوسرا ولقاہم نضرۃ وسرورا ہل اتی مین تیسرا
ناضرۃ اولی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ قیامہ مین بالضاد ہین انکی مشابہت ساتھہ
مشتقات نظر بالظا کی ایسی سخت ہے کہ بادی الرای مین توہم ہوتا ہے کہ یہہ بہی اوسے
نظر بالظا کی مشتقات سی ہین تو دفع کیا امام مذکور نی توہم مسطور کو بقولہ الا بویل ہل اولی
ناضرۃ کی قولہ والغیظ گیارہ جا جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے شرح جزریہ مین فوقع من
فی القرآن احد عشر موضعا اولہا فی آل عمران عضوا علیکم الانامل من الغیظ ویشبہ ہذا اللفظ
فی المبنی لکنہ یغایرہ فی المعنی حرفان احدہما فی سورۃ ہود وغیض الماء وثانیہما فی سورۃ الرعد
وما تغیض الارحام وتزداد فکلاہما بالضاد وانتہی کلامہ یعنی لفظ غیض وتغیض کو ساتھہ تعا

Marfat.com

لفظ خیط بالظا رسے کے ایسی مشابہت سخت ہی کہ بادی الرای مین توہم ہوتا ہی کہ یہہ دونو
بہی اوسی کی مشتقات سی ہین تو دفع کیا امام نی توہم مذکور کو الا العدد وہود قاصرہ کی قولہ
والخطسات جا کقولہ تعریید اللہ ان لا یجعل لہم خطا فی الآخرہ مگر جو کہ تین لفظ ایک ولا یخص
علی طعام المسکین الحاقہ تین دوسرا ولا یحضون علی طعام المسکین والفجر تین تیسرا ولا یحض
علی طعام المسکین ماعون تین کہ باعتبار ہین ساتھہ خط بالظا کی ایسی مشابہت سخت
رکہتی ہین کہ بادی الرای مین اشتباہ ہوتا کہ یہہ بہی اوسی خط بالظا کے مشتقات سے
ہین تو دفع کیا اشتباہ مذکور کو امام نی بقولہ الا الحض علے الطعام کے جیسا لکہا اسکی شرح مین
ملا علی قاری نے وہاب الخط بمعنی النصیب متبعۃ الفاظ الہانی آل عمران یرید اللہ ان لا
یجعل لہم خطا فی الاخرہ ویشبہہ فی المبنی ویخالفہ فی المعنی ثلثہ احرف لا رابع لہا الاول فی
قولہ تعہ ولا یحض علی طعام المسکین الحاقہ والثانی فی قولہ تعہ ولا یحضون علی طعام المسکین
الفجر الخ انتہی کلامہ اور اسیطرح تفصیل ماسبق کے شرح مذکور وغیرہ مین مسطور ہے
پس خلاصہ تعداد اصول موقع ظا کی قرآن شریف مین یہہ اوسن تیس کلمہ ہین سوال مقصود
انتیاز ضاد کی ہے ظا سی جیسا کہ ظاہر ہوا ہے والضاد باستبطالہ ومخرج منیر من الظاء قول
امام سی پس تعداد اصول ضاد کی چاہئی تہی نہ ظا کی جواب اصول کلمات ظا کی اقل ہین اصول
ضاد سی اور اقل اقرب ہے طرف ضبط مراد کے جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نی وہی لتقوۃ وعشرون
ظاء من الکلمات الواردۃ فی القرآن وانما ضبط الظا لکونہا اقل من الضاد فہو اقرب الی ضبط المراد
انتہی کلامہ دوسرے یہہ کہ بہت لوگون نی ضاد اور ظا مین خلط کر دیا ہی پس واسطی بجانے

Marfat.com

ضاد کی اوس ظا سی ظا ہے کو ذکر کیا کہ وہ محترز عنہ ہی خصوصاً جس مقام مین یہہ
دونو متلاقی ہون وہان پر بیان ہر ایک کا دوسرے سی لازم ہی جیسا کہ انقض ظہرک
وبعض الظالم سوال جیسا کہ اونہون نی ضاد کو ساتہہ ظا کے خلط کیا ہی ایسا ہے بہتون نے
اوسکو ساتہہ ذال وزای معجمتین کے اور بہتون نی اوسکو ساتہہ دال اور طا مہملتین کے
اور بہتون نی اوسکو ساتہہ لام کی خلط اور بدل کیا ہے جیسا کہ معلوم ہوا نشر سے او
لکہا امام مذکور نے تمہید مین واعلم ان ہذا الحرف لیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ
والناس یتفاوتون فی النطق بہ فمنہم من یجعلہا ظاء لانہ یشارک الظاء فی صفاتہا کلہا ویزید علیہا
بالاستطالۃ فلولا الاستطالۃ واختلاف المخرجین لکانت ظاء وہم اکثر النتامیین وبعض اہل الشرق
وہذا لا یجوز فی کلام اللہ تعالی لمخالفۃ المعنی الذی اراد اللہ تعہ اذ لو قلنا الظالین بالظاء لکان
معناہ الدائمین وہذا خلاف مراد اللہ تعہ وہو مبطل للصلوۃ لان الضلال بالضاد ضد
الہدی کقولہ تعہ ضل من تدعون الا ایاہ والظلال ونحوہ بالظاء ہو الدوام کقولہ تعہ
ظل وجہہ مسودا او مشبہہ فمثال الذی یجعل الضاد ظا فی ہذا وشبہہ کالذی یبدل السین
صادا فی نحو قولہ تعہ واسروا النجوی واصروا واستکبروا فالاول من الاسرار والثانی من الاصرار
وحکی ابن جنی فی کتابہ التنبیہ وغیرہ ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم
وہذا قریب وفیہ توسع للعامۃ ومنہم من لا یوصلہا الی مخرجہا بل یخرجہا مخروجۃ بالطاء المہملۃ
لا یقدرون علی غیر ذلک وہم اکثر المصریین وبعض اہل العرب ومنہم من یخرجہا لاما مفتحۃ
وہم الربایع ومن ضاہاہم انتہی کلامہ پس وقت ملاقی ہونی ضاد کے طاء مہملہ وغیرہ کو

بیان لازم ہے جیسا کہ لکہا اوسے مقدمہ جزریہ مین واضطر مع وعظمت مع افضتم اور جب
یہہ حال ہے تو تخصیص تفصیل جمیع سوا ذظا معجمہ کے کیا وجہ ہی جواب بسبب شدت مقاربت
مخرج اور مشابہت سخت کی ضاد اور ظا مین فصل اور تمیز ضاد کی نفس الامر مین ظا سی
ایسی مشکل ہے کہ اور کسی حروف سی نہین تو امر کیا ناظم نے ساتہہ تمیز ضاد کی ظا سی سے
جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے اس بیت کی شرح مین ؛ والضاد باستطالة ومخرج ؛ میز من الظا
وکلہا تحی ؛ وقد انفردا الضاد بالاستطالة حتی تتصل بمخرج اللام لما فیہ من قوة الجہر والاطباق
والاستعلاء ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ والسنة الناس فیہ مختلفة فمنہم من یخرجہ
طاء ومنہم من یخرجہ دالا مہملة او معجمة ومنہم من یخرجہ طاء مہملة کالمصریین ومنہم من یسمیہ ذالا
ومنہم من یشیر بہا بالظاء المعجمة لکن لما کان تمیزہ عن الظاء مشکلا بالنسبة الی غیرہ امر الناظم
بتمیزہ عنہ نطقا ثم بین ما جاء فی القران بالظاء لفظا انتہی کلامہ یعنی ضاد اور ظا مین بجہت
اشکال تمیز بسبب شدت مقاربت اور مشابہت کی ضاد کو ساتہہ ظا معجمہ کے نفس الامر ایسا
اشتباہ ہے ایسا ساتہہ کسی حرف طا مہملہ وغیرہ کی نہین ہے جیسا کہ لکہا ملا علی قاری نے
اس بیت کی شرح ؛ واضطر مع وعظمت مع افضتم ؛ ای بیان الظا والضاد لازم اذا وقعا
قبل طاء او تاء خوفا من ادغامہما حیث لا یجوز لاختلاف مخارجہما واما قول الزکریا ویلزم
بیان الضاد من الطاء فی قولہ فمن اضطر مع بیان الظاء من التاء الی آخرہ لیس فی محلہ اذ لا اشتباہ
بین الضاد والطاء المہملة ولا بین ظاء المثالة والتاء الفوقانیة حتی یسلک ما سبق من التمیز
والبیان بین الضاد والظاء المعجمتین وقد اصاب الشیخ خالد حیث قال ہہنا رجع الناظم

Marfat.com

الی ماکان بعد۔ ورمن الاحکام المتعلقۃ بالتجوید انتہی کلامہ اور جب امر ایسا ہی تو ضبط کیا
ناظم سے خاص جمیع اصول ظاء مجمہ کو کہ وہ متشبہ قدیم ہی یعنی ضاد اور ظاء مین اشتباہ قدیم سے
ہی یہانتک کہ بعض قدماء عرب کے نزدیک انمین کچھہ فرق نہین جیساکہ معلوم ہوا ان من العرب
من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم عبارت تمہید سی اور لکھا حاشیہ بیضاوی مطبوعہ شاہ
جہان آبادی جو باعث بیان مخرج ضاد اور ظاء مین اشارہ ہی انکی دو حرف ہونی۔ پہ اور باعث اس اشارہ
کا یہہ ہی کہ زمانہ سابق مین اکثر لوگ خصوصًا اہل عجم ضاد اور ظاء کو ایک حرف جانتے تھے ان
دونو مین کچھہ فرق نہین جانتی تھے جیساکہ لکھا محشی نے اسکی حاشیہ مین والباعث علی ہذہ الاشارۃ
ان اکثر الناس خصوصًا العجم کانوا فی الزمان الاول لا یعلمون الفرق بینہما لقلۃ انتشار العلوم
وعدم تدوین الکتب فی ہذا الفن فنبہ لہذا علی ان لا یتوہم القراتین واحدۃ انتہی کلامہ
پس جب ضاد اور ظاء مین تمیز سخت و دشوار و اشتباہ قدیم ہے تو یا رضا کی ظا پر سنی سے
نماز فاسد نہین ہوتی اگرچہ معنی متغیر ہو جا یعنی قیاس یہہ ہے کہ اگر یا را یک حرف کے دوسرا حرف
ظا پر سنی سے معنی متغیر ہو جا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے جیساکہ قول ہی عامہ فقہا کا کہ ضاد اور
ظاء مین بسبب شدت مقاربت و مشابہت اور اشتباہ قدیم کے فصل و تمیز مشکل و دشوار ہے

Marfat.com

موجب حرج کا حق عامہ میں خصوصًا حق اہل عجم میں اور اللہ تعالٰی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا
الا وسعہا و ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور ابو داؤد میں انس رضی سی ہے ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قومًا شددوا علی
انفسہم فشدد اللہ علیہم الحدیث پس وا سطی فرورت دفع حرج کی استحسان و مختار بدل فساد اور ظاہین
باوجود تغیر معنی کی فساد صلوٰۃ ہی جیسا کہ لکہا فتاوی تاتارخانی میں و فی الخانیۃ لو قرار الظالمین
بالظلم کان الفساد او بالاذال لا تفسد صلوٰتہ و لو قرار الوالین تفسد ادبالفساد کان الظلم
فالقیاس ان تفسد صلوٰتہ و ہو قول عامۃ المشایخ و استحسن بعض مشایخنا و قالوا بعدم الفساد
للضرورۃ فی حق العامۃ خصوصًا العجم و ہذا فی الحروف المتقاربۃ فی المخرج انتہی کلامہ پس اسیوا سطی
تعقب کیا امام محمد بن جزی نے فی ہذا خلاف مراد اسدقہ و ہو مبطل للصلوٰۃ کا ساتہہ نقل روایت
امام ابن حبی کی ان من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم و ہذا قریب فیہ توسع للعامۃ
انتہی یعنے اسمین اشارہ ہی طرف عدم تسلیم قول بابطال صلوٰۃ کی والاصحیح نہیں ہوتا قول اوسکا
و ہذا قریب و فیہ توسع للعامۃ جیسا کہ تعاقب کیا ملا علی قاری نی شرح جزریہ میں اقوال قوم
بابطال صلوٰۃ کو بقولہ اقول و فیہ خلاف الذیل فی ہذا المعنی و خلاصۃ المرام ما ذکرہ ابن الہمام من ان
الفصل ان کان بلا مشقۃ کالطاء مع الضاد فقرار کالطالحات مکان صالحات تفسد و ان کان
بمشقۃ کالطاء مع الضاد و الصاد مع السین و الطاء مع التاء قیل تفسد و قال اکثرہم لا تفسد انتہی کلامہ
اور اسیطرح در مختار وغیرہ میں ہی اور لکہا فتاوی عالمگیری میں قال اکثرہم لا تفسد صلوٰتہ ہکذا فی
فتاوی قاضیخان و اکثیر من المشایخ افتوا بہ انتہی کلامہ بخلاف اوس دو اذ نطعیہ و قلقلہ شدیدہ

Marfat.com

غیر منفوخہ وغیرہ کی کہ جسکو تم اوسکے قرار اکثر دیار و امصار و حرمین شریفین کی بجای ضاد حافیہ صریحہ
مستطلہ ساکنہ رخوہ منفوخہ وغیرہ کی پڑہتی ہو بیشک وہ دال مہملہ ہی جیسا کہ واضح ہی سابق مین
وہ مفسد صلوۃ ہی عند الکل وقت تغیر معنی کے کیونکہ فصل و تمیز ضاد معجمہ اوسکے اوس دوادیعنی دال مہملہ
مین بلا مشقت ہی سہل و آسان مثل فصل صاد مہموسہ رخوہ ساکنہ صفیریہ اور طاء مجہورہ شدیدہ قلقلہ
غیر صفیریہ کی اور جو بعضی حرفین مین فصل بلا مشقت ہی اگر اونمین سی ایک کو بجای دوسری کے
پڑہی اور معنی متغیر ہوجاے تو نماز فاسد ہوجاتی ہی عند الکل جیسا کہ لکہا فتاوی عالمگیری مین وان
غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقد الطالحات مکان الصالحات
تفسد صلوتہ عند الکل انتہی کلامہ اور اسیطرح فتاوی قاضیخان وغیرہ مین ہی اور دوسری جو شخص
بیشک
مقاربت و مشابہت ضاد کا ظاہری انکار کرتا ہی اور اوس کو بصوت دال مہملہ وغیرہ پڑہتا ہی تو
وہ انکار کرتا ہی صدہا الفاظ اور کلمات قرآنیہ کا اور داخل کرتا ہی وہ اونکی عوض مین صدہا الفاظ غیر قرآنیہ کو
قرأت قرآن شریف مین اور زعم کرتا ہی وہ اونکو الفاظ و کلمات قرآنیہ نعوذ باللہ سنہا شلا جس شخص نے
سے
انکار کیا مقاربت و مشابہت ضل من یدعون کا ظل وجہہ سی و لا یحض علی طعام المسکین کا خط بالظا
و غیض الماء کا غیط بالظا سی اور وجوہ یومئذ ناضرۃ کا ناظرۃ بالظا سی اور نضرۃ النعیم کا نظرۃ بالظا
سی اور تلفظ کیا اونی الفاظ مذکورہ کو بصوت دال من یدعون ولا یحد علی طعام المسکین و غید الماء
و ناظرۃ نذرۃ النعیم بتفخیم دال تو بیشک اوس نی انکار کیا الفاظ اور کلمات قرآنیہ مذکورہ کا اور شمار کیا
سے
اوسنی الفاظ اور کلمات غیر قرآنیہ کو قرآن شریف سی کیون کہ لفظ اوس صوت کو کہتی ہین جو اعتماد پاکر
ہی مخارج پر ایک حرف سی ہو یا زیادہ سی پس تغیر صوت کو تغیر لفظ لازم ہے اور حقیقت مین

Marfat.com

قرآن نام اون الفاظ اور کلمات کا ہی جو مقرر ہوتی ہین زبانونعباد پر کلام اللہ تعالے
سے معہ اون کے معنی کے نہ فقط خط وکتابت کا جیساکہ لکھا علامہ سعد الدین نی تلویح
بین والقرآن فی اللغۃ مصدر بمعنی القراۃ غلب فی العرف العام علی المجموع المعین من
کلام اللہ تعالے المقروء علی السنۃ العباد انتہی کلامہ اور اوسی تلویح مین ہے لان الکتابۃ
والنقل لیسا من اللوازم لتحقق القرآن بدونہما فی زمن النبی صلعم انتہی کلامہ اور اوسے
تلویح مین ہے بخلاف من اخذ یلحق بالمصحف آیات مثل ان بکیت فی اول کل سورۃ الحمد للہ
رب العالمین فانہ یعذر زید یقا اور مجہونا انتہی کلامہ واللہ اعلم بالصواب والیہ مرجع والمآب فقط

تمت بالخیر

شکر صد ہزار شکر بدرگاہ کارساز کہ موسوم بمیزان حروف
المہجا فی مشابہۃ الضاد والظا بحسن سعی تمام وتصحیح
مالا کلام در مطبع بدر الدجی باہتمام خواجہ
قمر الدین خانصاحب الطباع یافت
بتاریخ یکم رمضان المبارک
سنہ ۱۲۸۷ ہجری
نبوی
فقط
مہم

Marfat.com

اشتہار واجب الاظہار

کافہ اہل اسلام خرد و بزرگ ادنی و اعلی جاہل و عالم امت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم ہووے کہ ۱۲۸۲ھ ہجری مین ایک سید علوی صاحب باشندہ مراوہ واقعہ ملک عرب نے اپنے مریدون اور بچون کے وظیفہ کے لئے کلمہ شہادت اور اسکی معنی زبان اردو اور سندہی مین معرفت عبد الشکور کاروانی کی چھپوا کر بمبئی مین تقسیم کیا اور ثواب عظیم اخروی لیا جسوقت خیر الدین واعظی نے مسجد کو اسکے چھپانیکی خبر ہوئی تب ایک کلمہ مطبوع اپنے پاس منگوا کر پڑہکر بر سر منبر اسکے چھاپنے چھپانے پڑھنے والیکو وہابی کافر فرمایا اور بقدر شور و ہنگامہ مچایا کہ کئی مہینے تک تمام بمبئی سر پر اٹھایا تینون شخصون کی عورتون کے حق مین فتوی طلاق دیا اور انکو بہت ہی رسوا کیا اسلئے سید علوی موصوف اور حاجی محمد حسین سندہی شیخ ہند مشہور ان دونون نے مکہ معظمہ کے چارون مذہب کے مفتیون سے اس مقدمہ مین سوال کیا انھون نے جو فتوی جوابی خیر الدین کے حق مین دیا اور وہ فتوی چھپ گیا تھا اور اس فتویکا اشارہ ہمنے پہلے اشتہار مین کیا تہا سو اب وہ اصل کلمہ شہادت سید موصوف کا چھپایا ہوا اور چارون مفتیون مکہ معظمہ کا وہ فتوی اور (معہ ترجمہ اردو) یہ سوال چھپوا کر جاری کئے جاتے ہین سب بھائی مسلمان شہر بمبئی کو چاہیے کہ انکو لیکر نظر انصاف سے اسکی عبارت اور معنی مین بخوبی غور کرین تاکہ خیر الدین واعظی کا مومن اور عاشق رسول اللہ ہونا ظاہر ہووے اور یہہ فتنہ بیدار اور شعلہ شرر بار ہمت اور غیرت دینی سے رئیسون و بیدار بمبئی کے گل ہووے اور سوئے ہر حامی دین اور مددگار حق المبین کو اجر عظیم حاصل ہو آی بھائیو دیندارو کوشش کرنا خدا کے واسطے تمام مسلمانو پر ضرور ہے اور کنارہ کرنا دین کی بات سے شرط عقل سے دور ہے اسلئے کہ اگر مسلمان بھائی اس کار دین مین کوشش نہ کرین تو ضرور بے علمون کا عقیدہ واعظی صاحب کے بہکانے سے

Marfat.com

بگڑ جائیگا اور ہر بے علم اندھیری گمراہی مین ٹکرین کھائیگا کقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل مطلب اس آیت کا یہہ ہی کہ ای مسلمانو مدد کرو تم نیک کام کی۔ آگے اختیار ہی ہمکو خبر کرنا خدکے اوسطے چارنا چاہیے

النقل مطابق الاصل

یا اللہ	یا محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

فاعلم انہ اول ما یجب علی الانسان الناطق النطق بالشہادتین

پس بوجھ تو کہ ہر آئینہ وہ جو واجب ہے اوپر انسان بولنے والے کے بولنا شہادت دو کی

مع التصدیق وان یعلم معناہا وہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و

ساتھ سچانے دل کے اور بوجھے معنے اسکے اور وہ یہہ ہی کہ شاہدی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود ہے لائق عبادت کے

اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ومعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ + اعلم

شاہدی دیتا ہون نہین کہ حضرت محمد بندے اسکے اور بھیجے اسکے ہین اور معنے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود لائق عبادت کے

واعتقد بنفسی وابین لغیری ان لا معبود بحق فی الوجود الا اللہ + و

اور اعتقاد رکھتا ہون مین ساتھ نفس اپنے کے اور بیان کرتا ہون مین اسطے دوسرون کے کہ نہین کوئی معبود بیچ وجود کے مگر اللہ تعالیٰ اور

انہ الغنی عما سواہ المفتقر الیہ کل ما عداہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا

تحقیق اللہ تعالیٰ بے پرواہی غیر اپنے سے محتاج ہی ہر کوئی اسکا وہ جو سوا اسکے ہی اور نہ رکھتا ہی عورت اور نہ فرزند

ولا یماثل فی ذاتہ وصفاتہ وافعالہ احدا متصف بکل کمال منزہ

اور نہین مثل رکھتا درمیان ذات اپنی اور صفات اپنی اور افعال اپنے کے کوئی ایک صفت کیا گیا ہی ساتھ ہر کمال کے پاک ہے

عن

Marfat.com

عَنْ كُلِّ نَقْصٍ وَّمَا خَطَرَ بِالْبَالِ ۞ وَمَعْنٰى اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

ہر نقصان اور ہر عیب سے اور جو خطر ساتھ دل کے ہو اور معنے و اشہد ان محمدا رسول اللہ کی یون ہی کہ محمد بھیجا

اللّٰهِ ۞ اَعْلَمُ وَاَعْتَقِدُ بِنَفْسِیْ وَاُبَیِّنُ لِغَیْرِیْ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ بْنَ

اللہ کا ہی بوجھتا ہون مین اور یقین لاتا ہون مین ساتھ ذات اپنی کے اور بیان کرتا ہون مین واسطے دوسرون کے کہ تحقیق سردار ہمارے محمد

عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ اَكْمَلُ النَّاسِ خَلْقًا

فرزند عبد اللہ کے بندے خدا کے اور بھیجے ہوئے اسکے ہین طرف تمام مخلوقات کے کامل ہی آدمیون مین کامل بصورت مین

وَّخُلُقًا وُلِدَ بِمَكَّةَ وَبُعِثَ بِهَا وَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَدُفِنَ بِهَا

اور کامل ہی سیرت مین اور پیدا ہوئے مکے شریف مین اور نبی ہوئے مکہ مین اور ہجرت کی طرف مدینہ منورہ کے اور مدفون ہوئے اسمین

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

درود بھیجے اللہ تعالے اوپر اسکے اور اوپر آل اسکے اور اوپر تمام اصحاب اسکے اور سلامتی کرے سلامتی کرنی بہت

نقل استفتاء سنخطے علماء مکہ معظمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ماقول سادتنا العلماء المعظمين المفتين ببلد الله الامين فى رجل من السادة العلويين ومن اهل العلم المكرمين كتب كلمتى الشهادة واوضح من معناها ما اراده وقصد بذلك تعليم العوام وتقريب المعنى للافهام وطبعها فى اوراق وشهرها فى الآفاق وصورة ماحرره ولفظ ما سطره **هذا** وصلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه اجمعين **فاعلم** انه اول ما يجب على الانسان الناطق النطق بالشهادتين مع التصديق وان يعلم معناها وهى اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ومعنى اشهد ان لا اله الا الله اعلم واعتقد بنفسى وابين لغيرى ان لا معبود بحق فى الوجود الا الله وانه الغنى عما سواه المفتقر اليه كل ما عداه لم يتخذ صاحبة ولا ولدا

Marfat.com

ولا یماثل فی ذاته وصفاته وافعاله احدًا متصف بکل کمال منزّه عن کل
نقص وزوال وماخطر بالبال ومعنی اشهد انّ محمّدا رسول الله اعلم واعتقد
بنفسی وابیّن لغیری انّ سیّدنا محمد بن عبد اللهِ عبدُ الله ورسولُه الی کافّة الخلق
اکمل النّاس خَلقا وخُلقا وُلد بمکة وبُعث بها وهاجر الی المدینة ودفن بها
صلّی الله علیه وعلی آله وصحبه وسلّم تسلیمًا کثیرًا فقام بعض اهل الدیار الهند
منهم مولوی خیر الدّین واظهروا علیه العصبیة وحکموه بکفره وغیروا من امره
وحکموا علی زوجته بالطّلاق وعلی مَن قرأها بالکفر والنّفاق واوقعوا فی هذا
الشقاق وسلبوا عنه وصف الوفاق فهل کلامهم مردود وقولهم لایقبل وحقه
الجحود وکلام السیّد العلوی مقبول ولایقابل بانکار بل یتلقّی بالقبول وهل
یلزم اعتقاد المعنی المذکور للفظ المحرر المسطور وما حکم من کفر المسلمین واذی
سیّدا من اهل بیت سیّد المرسلین افیدوا الجواب بالتفصیل والاطناب لانّ
حصل امر عظیم وافتتان جسیم وبجوابکم یختم وبکلامکم یختم +

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء کرام وفقہائے عظام بلدہ بیت الحرام کے اس باب مین کہ ایک شخص سید
بزرگوار واہل علم عالی وقار نے کلمہ شہادت کی معنی بنظر فائدہ عام مفصّل چھپوا کر مشہور کیا
چنانچہ اس عبارت کا حاصل معنی یہہ ہی کہ اوّل انسان پر واجب ہے کہ تصدیق دل سے کہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین جانتا ہون اور
اعتقاد کرتا ہون اپنے جی سے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور وہ کسیکا محتاج نہین سب
اسکے محتاج ہین اور نہ اُسے جورو ہی نہ فرزند اور نہین اُسکے جیسا ذات وصفات مین کوئی
موصوف ہے باوصاف کمال اور پاک ہے ازہر نقص وزوال اور جانتا ہون مین کہ سیّدنا محمدؐ
رسول اللہؐ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہین سب خلقت کیطرف پیدا ہوئے مکہ معظمہ مین اور

مبعوث

Marfat.com

مبعوث بھی وہین ہوئے اور ہجرت کی مدینہ منورہ کیطرف اور مدفون بھی وہین ہوئے صلوٰۃ وسلام انپر اور انکی آل واصحاب پر سو بعضے ہندی اُنمین سے مولوی خیرالدین نے از راہ تعصب کے انکو کافر کہا اور انکی بی بی پر طلاق کا حکم کیا اور اُسکے پڑھنے والونکو بھی کافر منافق کہا پس آیا کلام اِن غلو کرنیوالونکا مردود اور عبارت اس سیّد بزرگ کی مقبول ہی یا نہین اور مسلمانونکو کافر کہنے اور سیّد کو ایذا دینے کی کیا سزا ہے +

الجواب

الحمد للہ رب العالمین ربّ زدنی علماً نسئلک اللّٰھم ھدایۃ للصواب وارشاداً الصحیح الجواب وتباعداً عن طرق الخلل ومداحض الزلل ما اجاب بہ السیّد الجلیل والکھف النّبیل ھو الحق الصّریح والنّص الفصیح واعلم انّ قولہ انہ اوّل ما یجب علی الانسان النّاطق النّطق الخ کلامٌ لا اعتراض علیہ فیہ انہ لا یکون الاعتراض فی ذلک الا من جوھل سفیہ لانّ کثیراما تقع الاوّلیّۃ نسبیہ من غیر تردّد فی ذلک ولا مِریّۃ واما تفسیرہ کلمتی الشّھادتین بکل ما سطر فھو حق بلامین وما فسّر بہ الشھادۃ ھو المطابق لما ذکرہ العلماء الاعلام فی مبحث علم الکلام وقولہ اعلم واعتقد ان لا معبود الخ ھو المعنی المطابق لھا وقولہ انہ الغنی عمّا سواہ ھو الموافق لمعناہ الالتزامی قال المولانا السّیّد الصّاوی فی حواشیہ علی جوھرۃ اللقانی فمعنی لا الٰہ الّا اللہ المطابقی لا معبود بحقّ الّا اللہ ومعناھا الالتزامی المستغنی عن کلّ ما سواہ المفتقر الیہ کل ما عداہ الّا اللہ وقولہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا نطق بہ فصیح الکتاب الّذی من وصف انہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ قال تعالیٰ وھو اللّطیف الخبیر لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ شیئ وھو السّمیع البصیر یجب اتصافہ بکل کمال وتنزیھہ عن کل نقص وزوال وکل ما خط

Marfat.com

ببالك فالله بخلاف ذلك وكذا كل ما شرح به الشق الثانى لامرية فى حقيته
اذ اعتقاد نبوته العامة لكافة الخلق بشيرا ونذيرا واعتقاد نسبه الشريف
وانه ولد بمكة من الواجبات الاسلامية باجماع المسلمين واتفاق المتكلمين
وعلى كل فكل ما ذكره المجيب المذكور ضاعف الله له سوابغ الاجور هو الحق الذى
يعض عليه بالنواجذ ويعجز عن تقريره كل جويهل عاجز لعمرك ما يدرى ما مادحاها
ولا من اين مجراها ومرساها فما صدر عليه من التعصب والحكم بكفره وطلاق
زوجته فكله كلام باطل مردود وقول زور لا يقبل وحقه الجحود وكلام السيد
المذكور هو المقبول ولا يسوغ لموحد انكاره بل يجب عليه ان يتلقاه بالقبول و
حكم من كفر مسلما التعزير الشديد والحبس المديد اللائق به الزاجر له
ولامثاله عن اعتراف مثله وخصوصا التعرض لاهلبيت الرسول سلالة الزهراء
البتول فالواجب على حكام الانام وقضاة الاسلام ردع هذا الضال المضل و
المعاند المبطل الخارج عن جادة الصواب والحق الثابت بنص الكتاب بل منكر
ما ذكر من الاحكام هو الكافر الخارج عن محجة الاسلام اذ كما علمت لا اعتقاد سواه
ولا يتحلى المتحلى بوصف مغاير لمعناه فنسئل الله الهداية وتجنب طرق الغواية هو
الهادى للرشد وعليه اعتماد الجميع فى جميع الامور والله سبحانه تعالى اعلم
امر برقمه الراجى لطف ربه الخفى جمال بن عبد الله شيخ عمر الحنفى مفتى مكة المكرمة

حالا كان الله لهما	جواب مفتى حنفى حال مكه معظمه كا	حامدا مصليا مسلما

سید بزرگوار کا قول حق وصحیح ہی بجز نادان جاہل کے کسیکا اسپر اعتراض نہین تفسیر کلمہ شہادت
کی مطابق قول علمائے سلف کے اور تفاسیر خلف کے ہی اسکی مضامین کو دانتون سے پکڑا چاہیے
اسکے معترض جاہل کا مذہب ومشرب نہین معلوم کہ کیا ہی اسنے جو تعصب سے حکم کفر کا اور
اسکی بی بی پر طلاق کا کیا یہہ سب کلام اسکا مردود وباطل ہی اور کلام سید موصوف کا مقبول

Marfat.com

وحق ہی اور مسلمان کو کافر کہنے کی سزا تعزیر شدید اور قید مدید ہی اور جو ایذا دیا آل رسول و اولاد بتول کو سو حکّام وقت و قضاۃ مسلمین کو لازم ہی کہ ایسے گمراہ و باطل کو ڈانٹیں کیونکہ وہ معترض دایرہ اسلام سے خارج ہی صلّی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط امیدوار برحمت اکبر شیخ جمال بن عبد اللہ شیخ عمر حنفی مکہ معظمہ مفتی حال

هذه التحرير لمفتي الشافعية بمكة المشرفة

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه السالكين نهجه اما بعد اللهم اسئلك هداية للصواب قد اطلعت على هذا الجواب الذي اجاب به مولانا مفتي السادة الاحناف فوجدته هو الصواب الذي لا ميل فيه ولا انحراف بل هو المطابق لاهل السنة والجماعة ولمذاهب الائمة الاربعة اكمل اهل هذه الصناعة فالمعترض على السيد المذكور في تفسيره كلمتي الشهادة على ما هو اعلاه مسطور لا شك ان اعتراضه غير صحيح وفعله فعل قبيح يستحق عليه الزجر واشد النكل وان ينادى عليه بانه ارتكب في انكاره اشنع الضلال خصوصا في انكاره على من انتسب الى شفيع الخلايق في العقبى الداخل في عموم قوله تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فالسيد قد دعى الى الله بنشر معنى كلمتي التوحيد والمنكر عليه قد استحق التنكيل والعذاب الشديد والله يعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور ويجزي كلا بما يستحق في الدنيا ويوم النشور وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم امر برقمه المرتجي من ربه الغفران احمد بن السيد زيني دحلان

مفتي الشافعية بمكة	جواب مفتی شافعی مکہ معظمہ کا	المحمية لا زالت امنة رخية

جو جواب مولانا مفتی حنفی نے دیا جواب باصواب ہے مطابق ہی اہل سنت و جماعت کے اور موافق مذاہب ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے پس جسنے کلمہ شہادت کے معنی پر سید ممدوح پر

Marfat.com

اعتراض کیا غیر صحیح و بیجا ہی وہ اہل ضلال ہی اور لائق زجر و نکال وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امید وار بلطف یزدان احمد بن سید زینی دحلان مفتی شافعیہ بمکہ معظمہ

ھذہ التحریر لمفتی المالکیۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ربّ زدنی علما اللھم اھدنا الی ما فیہ الصواب واھلک کل معاند کذاب وارزقنا دوام محبۃ آل اھل البیت الھادین لسنۃ سید المرسلین نعم ما اجاب بہ السید الجلیل والحبر النبیل لا یشک فی صحتہ عاقل ولا یخالفہ الا مبتدع جاھل وما اجاب بہ مولانا مفتی الانام ومحقق الاحکام ھو الحق الصواب وبہ زال الاضطراب فعلی ولاۃ الامور زجر من خالف السید المذکور وصلی اللہ علی خاتم المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ امر برقمہ الراجی لطف ربّ البریۃ حسین بن ابراھیم مفتی المالکیہ ببلد اللہ المحمیہ حامدا مصلیا مسلما

جواب مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا

سید بزرگ کے قول مین کسی عاقل کو شک نہین اسکا مخالف بدعتی وجاہل ہی اور جو جواب دیا مولانا مفتی الانام نے باصواب ہے حاکمون پر لازم ہی کہ سید کے مخالف کو زجر و توبیخ کرین وصلی اللہ علی خاتم المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ امید وار الطاف ربّ البریۃ حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ مکہ معظمہ

ھذہ التحریر لمفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

الحمد للہ الموفق للصواب والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الناطق بالحکمۃ وفصل الخطاب وعلی کافۃ الآل والاتباع والاصحاب وبعد فان ما اجاب بہ شیخ الاسلام ومفتی بلد اللہ الحرام ادام اللہ النفع بعلومہ وقرن الصواب بمنطوقہ ومفھومہ وتبعہ علیہ لمفتیان العالمان

وتحریرہ

Marfat.com

یہ کتاب

آخر ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء مین تالیف ہوکر بنظر
غایت احترام و تعظیم بنام نامی و اسم گرامی حضور فیض
و کرم معمور ہنرمند و ہنرپرور عدل گستر قدردان شرفا
فیضرسان اعلےٰ و ادنےٰ فیاض زمان محتشم دوران سرآمد
رؤساے ہندوستان عالی جناب شوکت مآب
سریمنت مہاراجہ مادہوراو صاحب سندھیہ عالیجاہ بہادر جی سی ایس آئی
دام اقبالہٗ و ملکہٗ فرمان رواے ریاست گوالیار منسوب و معنون
ہوکر مشرف و ممتاز ہوئی

مولف

سرکار کا نمکخوار قدیمی تابعدار نورالدین احمد سررشتہ دار
محکمہ ڈاک دربار

عالیجاہ دربار پریس لشکر گوالیار

Marfat.com

سبب تالیف کتاب و عذر مولف بخدمت احباب

۲۲ر نومبر ۱۸۹۶ء کے دربار گزٹ مین اشتہار امتحان وکلا جاری ہوا اور صدر و مفصل کے اکثر اشخاص نے قانون یاد کرنیکا قصد کیا اور شرع و شاستر کے مطالب سے بھی واقفیت حاصل کرنیکی ضرورت پیش آئی اور اِس قسم کی کوئی کتاب جسمین ضروری مطالب مفصل طور پر اختصار کے ساتھ درج ہون نپائے تو بخیال آسانی و رفع دقت ارباب قانون پیشہ بایسائے شریف و اشارہ لطیف جناب فیضمآب صاحب الجود والافضال مرجع اہل کمال پنڈت شیوچرن نضا پوشماسٹر جنرل دربار اِس خاکسار ہیچمدان نے یہ کتاب مختصر اور مفصل تالیف کی اور ہنگام تسوید ان اوراق کے فرائض شریفی اور ہدایہ۔ اور درالمختار اور طحطاوی اور فتاوای عالمگیری اور بعض شروح کنزالدقایق وغیرہ چند کتب معتبرہ پیش نظر تھین مطالب ضروری درج کیے گئے اور مسائل غیرضروری قلم انداز کیے گئے۔ اور ایک رسالہ دہرم شاستر مین بایما و امداد جناب ممدوح مرتب کیا گیا کہ وہ بھی عنقریب شایع ہوتا ہی۔ چونکہ تالیف اِس کتاب کی عجلت کے ساتھ ہوئی ہی اور میری کم استعدادی کا حال بھی سب پر ظاہر ہے عجب نہین کہ کوئی غلطی رہگئی ہو ناظرین عیب پوشی کو کام مین لائین۔

آخر مین شکریہ نوازش اور سپاس الطاف جناب کرمت مآب پنڈت مانچرن صاحب مہتمم مطبع عالیجاہ بجا لانا بھی ضرور ہے جنھون نے بکمال بندہ نوازی اہتمام خاص سے اِس کتاب کو چھپوایا اور اِس نیازمند قدیم کو مرہون منت فرمایا۔

Marfat.com

کتاب

شرع محمدی

جسکو

مولوی نورالدین احمد سابق داروغہ محکمہ ڈاک دربار

نے

کتب معتبرہ درالمختار و فرائض شریفی و فتاوی عالمگیری سے

بغرض فائدہ خاص و عام و نفع جملہ ملازمان و حکام

تالیف کیا

شکر گوالیار

مطبع عالیجاہ مین بحسن اہتمام پنڈت امانچرن مہتمم مطبع

طبع ہوئی

طبع اول ۵۰۰ جلد

حق تالیف محفوظ ہے

Marfat.com

سبحان الذی لا یموت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ من الازل الی الابد

باب اول فرائض مین

فرائض اُن قواعد کا نام ہے جنکے ذریعہ سے میت کے ترکہ کی تقسیم شرعی طور پر ہو سکے موضوع اس علم کا ترکہ میت ہے غرض اس علم سے یہ ہی کہ تقسیم ترکہ مین غلطی نہ واقع ہو

فصل اول فوایدِ ضروری مین

فایدہ ترکہ سے چار حق متعلق ہین۔ اوّل حق تجہیز و تکفین کا یعنی سب سے پہلے مال متروکہ میت سے میت کی تجہیز و تکفین بغیر بخل و اسراف کے کرنا۔ (تجہیز و تکفین کا اندازہ شرعی کتب فقہ مین مفصل مرقوم ہی۔) دوسرا حق قرضہ کا ادا کرنا۔ مگر خیال رہے کہ قرض

Marfat.com

عین ہی تو وہ تجہیز و تکفین پر بھی مقدم ہی مثلاً اگر کوئی شی منقولہ یا غیر منقولہ خرید کی ہے
اُسکی قیمت ادا ہونا باقی ہی یا کوئی شی متروکہ رہن ہی اُس کا روپیہ دینا ہی تو ایسی صورت مین
اول قرضہ کا ادا کرنا چاہیے ورنہ بعد تجہیز و تکفین کے دینا چاہیے تیسرا حق وصیت کا۔ یعنی
اگر میت نے متعلق متروکہ کے کچھ وصیت کی ہی تو اُس کا اجرا مناسب ہی لیکن وارث کے حق مین
وصیت بلا رضامندی دیگر ورثا کے جاری نہ ہوگی اور نیز ایک ثلث متروکہ سے زاید وصیت نہین
ہوسکتی۔ چوتھا حق ورثا مین تقسیم ہونا یعنی جو مال ادا ے قرضہ و تجہیز و تکفین و اجرا ے
وصیت سے باقی رہے اُسکو ورثا مین تقسیم کرنا۔

فایدہ۔ ورثا تین قسم کے ہین۔ پہلے حصہ معین کے پانے والے جنکو ذوی الفروض
کہتے ہین یعنی اُنکے حصہ قرآن شریف مین مرقوم ہین۔ اور یہ بارہ اشخص ہین۔ چار مرد۔ باپ
دادا۔ اخیافی بھائی۔ شوہر۔ آٹھ عورتین۔ بیٹی۔ پوتی۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن۔ اخیافی بہن
ماں۔ دادی۔ زوجہ۔ اِنمین دس نسبی حصہ دار ہین اور دو سببی یعنی شوہر و زوجہ
بسبب نکاح کے حصہ دار ٹھہرے۔ اخیافی وہ بہن بھائی جنکی سب کی ماں ایک ہو
اور باپ علحدہ اور علاتی وہ جنکی مائین علحدہ ہون اور سب کا باپ ایک۔ دوسری
قسم کے وارث غیر معین حصہ پانیوالے جنکو عصبہ کہتے ہین یہ وہ اشخاص ہین جو
ذوی الفروض کے حصہ لینے کے بعد باقیماندہ متروکہ لیتے ہین یہ وارث بھی دو قسم کے
ہوتے ہین نسبی اور سببی عصبہ نسبی تین قسم کے ہوتے ہین عصبہ نفسہ یعنی خاص
اپنے استحقاق سے ورثہ پاتے ہین۔ عصبہ لغیرہ یعنی دوسرے کے استحقاق کے ذریعہ سے
ورثہ پاتے ہین عصبہ مع غیرہ جو اپنے استحقاق اور دوسرے کے استحقاق کے ذریعہ سے
ورثہ پاتے ہین عصبہ نفسہ مین اول درجہ میت کے جزو کا ہی یعنی بیٹا۔ پوتا (نیچے تک)

Marfat.com

باقیماندہ ترکہ کا وارث ہے۔ دوسرا درجہ میت کی اصل کا ہے یعنی باپ دادا (اوپر تک)
تیسرا نمبر میت کے باپ کے جزو کا ہے یعنی بہائی (حقیقی ہو یا علاتی) بھتیجا۔ چوتھا نمبر میت
دادا کے جزو کا ہے یعنی چچا (حقیقی ہو یا علاتی) چچازاد بھائی۔ یہہ لوگ بترتیب استحقاق
رکھتے ہین ہر درجہ مقدم کا مستحق درجہ موخر کے حقدار پر ترجیح رکھتا ہے خواہ یہہ کتنا ہی
پاس کا اور وہ کتنا ہی دور کا ہو۔ عصبہ لغیرہ مین بیٹی۔ پوتی حقیقی بہن۔ علاتی بہن ہین بہ
اشخاص ورثاے ذوی الفروض مین سے ہین مگر انکے بھائی بھی ہوگا (یعنی
میت کے بیٹا۔ پوتا حقیقی یا علاتی بھائی ہوگا) تو عصبہ ہو جاتی ہین۔ عصبہ مع غیرہ ہین
بہنین ہین جو ذوی الفروض مین سے ہین مگر جب میت کے بیٹی۔ پوتی بھی ہو تو بہنین
عصبہ مع غیرہ ہو جاتی ہین یعنی اپنے حصہ مقررہ کے لینے کے بعد باقیماندہ مال عصبہ ہو
لیتی ہین یہی حال باپ کا ہی کہ ذوی الفروض مین سے ہی مگر میت کی بیٹی۔ پوتی کے
ہوتے اپنے حصہ مقررہ کے علاوہ باقیماندہ مال عصبہ ہو کر لیتا ہی۔ دوسری قسم کے
عصبات سببی مین غلام کا آزاد کرنے والا ہے جو اپنے غلام کا ترکہ عصبہ ہو کر پاتا ہے
(یہہ قسم ہندوستان مین نہین ہے) پس عصبات تنہائی کی حالت مین کل مال پاتے
ہین اور ذوی الفروض کے ساتھ اُن سے بچا ہوا مال اِن کو ملتا ہی اِس طرح
کہ عورات سے مرد کو دوگنا۔ تیسری قسم کے وارث دور کے رشتہ دار یعنے
ذوی الارحام ہین یہ چار طرح کے ہین اول۔ بیٹیون۔ پوتیون کی اولاد پھر۔ نانا
نانیان پھر بہن کی اولاد اور بھتیجیان۔ چوتھی۔ پھوپھیان۔ ماموں۔ خالہ۔ اِن کا
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو زیادہ قریب کا رشتہ دار ہوتا ہی وہ ہی اخذ میراث
مین مستحق ہوتا ہے اور جو دو وعویدار رشتہ دار ایک سے درجہ کے ہون تو مرد

Marfat.com

واسطہ دار کو عورت کے واسطہ دار پر ترجیح ہوتی ہے۔ اور باپ کے واسطہ دار کو دو ثلث ان کے واسطہ دار کو ایک ثلث ملتا ہے۔

فائدہ بارہ ذوی الفروض مین باپ کا چھٹا حصہ ہے جبکہ میت کے بیٹا پوتا بھی ہو مگر جب کہ میت کے بیٹی یا پوتی ہوگی تو باپ علاوہ اپنے حصہ مقررہ کے باقی مال عصبہ ہوکر پاتا ہی اور جب میت کے اولاد نہو تو عصبہ ہوکر کل مال کا مستحق ہوتا ہی۔ پس باپ ایک حالت مین خالص ذوی الفروض مین سے ہی ایک حالت مین خالص عصبہ ایک حالت مین دونو قسم مین داخل۔

۲ دادا کا بھی چھٹا حصہ ہی اور بالکل باپ کا سا حال ہی مگر باپ کے ہوتے دادا محروم رہتا ہی۔

۳ زوجہ (ایک ہو یا چند) سب کے اولاد نہ ہو تو چہارم حصہ متروکہ کا پاتی ہے ورنہ آٹھوان حصہ۔

۴ شوہر اگر اولاد نہ ہو تو نصف کا مستحق ہے ورنہ چہارم پاے گا۔

۵ اخیافی بھائی۔ ۶ اخیافی بہن۔ اگر تنہا ہون چھٹا حصہ پاتے ہین اور ایک سے زاید ہون گے تو سب ایک ثلث مین شریک ہون گے۔ اور میت کے بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک) باپ۔ دادا۔ (اور اوپر تک) ہونگے تو یہ محروم رہتے ہین۔

۷ بیٹی۔ ۸ پوتی۔ ۹ حقیقی بہن۔ ۱۰ علاتی بہن۔ اگر اکیلی ہون تو نصف حصہ پانے کی مستحق ہین اور ایک سے زاید ہون تو دو ثلث مین سب شریک ہون گی مگر ایک بیٹی ہوگی تو پوتی کو چھٹا ہی حصہ ملیگا اور دو بیٹیان ہون گی تو پوتی محروم رہیگی۔ ہان اگر پوتا بھی ہوا تو دو نو بہن بھائی یعنی پوتا۔ پوتی عصبہ ہو جاینگے اور میت کے لڑکا ہوگا

Marfat.com

تو پوتی بالکل ہی محروم رہیگی۔ اور حقیقی بہن۔ لڑکی۔ پوتی کے ہوتے عصبہ ہوجاتی ہی۔ اور علاتی بہن حقیقی بہن کے ہوتے صرف چھٹے حصہ کی مستحق رہجاتی ہی۔ اور ایک سے زاید حقیقی بھنین ہون تو علاتی بہن محروم رہیگی ہان اگر علاتی بھائی بھی ہوا تو دونو بہن بھائی عصبہ ہوجائین گے اور بیٹی۔ پوتی کے ہوتے بھی عصبہ رہین گے اور بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک) یا باپ۔ دادا۔ (اور اوپر تک) یا حقیقی بھائی ہوگا تو علاتی بہن محروم رہیگی۔

۱۱ مان کا تیسرا حصہ ہی اگر میت کے بیٹا۔ پوتا۔ (اور نیچے تک) اور دو بھائی یا دو بھنین بھی نہ ہون ورنہ چھٹا حصہ ملیگا اور اگر میت کے زوج یا زوجہ بھی ہی تو اُسکے حصہ کے نکلنے کے بعد باقی مال کا ثلث ملیگا۔

۱۲ دادی (ایک ہو یا چند باپ کی مان ہو یا مان کی مان یعنی نانی) چھٹا حصہ پاتی ہے مگر دادی نانی باپ کے ہوتے ہوئے محجوب ہون گی اور نانی مان کے ہوتے محجوب ہوگی اور قریب رشتہ کی دادی بعید رشتہ کی دادی کو محجوب کرتی ہی مثلاً دادی کے ہوتے پردادی محجوب ہوگی۔

فائدہ جس عورت کے ساتھ اُسکا بھائی ہوگا اگر وہ ذوی الفروض مین ہوگی تو عصبہ ہوجائیگی۔

فائدہ دادا کی موجودگی مین سوا خاص دادی کے پردادی وغیرہ اور دادیون کا کچھ حق نہین ہی۔

فائدہ ہر قسم جایداد منقولہ غیر منقولہ موروثی و مکسوبہ وارثان میت پر تقسیم ہوسکتی ہی۔

فائدہ عورت کو ہر قسم جایداد منقولہ غیر منقولہ پر موروثی ہو یا مکسوبہ حق مالکانہ حاصل ہی

Marfat.com

اور اُسکے انتقال کا اختیار رکھتی ہی۔

فائدہ اولاد حرام صرف اپنی مان کی وارث ہوسکتی ہی نہ اُس شخص کی جسکی نطفہ سی ہو۔

فائدہ ورثاے حقیقی کو علاتی پر اور ورثاے علاتی کو اخیافی پر ترجیح حاصل ہی۔

فائدہ بڑا بیٹا ہونے سے زیادہ حصہ نہین ملتا۔

فائدہ۔ بھائی بہ نسبت بہن کے دو چند حصہ پاتا ہے مگر برادران و ہمشیرگان اخیافی مین یہ فاعدہ نہین ہی اِنکو برابر برابر ملتا ہی۔

فائدہ ترکہ میت کی تقسیم مین اِس امر کی رعایت ضروری ہی کہ اول ذوی الفروض کے حصہ مقررہ دے جائین اُنسے بچے تو عصبات نسبی کو دیا جاے پھر عصبہ سببی کو وہ نہ ہو تو اُسکے عصبہ مذکر کو دیا جاے اور عصبات نہ ہون تو باقیماندہ بھی (سوا زوجہ اور شوہر کے) ذوی الفروض پر بقدر اُنکے حقوق کے پھر تقسیم کیا جاے۔ اِس کو رد کہتے ہین۔ اور اگر کوئی وارث ذوی الفروض و عصبات مین سے نہ ہو تو ذوی الارحام پر تقسیم کیا جاے اِس طرح کہ مردون کو دُوگنا عورتون سے۔ اور اگر ذوی الارحام مین سے بھی کوئی نہ ہو تو مولی موالات کو یعنی اُس شخص کو ترکہ پہونچے گا جس سے میت نے اقرار کر لیا ہو کہ مین مرجاؤن تو میرا وارث تو ہی۔ اور وہ بھی نہ ہو تو جس کو میت نے اپنا قرابت دار دوسریکی اولاد قرار دی لیا ہو مثلاً کسیکو بھائی یا چچا کہہ لیا ہو اُسکو ملیگا بشرطیکہ اُسکے باپ دادا نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ واقعی ہمارا لڑکا ہی کیونکہ اِس صورت مین اصلی بھائی۔ یا اصلی چچا کے حکم مین ہو جاے گا جن کا ذکر ذوی الفروض و عصبات مین ہو چکا ہی۔ اگر یہ بھی کوئی نہ ہون تو مال متروکہ اُسکو دیا جاے گا جسکو دینے کی وصیت کی ہوگی اور اگر وصیت بھی نہ کی ہو تو سب مال خزانہ مین جمع ہوگا۔

Marfat.com

فائدہ شریعت مین تبنیت کوئی چیز نہین ہی نہ متبنّے کا کوئی حق پس میت کے پسر متبنّے کا بجز خاص شی موہوبہ کے اور کوئی حق ترکہ میت مین نہ پہونچے گا نہ وہ اپنے اصلی خاندان کے ترکہ سے محروم رہ سکتا ہی۔

فائدہ اگر کسی شخص نے اپنی زندگی مین کسی دوسرے شخص کو اپنا بیٹا تسلیم کرلیا ہو تو وہ اُسی کا بیٹا سمجھا جائیگا۔

فائدہ نومسلم کو قواعد شرعی ماننا ہونگے۔

فائدہ چار سبب مانع ارث ہین جن سے استحقاق وراثت نہین رہتا۔

ایک وہ قتل مورث جس سے شریعت مین قصاص یا کفارہ لازم آتا ہے اور یہ بھی شرط ہی کہ مورث کو قصاص یا حد شرعی مین نمارا ہو۔ دوسرا سبب مانع ارث اختلاف دین ہے یعنی مسلمان غیر مسلمان سے اور غیر مسلم مسلم سے میراث نہین پاتا۔ تیسرا سبب غلامی یعنی غلام کسی کا ترکہ نہین پاسکتا۔ چوتھا سبب اختلاف متابعت حاکم یہ سبب متعلق اشخاص غیر مسلم ہے۔ ہندوستان مین صرف دو سبب اول پائے جاتے ہین۔

فائدہ۔ ہر ایک شخص جو اپنے مورث کی زندگی مین مرگیا اُسکے ورثا بموجودگی اُن لوگون کے جو اُس متوفی کی برابر حقدار ہوتے اپنے مورث اعلے کی میراث نہین پاسکتے مثلاً ایک شخص کا لڑکا بمقابلہ اپنے چچاون کے میراث نہین پاسکتا جبکہ اُس کا باپ اُسکے دادا کی زندگی مین فوت ہوگیا ہو۔

فائدہ۔ اگر ایک خاندان کے چند لوگ ایک ساتھ دریا مین ڈوب گئے یا آگ مین جلکر مرگئے یا کسی معرکہ مین ایک ساتھ قتل ہوگئے یا اور کسی طرح یہ نہ معلوم ہوا کہ پہلے کون مرا تو ایسی حالت مین باہمدگر کوئی کسی کا وارث نہین قرار دیا جائیگا

Marfat.com

اور اُنکے زندہ وارث اُنکا ترکہ پائین گے۔

فائدہ بعض موقع پر ایک وارث کے ہوتے دوسرا شخص کچھ نہین پاتا اِس کو حجب کلی یا حجب حرمان کہتے ہین یا اِس کے حصہ مقررہ مین اُسکی وجہ سے کمی ہوجاتی ہے اِسکو حجب نقصان کہتے ہین مثلاً باپ کے ہوتے دادا کو کچھ نہین ملتا یہ حجب حرمان ہی یا پوتی کا نصف حصہ ہی مگر جب ایک بیٹی بھی ہوگی تو پوتی کو چھٹا حصہ ملیگا یہ حجب نقصان ہی۔

فائدہ۔ ماں۔ باپ۔ بیٹا۔ بیٹی۔ زوجہ۔ شوہر۔ ہر حال مین ورثہ پائین گے کسی طرح محروم نہین ہوتے۔ اور جزوی کمی یعنی دوسرے وارث کے سبب سے حصہ کی مقدار گھٹ جانا صرف۔ ماں۔ پوتی۔ علاتی بہن۔ شوہر۔ زوجہ۔ انھین پانچ آدمیون سے مخصوص ہی۔

فائدہ جو لوگ کسی شخص کی وساطت سے قرابت رکھتے ہین وہ اُسکے ہوتے محجوب ہوجاتے ہین جیسے بھائی کے ہوتے بھتیجا۔ اور جو لوگ کسی ذاتی قصور سے محروم الارث ہوتے ہین وہ دوسرے کو محروم نہین کرتے اور قریب تر وارث بعید تر وارث کو حصہ لینے سے باز رکھتا ہی۔

ہم اِس مطلب کے آسانی سے سمجھ مین آجانے کی غرض سے دو نقشے درج کرتے ہین جن سے بخوبی واضح ہوگا کہ کس کس شخص کا کیا کیا حصہ ہی اور وہ کس حالت مین بالکل محجوب ہوجائے گا اور کس حالت مین اُس کا حصہ کم رہ جائیگا۔

Marfat.com

Marfat.com

ذوی الفروض

وہ ذوی الفروض جو عصبہ نہیں ہو سکتے	وہ ذوی الفروض جو عصبہ ہو سکتے ہیں		عصبات	
	عصبہ بغیرہ	عصبہ مع غیرہ	عصبات نسبی	
			عصبات بنفسہ	
		اصل میت	جزو میت	جزو پدر میت	جزو جد میت

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمہ متعلق صفحہ ۶ سطر ۱۳

فائدہ جدہ مین دادی نانی دونو شامل ہین اور جدہ دو قسم ہوتی ہین صحیحہ - و فاسدہ جدہ صحیحہ وہ جنکے رشتہ مین نانا کا واسطہ نہو مثلاً باپ کی دادی کی ماں - ماں کی نانی کی ماں - دادی کی ماں - دادی کی ماں - پردادا کی ماں - پردادی کی ماں - جدہ فاسدہ وہ جنمین نانا کا توسط ہو جیسے نانا کی ماں - پرنانا کی ماں - نانی کی دادی (نانی کا باپ بیچمین واقع ہی -) دادی کی دادی (دادی کا باپ بیچمین واقع ہی -) اسی طرح جد کی بھی دو قسمین ہین جد صحیح - جد فاسد - جد صحیح وہ جسمین باپ کا نانا کا واسطہ نہو جیسے دادا پردادا وغیرہ اوپر تک جد فاسد اسکے برعکس جیسے ماں کا باپ - دادی کا باپ - (باپ کی ماں کا باپ ہی -) پردادی کا باپ (دادا کی ماں کا باپ بیچمین واقع ہی -) جد صحیح اور جدہ صحیحہ ذوی الفروض مین ہین اور جد فاسد اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہین - چونکہ قریب کی دادی دور کے رشتہ کی دادی کو محروم کرتی ہی اسلیے ایک ساتھ حقدار جدات اول نمبر پر صرف دو جمع ہوسکتی ہین باپ کی ماں - ماں کی ماں - کہ دونو مستحق ذوی الفروض مین سے ہین ایک کو دوسری محروم نہین کرتی - اور پھر جس قدر اوپر کو دور کے رشتہ کی دادیان ہونگی زیادہ جمع ہوسکتی ہین مثلاً پرنانی کی پرنانی یعنی ماں کی ماں کی ماں کی ماں اور باپ[۲] کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں یعنی کی ماں یعنی دادی کی نانی کی نانی - اور باپ[۳] کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں کی ماں یعنی پردادا کی نانی کی نانی - اور باپ[۴] کے باپ کی ماں کی ماں کی ماں یعنی پردادا کی پرنانی - اور باپ[۵] کے باپ کے باپ کی ماں کی ماں یعنی پردادا کی کی ماں - اور باپ[۶] کے باپ کے باپ کے باپ کی ماں یعنی پردادا کی

Marfat.com

پردادی۔ پس یہ چھہ دادیان ایک مرتبہ کی ہین کہ کوئی کسی کو محروم نہین کرتی سب ساتھ حصہ پائینگی۔ یہی وجہ ہے کہ امثلہ مسائل تصحیح مین ۶۔ ۹۔ ۱۵ تک جدات قایم کی گئی ہین۔

متعلقہ صفحہ ۷ سطر ۱۹

اگرچہ رد زوجین پر نہین ہوتا اسوجہ سے کہ انمین قرابت ثابت نہین مگر فقہاے متاخرین کا اس امر پر فتوے ہی کہ اب بیت المال شرعی نہین رہا نہ مصارف اسکے ٹھیک ہین اسلیے جب کوئی مستحق نہ رہے تو آخر کو متروکہ زوج اور زوجہ پر بھی رد کرنا چاہیے متروکہ سرکاری خزانہ مین نہ جاے گا۔ اور سرکاری عدالتون مین کبھی اسی طریق پر عملدرآمد ہی۔ (انڈین لا رپورٹ کالکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۷)

متعلقہ صفحہ ۸ سطر ۱۰

اختلاف دین شرعًا مانع ارث ہے مگر از روے ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء سرکاری عدالتون مین یہ سبب مانع ارث نہین رہا۔

Marfat.com

دوسری فصل بعض اصطلاحون کا بیان اور مخارج کا ذکر

قبل اس سے کہ ترکہ کی تقسیم کا قاعدہ بیان کیا جاے چند الفاظ کے معنی بیان کئے جاتے ہین ان کا خیال مین رکھنا ضرور ہے تاکہ آیندہ مطلب بخوبی سمجھ مین آجاے حصے جو وارثون کو ملتے ہین اُن کو سہام کہتے ہین اور جس عدد سے ترکہ کی تقسیم کیجاتی ہے وہ مخرج کہلاتا ہے اُسی کو اصل مسئلہ بھی کہتے ہین مثلاً میت نے ایک زوج ایک لڑکا۔ ایک لڑکی ایک مان چھوڑی تو ترکہ ۱۲ عدد پر تقسیم ہوگا یہی عدد مخرج ہے اور کہین گے اصل مسئلہ ۱۲ سے ہوا زوج کو ۳ ربع اور مان کو ۲ ثلث اور باقی ۷ لڑکا۔ لڑکی کو ملین گے۔ کہا جاے گا کہ زوج کے ۳ سہام ہین اور مان کے دو سہام۔

ورثا یعنی حصہ دارون کی تعداد کو رؤس کہتے ہین شکل مندرجہ بالا مین کہا جاے گا کہ لڑکا۔ لڑکی کے ۷ سہام دو رؤس پر پورے تقسیم نہین ہوتے۔

جو اعداد آپس مین مساوی ہون وہ متماثل کہلاتے ہین جیسے ۶ اور ۶ اور ان عددون مین نسبت تماثل کی ہے۔

ایک عدد دوسرے پر پورا تقسیم ہوجاے تو اُن عددون کو متداخل کہتے ہین جیسے ۸ اور ۴۔ ۶ اور ۳ وغیرہ ۸ چار پر دو بار اور ۶ تین پر دوبار پورا تقسیم ہوسکتا ہے۔

جو دو عدد کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہوسکین وہ باہم متوافق کہلاتے ہین اور اُنمین نسبت توافق ہوتی ہے جیسے ۶ اور ۹ کہ دو نو تین پر پورے

Marfat.com

وفق

تقسیم ہو سکتے ہین اِس تیسرے عدد کو وفق کہتے ہین اگر عدد وفق ۲ ہو تو اُن دو نو عددون مین توافق بالنصف ہوا اگر ۳ ہو تو توافق بالثلث ہوا اگر ۴ ہو جیسے ۱۲-۱۶ مین کہ دونو چار پر تقسیم ہو سکتے ہین تو توافق بالربع ہوا۔

متبائن

جو دو عدد کسی تیسرے عدد پر تقسیم نہو سکین جیسے ۸-۳- اور ۴-۵- وغیرہ تو اُن کو متبائن کہتے ہین اِنکے باہم نسبت تبائن ہی۔

خلاصہ یہ ہے کہ دو قسم کے عددون مین اگر دو نو مساوی ہین تو وہ عدد متماثل کہلاتے ہین جیسے چار اور چار۔ پانچ اور پانچ - ۶-اور ۶- وغیرہ اور اگر دو نو عدد کم و بیش ہین تو اگر چھوٹا عدد بڑے کو فنا کر دے اور مٹا دے اُنمین نسبت تداخل کی ہے اور وہ دو نو متداخل کہلاتے ہین جیسے ۲ اور ۴- ۳ اور ۶- تین اور چھ اور نو اور ۹-۱۸ اٹھارہ وغیرہ اور اگر دو نو کو تیسرا عدد نہ کھو سکے تو اُنمین نسبت توافق کہتے ہین وہ دو نو متوافق کہلاتے ہین اور عدد ثالث اُن کا وفق ہے جیسے ۹-اور ۲۱ - ۱۰-اور ۱۵- وغیرہ۔ تین ترک ۳ نو اور تین سے اکیس ۳ عدد وفق ہے اور پانچ دونے دس ۵ ترک پندرہ۔ پانچ ۵ عدد وفق ہے اور اگر دو نو عددون کو تیسرا عدد نہ کھو سکے تو اُنمین نسبت تبائن ہے اور وہ باہم متبائن کہلاتے ہین جیسے تین ۳ اور پانچ ۵۔

پس جو لوگ حسب صراحت مندرجہ بالا مستحق ترکہ قرار پائین اول اُنکے حصہ کا مخرج دریافت کر لینا چاہیے تاکہ تقسیم ترکہ بآسانی ہو سکے اور اُسکی یہ صورت ہے کہ حصہ ہاے معین ذوی الفروض کے چھ ہین تین ایک قسم کے ہین۔

نصف۔ ربع۔ ثمن۔ اور تین ایک قسم کے۔ دو ثلث۔ ایک ثلث۔ سدس

آدھا — چہارم آٹھوان حصہ — دو تہائی — ایک تہائی — چھٹا حصہ

Marfat.com

اگر معین حصہ دار ایک ہی باقی عصبات تو نصف حصہ والے کے واسطے دو عدد کے مخرج سے اور باقی صورتون مین اُس حصہ کے ہمنام مخرج سے تقسیم کیجائیگی مثلاً میت نے ذوی الفروض مین سے ایک لڑکی چھوڑی اُس کا حصہ متروکہ کا آدھا ہے تو دو عدد مخرج سے تقسیم ترکہ ہوکر نصف لڑکی کو دیا جائے گا باقی عصبات کو یا مثلاً میت نے ذوی الفروض مین سے صرف زوجہ چھوڑی اُس کا حصہ بصورت نہ ہونے اولاد کے چہارم ہے پس ۴ کے عدد سے تقسیم ترکہ ہوگی ایک زوجہ کا باقی عصبات کا۔ یا میت نے زوجہ یا لڑکا چھوڑا زوجہ کا آٹھوان حصہ ہی ۸ کا عدد مخرج قرار دیکر اُسی سے تقسیم ہوگی۔ ایک عدد زوجہ کا باقی لڑکے کو۔ یا میت نے ذوی الفروض مین سے چند لڑکیان چھوڑین جن کا دو تہائی حصہ ہے ۳ عدد کا مخرج قرار پاکر اُسی سے تقسیم ہوگی ۲ سب لڑکیون کو باقی عصبات کو ملیگا۔ باقی صورتون کو اِسی پر قیاس کرنا چاہیے۔ اور اگر ایک ہی قسم کے چند حصہ دار ہین جنکے حصہ مختلف ہین تو سب مین چھوٹے حصہ دار کے حصہ کا عدد مخرج قرار دیکر تقسیم کیجائیگی۔ مثلاً میت کے ذوی الفروض مین سے ایک زوجہ۔ ایک لڑکی ہے زوجہ کا آٹھوان حصہ ہی اور لڑکی کا نصف تو چھوٹے حصہ کا عدد یعنی ۸ مخرج قرار پاے گا ایک حصہ یعنی (۱) زوجہ کو ۴ نصف لڑکی کو باقی عصبات کو دینا چاہیے۔ یا مثلاً میت کے ورثاے ذوی الفروض مین سے ایک دادی اور دو بھنین حقیقی ہین۔ دادی کا چھٹا حصہ ہے اور حقیقی بہنون کے دو ثلث پس ۶ جو سب سے چھوٹا حصہ ہے اُسکے ہمنام ۶ کے عدد سے تقسیم کیجائیگی ایک دادی کو دیا جائے گا ۴ بھنون کو باقی عصبات کو۔ اور اگر دو نو قسم کے حصہ دار

Marfat.com

چھوڑے ہین تو یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلی قسم یعنی نصف و ربع و ثمن مین سے کونسا حصہ دار ہے اگر حصہ دار نصف دوسری قسم کے حصہ دارون مین کسی حصہ دار سے یا سب سے ملا ہے تو مخرج کا عدد ۶ قرار پائے گا۔ مثلاً میت کے وارث ایک لڑکی نصف پانے والی اور ایک دادی چھٹا حصہ پانے والی ہے پس ۶ کے عدد سے تقسیم ہوکر ایک (چھٹا حصہ) دادی کو ملیگا اور ۳ (نصف) لڑکی کو دینا چاہئے باقی عصبات پائین گے۔ اور اگر پہلی قسم کے حصہ دارون مین سے ربع کا حصہ دار شامل ایک یا چند حصہ داران قسم دوم سے ہے تو ۱۲ کا عدد مخرج قرار پاکر تقسیم ہوگی مثلاً میت نے ایک شوہر چھوڑا ہے دو لڑکیان۔ شوہر کا چہارم حصہ ہی لڑکیون کا دو ثلث تقسیم ترکہ ۱۲ سے ہونا چاہیے۔ چہارم شوہر کو اور نصف لڑکیون کو باقی ایک عصبات کو دیا جائیگا۔ اور اگر حصہ دار ثمن کا حصہ داران قسم ثانی مین سے ایک سے یا سب سے ملا ہی تو ۲۴ مخرج قرار دیکر تقسیم ہوگی مثلاً زوجہ چھوڑی جسکا آٹھوان حصہ ہی بصورت موجود ہونے اولاد کے اور دو لڑکیان چھوڑین جنکے دو ثلث ہین ایک مان جس کا سدس ہی ۲۴ سے تقسیم کرکر (۳) آٹھوان حصہ زوجہ کو دینا چاہیے دو لڑکیون کو ۱۶ دو ثلث۔ سدس ۴ مان کو باقی عصبات کو۔

فائدہ۔ ایک مسئلہ مین چار حصہ معینہ فرض سے زیادہ جمع نہین ہوتے۔ اور ربع۔ اور آٹھوان حصہ یہ دونون فرض ایک مسئلہ مین جمع نہین ہوتے نصف۔ و ربع و ہشتم۔ حصہ۔ تینون بھی ایک مسئلہ مین جمع نہین ہوتے۔

Marfat.com

تیسری فصل تقسیم ترکہ کا طریقہ

یہ بھی جاننا چاہیے کہ تقسیم ترکہ کی تین حالتین ہین ایک پورا بانٹ جسے فریضہ عادلہ کہتے ہین یعنی جتنے حصہ مال کے ہوئے وہ وارثون پر پورے بٹ گئے۔ جیسے میت نے دو سگی بہنین اور دو سوتیلی بھنین چھوڑین۔ سگی بہنون کے دو ثلث ہین سوتیلی بہنون کا ایک ثلث اور حسب قاعدہ متذکرہ بالا ایسی صورت مین تقسیم (۳) سے ہوگی پس دو حصہ سگی بہنون کو چلے گئے اور ایک حصہ سوتیلی بہنون کا نکلگیا اور کچھ نہ بچا۔ یا کچھ بچا ہوا اور عصبہ بھی ہو اُسکو ملجاے جیسے میت نے ماں اور حقیقی ایک بہن اور بٹیا۔ چھوڑا۔ ماں کا سدس ہے بہن کا نصف حصہ ہے ۶ سے تقسیم ہوگی سدس ماں کو جاے گا۔ نصف ۳ بہن کو ملیگا دو باقی لڑکا لیگا یہ بھی پورا بانٹ ہی۔

دوسرا بانٹ زیادتی کا جس کو فریضہ عائلہ کہتے ہین یعنی مال کے حصون سے لینے والے زیادہ ہون ایسی شکل مین مخرج کا عدد بقدر سہام حصہ والون کے بڑہا لیتے ہین جیسے میت نے شوہر۔ اور دو سگی بھنین چھوڑین۔ شوہر کا نصف ہی بہنون کے دو ثلث تقسیم (۶) سے ہوگی نصف ۳ شوہر کو چاہیے دو ثلث ۴ بہنون کو جملہ سات حصہ ہوئے اور عدد (۶) تھے ایک عدد مخرج مین بڑہا کر سات کر لیے تاکہ بانٹ پورا ہو جاے اس بڑہانے کو عول کہتے ہین۔

تیسرا بانٹ کمی کا جس کو فریضہ قاصرہ کہتے ہین یعنی حصہ زیادہ ہین اور لینے والے کم ایسی شکل مین بچا ہوا مال پھر اُنھین وارثون کو اُنکے حصہ کے موافق تقسیم

Marfat.com

ہوگا اِس کارروائی کو رد کہتے ہین۔ جیسے میت نے دو حقیقی بھنین اور مآن چھوڑی تقسیم (۶) سے ہوگی ہم بہنون کو ۱ مان کو ملا پانچ حصہ صرف ہوئے ایک باقی ہے اور کوئی عصبہ باقی لینے والا نہین پس بچا ہوا مال بھی اُنھین کو ملیگا۔

ہم عول۔ اور رد کی تفصیل علحدہ علحدہ ذیل مین کرتے ہین۔

چوتھی فصل عول کا بیان

اگر حصہ زیادہ ہون اور مخرج کا عدد کافی نہوتا ہو تو مخرج کے عدد مین حسب ذیل زیادتی کر سکتے ہین اِس کارروائی کو عول کہتے ہین عول کے معنی ہین زیادتی کرنا۔ پس اگر مخرج (۶) تھا اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۶ کو ۷ یا ۸ یا ۹ یا ۱۰ تک بڑھانے سے درستی ہو سکتی ہے اور اگر مخرج (۱۲) تھا اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۱۳ یا ۱۵ یا ۱۷ کر سکتے ہین طاق ہی عدد بڑھائے جائین گے۔ اور اگر ۲۴ مخرج ہے اور حصہ زیادہ ہوئے تو ۳ بڑھا کر ۲۷ سے عول کر سکتے ہین۔ ذیل مین تینون مخرجون کی ایک ایک مثال درج کیجاتی ہے (۶ کے مسئلہ کی مثال جس مین عول ہوا ہی) میت نے دادی۔ اور مآن اور دو حقیقی بھنین چھوڑین ایک اخیافی بھائی۔ دادی کا سدس ہی مان کا سدس بھنون کے دو ثلث بھائی کا سدس ۶ سے تقسیم کی سدس ۱ دادی کو سدس ۱ مان کو ثلثان ۴ بہنون کو سدس ۱ بھائی کو دینا چاہیے یہ سب سات سہام ہوئے اور مخرج سے بڑھ گئے اِس لیے مخرج کو بطریقہ عول ۷ کر لیا (دوسری مثال ۱۲ کی) میت نے شوہر اور مآن اور دو لڑکیان چھوڑین شوہر کا ربع ہی مان کا سدس لڑکیون کے دو ثلث تقسیم (۱۲) سے ہونا چاہیے۔

Marfat.com

ربع ۳ شوہر کو ۲ مان کو ۸ لڑکیون کو ملنا چاہیے مگر یہ سب سہام ۱۳ ہوتے
ہین پس بطریقہ عول مخرج ۱۲ کو ۱۳ کر لیا (تیسری مثال ۲۴ کے مسئلہ کی جسمین
عول ہوا ہی۔) میت نے زوجہ اور لڑکی چھوڑی زوجہ کا آٹھوان حصہ ہی
لڑکی کا نصف اور ایک پوتی چھوڑی جس کا سدس ہے دادا چھوڑا۔ مان
چھوڑی انکا بھی سدس سدس ہی۔ تقسیم ۲۴ سے ہو گی ۳ زوجہ کو ۱۲ لڑکی کو
۴ پوتی کو ۴ دادا کو ۴ مان کو ملنا چاہیے مگر سب سہام ۲۷ ہوتے ہین
جو مخرج کے عدد سے زائد ہین پس مخرج کو بطریقہ عول ۲۷ قرار دیا جائیگا
فائدہ مخارج کل سات ہین ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۸۔ ۶۔ ۱۲۔ ۲۴۔ پہلے چار مین
عول نہین واقع ہوتا صرف پچھلے تین مین عول ہو سکتا ہی۔

پانچوین فصل تصحیح کا طریقہ

قبل اس سے کہ مسایل رد کے بیان کئے جاوین مسائل کی تصحیح کرنے کا طریقہ
معلوم کر لینا ضروری ہے وہ یہ کہ تقسیم ترکہ مین اس امر کا خیال رہے کہ جہان تک
ہو سکے کم سے کم مخرج سے اس طرح پر حصہ کیے جاوین کہ کسی وارث پر کسر
نہ واقع ہو اور اگر کسر پڑے جیسے دو آدمیون کے حصہ مین ۳ یا ۵ یا ۷ وغیرہ
سہام آوین تو تصحیح کر لیجاے اور پورا عدد بنا لیا جاے اور تصحیح کا یہ قاعدہ
ہے کہ اگر کسی گروہ کے حصہ مین کسر پڑتی ہو تو دیکھنا چاہیے کہ اُنکے عدد سہام
اور عدد رؤس مین کیا نسبت ہی اگر نسبت توافق ہو تو عدد رؤس کے وفق کو اصل

Marfat.com

مسئلہ مین ضرب دین گے اور اگر عول ہوچکا ہے تو عول مین ضرب دینگے
مثلاً میت نے مآن ۔ باپ ۔ دس بیٹیان چھوڑین مسئلہ ۶ سے ہوگا دو ثلث ۴
دس بیٹیون کو اور ایک ایک یعنی سدس مان باپ کو ملنا چاہیے ۔ بیٹیون کے
حصہ مین کسر پڑتی ہے اسواسطے کہ دس کو چار کس طرح دیے جاوین ۔ دیکھا
تو دس عدد رؤس اور ۴ عدد سہام مین توافق بالنصف ہی یعنے پانچ دونے
دس دو دونے چار پس دس کا عدد وفق جو (۵) ہے اُسکو اصل مخرج
(۶) مین ضرب دی ۳۰ حاصل ہوئے اسکے دو ثلث ۲۰ دس لڑکیون کو
دینا چاہیے ہر ایک لڑکی کو دو دو پہونچ جائین گے صورت مسئلہ کی حاشیہ
پر تحریر ہے ۔ اسی مثال پر قیاس عول شدہ مسئلہ کا کرنا چاہیے اور ۲ اگر
باہم نسبت تداخل نظر آوے تو متداخلین کے وفق کو کل مسئلہ یا عول مین
ضرب دینا چاہیے مثلاً میت نے دو مامین اور آٹھ بیٹیان ۔ چھوڑین
مسئلہ ۶ سے ہوگا ایک ایک مان کا ۔ ایک ایک مان کا ۔ دو ثلث ۴ آٹھون
بیٹیون کے ۔ چار اور آٹھ مین نسبت تداخل کی ہے دو عدد وفق متداخلین
ہے یعنی چار دونے آٹھ ہوتے ہین پس (۲) کو اصل مسئلہ مین
ضرب دی بارہ ۱۲ ہوئے اون مین سے ہر ایک مان کو دو ۲ دو ۲ اور
آٹھ بیٹیون کو چار دونے آٹھ ملگئے اسی طرح پر عول شدہ مسئلہ
کو قیاس کرنا چاہیے ۔

اور اگر باہم عدد رؤس و عدد سہام نسبت تباین ہی تو تمام عدد رؤس کو اصل مسئلہ مین یعنی
مخرج مین ضرب دینگے مثلاً میت نے زوج اور جدہ اور مان اور تین اخیافی بہنین چھوڑین مسئلہ ۶ سے

Marfat.com

ہوگا نصف زوج کو اور سدس جدہ کو اور سدس مانکو سدس اخیافی تین بہنون کو ملنا چاہیے ایک مین
اور تین مین نسبت تباین ہے - ۳ عدد رؤس کو اصل مسئلہ ۶ مین ضرب دی (۱۸) ہوے
تین ترک نو زوج کے - تین جدہ کے - تین مان کے - تین تینون بہنون کے ہوگئے - کسر
جاتی رہی - اسی طریق پر عول مین کرنا چاہیے یعنی تینون قاعدہ اُس حالت کے ہین جبکہ ایک
گروہ کے حصّہ مین کسر پڑتی ہے اور اگر دو یا چند گروہ کے حصون کی تقسیم مین کسر پڑتی ہو تو
یہہ دیکھنا چاہیے کہ ہر ہر فرقہ کے عدد رؤس و عدد سہام مین باہم کیا نسبت ہے اگر باہم
نسبت تداخل ہو تو اُنکے متداخلین کا وفق اور اگر رؤس و سہام مین نسبت توافق ہو تو عدد
رؤس کا وفق اور اگر باہم رؤس و سہام کے نسبت تباین پائی جائے تو اُنکے کُل عدد رؤس
کو خیال مین رکھنا چاہیے اور پھر دیکھنا چاہیے کہ باہم ان عددون کے جو ہمنے خیال کئے
ہین ایک کو دوسرے سے کیا نسبت ہے اگر ان اعداد ملحوظہ کے باہم نسبت تماثل معلوم
ہو تو جس فریق کے عدد کو چاہو مخرج مین اور عول ہوا ہے تو عول مین ضرب دو سب پر بے
کسر حصہ تقسیم ہو جائینگے مثلاً میت نے ۳ دادیان ۶ حقیقی بہنین ۳ چچا چھوڑے مسئلہ ۶ سے
ہوا (۱۲) سہام یعنی سدس تین دادیونکا - اور نصف چھ سہام دو ثلث (۴) چھ بہنون کے باقی
ایک تینون چچا کا ہوا اوّل فرقہ یعنی دادیون کے رؤس و سہام - ۱ اور ۳ مین نسبت تباین
ہے اسلئے کُل عدد رؤس یعنی (۳) کو خیال مین رکھا - دوسرے فرقہ یعنی بہنون کے رؤس
و سہام ۶ اور ۴ مین نسبت توافق بالنصف ہے یعنی ۲ کا عدد چار کو دو بار اور ۶ کو
۳ بار تقسیم کرتا ہے پس رؤس کے عدد کا وفق (۳) خیال مین رکھا اور تیسرے فرقہ یعنی
چچاؤن کے عدد رؤس و سہام یعنی ۱ و ۳ مین بھی نسبت تباین ہے پس کُل عدد رؤس
یعنی (۳) کو خیال مین رکھا اور تینون فرقون کے جو اعداد خیال مین ہین اون مین نسبت تماثل ہے

Marfat.com

یعنی سب مساوی ہین اِس لیے ایک کسی فرقہ کے ۳ عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب دی ۶ ترک ۱۸ ہوئے اور پھر ہر فریق کے سہام کو ۳ مین ضرب دی بلا کسر تقسیم ہوجائین گے تین دادیون کو ایک ایک ملگیا اور چھ بہنون کو چار ملے تھے چار تیان بارہ ہوئے چھون بہنون کو دو دو پہونچ گئے ۳ چچا کو ایک ملا تھا اب تین ہوکر ایک ایک تینون کو ملگیا۔ یہ شکل اصل مسئلہ مین ضرب دینے کی تھی اسی پر عول کی ضرب کو قیاس کرلینا چاہیے۔

اور اگر اُن اعداد مین جو ہر ایک فرقہ کے بطریقہ مقررہ نکالے ہین نسبت تداخل ہو تو جو سب مین بڑا عدد ہو اُس کو مخرج خواہ عول مین (اگر ہوا ہی) ضرب دینا چاہیے تصحیح ہوجائیگی جیسے میت نے ۲ دادیان اور ۹ بہنین ۱۸ چچا چھوڑے (۶) سے تقسیم ہوگی پس دادیون کو ۳ بہنون کو ۹ باقیماندہ چچاؤن کو دینے سے سب کے حصون مین کسر پڑتی ہے اور دیکھا گیا تو فرقہ اول یعنی دادیون کے عدد رؤس و سہام ایک اور تین مین نسبت تباین ہے اِس لیے اُس فرقہ کے کُل رؤس کے عدد (۳) خیال مین رکھے اور فرقہ دوم یعنی بہنون کے رؤس و سہام ۴ و ۹ مین بھی نسبت تباین ہے اُس کا عدد رؤس (۹) خیال مین رکھا اور فرقہ ثالث چچاؤن کے رؤس و سہام مین بھی نسبت تباین ہی اُسکے عدد رؤس (۱۸) خیال مین رکھے پس ۳ اور ۹ اور ۱۸ مین باہم نسبت تداخل معلوم ہوئی بڑا عدد ۱۸ ہے اُسکو اصل مخرج (۶) مین ضرب دی ۱۰۸ ہوئے اور دادیون کے سہام مین ۱۸ کو ضرب دی تو ۱۸ ہوئے تینون کو چھ چھ بلا کسر پہونچ گئے نو بہنون کو چار ملے تھے اب ۱۸ مین ضرب دے کر ۷۲ ہوئے اور ہر ایک کو آٹھ آٹھ

Marfat.com

بلاکسر پہونچ گئے۔ ۱۸ اچچا ؤن کو ۱۸ ملے ایک ایک بلاکسر پہونچ گیا۔ اسی طرح عول کا قیاس کرنا چاہیے۔

اور اگر اعداد ملحوظہ کے باہم بعض سے بعض کو نسبت توافق ہو تو ایک فریق کے عدد کے وفق کو دوسرے فرقہ کے عدد حاصلہ مین ضرب دیجاے اور حاصل ضرب اور تیسرے فرقہ کے عدد حاصلہ کو دیکھا جاے اگر اُن مین بھی وفق ہے تو ایک کا وفق دوسرے فرقہ کے عدد حاصلہ مین ضرب دیا جاے اور اِسی طرح ضرب دیتے دیتے آخر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین یا عول مین (اگر ہوا ہی۔) ضرب دینے سے تصحیح ہو جائیگی۔

مثلاً میت نے زوجہ۔ چچا۔ بیٹیان۔ دادیان چھوڑین۔ (۲۴) سے تقسیم ترکہ کی ہوئی آٹھوان حصہ چار زوجہ کو اور دو ثلث ۱۶ بیٹیون کو اور سدس ۱۵ دادیون کو اور ایک بچا ہوا چھ چچون کو۔ دیا جاے گا مگر سب کے حصہ مین کسر پڑتی ہے۔ اور دیکھا گیا تو فرقہ اول کے عدد رؤس و سہام (۳ و ۴) مین نسبت تباین ہی۔ دوسرے فرقہ کے رؤس و سہام (۴ و ۱۵) مین نسبت تباین اور تیسرے فرقہ کے رؤس و سہام ۱۶ و ۱۸ مین توافق بالنصف ہی۔ اور چوتھے فرقہ کے عدد رؤس و سہام ۱ و ۶ مین نسبت تباین ہے۔ پس تیسرے فرقہ کے رؤس کا عدد وفق ۹۔ اور باقی فرقون کے عدد رؤس ۴۔ ۱۵۔ ۶ جمع ہوئے اور غور کیا تو دوسرے اعداد حاصلہ مین بھی ۴۔ اور ۶ مین توافق بالنصف ہی اِس لیے ایک کے آدھے کو دوسرے مین ضرب دی بار ۱۲ حاصل ہوئے یعنی خواہ ۴ کے آدھے کو ۶ مین ضرب دین خواہ ۶ کے آدھے کو چار مین ضرب دین ۱۲ ہوتے ہین۔ ۱۲ کو ۹ کے ساتھ توافق بالثلث ہی

Marfat.com

ایک کی تہائی کو دوسرے مین ضرب دی ۳۶ ہوئے ($\frac{12}{36}$ $\frac{9}{36}$) ۳۶ کو ۱۵ سے
نسبت توافق بالثلث ہے پھر ایک کی تہائی دوسرے مین ضرب دی ($\frac{36}{180}$ $\frac{15}{180}$)
۱۸۰ حاصل ہوئے ۱۸۰ کو اصل مسئلہ ۲۴ مین ضرب دی ۴۳۲۰ ہوئے اس سے
کسر رفع ہوگئی اور مسئلہ صحیح ہوگیا یعنی زوجات کے ۳ سہام کو $\frac{360}{540}$ مین ضرب
دی ۵۴۰ ہوکر ہر زوجہ کو ۱۳۵ پہونچے اور دادیون کے ۴ سہام کو $\frac{180}{720}$
مین ضرب دی ۷۲۰ ہوکر ہر ایک دادی کو ۱۸۰ سہام ملے بیٹیون کے ۱۶ سہام
کو ۱۸۰ مین ضرب دینے سے ۲۸۸۰ ہوکر ہر ایک بیٹی کو ۱۶۰ سہام پہونچ گئے
چچا کے ۱۸۰ سہام ہوکر چھون کو ۳۰۰۳۰ بلا کسر مل گئے۔

اور اگر اعداد حاصلہ ملحوظہ کے باہم ایک دوسرے مین نسبت تباین پائی جاے
تو ایک عدد کو دوسرے مین ضرب دیکر حاصل ضرب کی اور تیسرے فرقہ کے عدد
حاصلہ کی نسبت دیکھنا چاہیے اگر انکے باہم بھی نسبت تباین ہو تو حاصل ضرب
کو تیسرے فرقہ کے عدد حاصلہ سے ضرب دیدیجاے اسی طرح ضرب دیتے دیتے
آخر حاصل ضرب کو مسئلہ یا عول مین ضرب دیکر تصحیح کرلی جاے مثلاً میت نے
دو زوجہ۔ چھ دادیان۔ ۱۰ بیٹیان۔ ۷ چچا چھوڑے مسئلہ ۲۴ سے ہوگا
ثمن ہر دو زوجہ کا (انمین باہم نسبت تباین ہے انکا عدد (۲) ملحوظ رہے۔)
سدس چھون دادیون کا (انمین توافق بالنصف ہے اس لیے عدد وفق
(۳) خیال مین رہے) ثلثان دسون بیٹیون کے (انمین نسبت توافق بالنصف
ہے عدد وفق (۵) خیال مین رہے) ایک مابقی ۷ چچاون کو۔ (اس مین
نسبت تباین ہی عدد (۷) ملحوظ رہے) پس کل اعداد ۲۔۳۔۵۔۷ ہوئے ان

Marfat.com

سب مین نسبت تباین ہے لہذا دو کو ۳ مین ضرب دی ۶ ہوئے ۶ کو ۵ مین ضرب دی ۳۰ ہوے ۳۰ کو ۷ مین ۲۱۰ ہوئے اس عدد اخیر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ ۲۴ مین ضرب دی ۵۰۴۰ ہوئے اب ہر دو زوجات کے سہام ۱۲ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۲۵۲۰ ہوئے ہر ایک وارث کے حصہ ۳۱۵ ہر ایک کا حصہ ہوگیا۔ دادیون کے ۴ سہام تھے ۴ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۸۴۰ ہوئے ہر ایک دادی کو ۱۴۰ سہام پہونچ گئے۔ ۱۶ سہام ۱۰ بیٹیون کے تھے ۱۶ کو ۲۱۰ مین ضرب دی ۳۳۶۰ ہوئے ہر ایک لڑکی کو ۳۳۶ پہونچے اور ۲۱۰ سات چچون کو ملے (۳۰) سہام ہر ایک چچا کو ملے۔ اسی پر مسئلہ حول شدہ کو قیاس کرلیا جائے۔

فصل ششم رد کا بیان

اگر حصہ دار تھوڑے ہون اور مال زیادہ یعنی حصہ ہاے ذوی الفروض کو دیکر کسی قدر مال بچا ہے اور کوئی وارث عصبہ نہین ہے جس کو مال باقیماندہ دیا جاوے تو وہ مال پھر انھین ذوی الفروض پر رد کرنا چاہیے اور اس امر کا لحاظ کرلینا چاہیے کہ جن حصہ دارون کو مال کا دینا ہے وہ ایک ہی طرح کے حصہ والے ہین مثلاً سب ثلث ہی کے پانے والے یا سب سدس ہی کے پانے والے یا سب ثلثان ہی پانے والے ہین یا دو تین طرح کے حصہ پانے والے ہن کوئی ثلث کا کوئی نصف کا کوئی ثلثان وغیرہ کا۔ اور ان حصہ دارون کے ساتھ کوئی ایسا حصہ دار جس کو دوبارہ پھیر کر مال نہین دیا جاتا (یعنی زوجہ یا شوہر) ہے یا نہین۔ پہلی شکل مین مرے ہی سے کل مال اُن وارثون پر پورا بانٹ دیا جائیگا دوبارہ تقسیم کی

Marfat.com

ضرورت نہین جو حصہ اُن کو پہونچے گا سمجھ لیا جاے گا کہ اِس مین اِنکا فرض معین اور مال ردشدہ سب ہی مثلاً وارث دو لڑکیان یا دو بہنین حقیقی ہین یہ دونو ایک ہی حصہ مقررہ سے حصہ دار ہین یعنی جو حصہ اُس کا ہے وہی اِسکا ہے دو ثلث مین دونو شریک ہین پس کل مال برابر دونو مین تقسیم کر دیا جاے گا اور سمجھ لیا جاے گا کہ اِس مین دو ثلث حصہ مقررہ کا اِن دونو کو ملا ہے اور ایک ثلث رد ہو کر پہونچا ہے یون آدہا آدہا مال ملگیا ہے۔

یا مثلاً میت نے دادی اور اخیافی بہن چھوڑی دونو کا سدس سدس ہی کل مال آدہا آدہا دیدیا گیا ایک ایک سدس حصہ مقررہ کا باقی بوجہ نہونے اور کسی وارث کے رد ہو کر ورنہ (۶) سے تقسیم ترکہ ہو کر ایک ایک عدد سدس کا ملتا پھر دوبارہ رد ہو کر پہونچتا یہ جھگڑا نرہا۔

۲ اور اگر دو تین طرح کے حصہ دار ہین مثلاً ایک ثلث دوسرا سدس کا تو کم عدد سے یعنی تین سے تقسیم کیجائیگی جیسے دو اخیافی بھائی اور مان وارث ہین اگر تقسیم ۶ سے کر کر ایک ثلث (۲ سہام) مان کو اور ایک سدس (ایک سہام) اخیافی بھائیون کو دیتے ہین تو تین سہام بچتے ہین وہ رد کرنے کے لیے پھر دوبارہ تقسیم کرنا ہونگے اِس لیے اول ہی کل مال تین حصون پر تقسیم کر کر دو حصہ مان کو ایک حصہ بھائیون کو دیدیا۔

اور اگر آدہا اور سدس پانے والے وارث ہین تو چار پر تقسیم ہو کر مال بانٹا جائیگا مثلاً ایک بیٹی اور ایک پوتی وارث ہے تقسیم (۶) سے کرنے مین ۳ سہام لڑکی کو نصف حصہ کے اور ایک سہام پوتی کو سدس کا دینے سے (۲)

Marfat.com

بچتے ہین اور دوبارہ تقسیم کرنا پڑتا ہے اول چار جگہ کرکر ۳ بیٹی کو اور ایک حصہ مال پوتی کو دیدیا۔

اور اگر دو ثلث اور ایک سدس پانے والے وارث ہین جیسے دو بیٹیان اور مان تو تقسیم (۶) سے کرنے مین طوالت ہی پہلے ہی سے پانچ حصہ پر تماما بانٹ دیا ۴ حصہ مال دونو بیٹیون کو ایک حصہ مان کو دیدیا۔

۳ اور اگر ان ورثا کے ساتھ جو ایک جنس کے ہین کوئی ایسا بھی وارث (یعنی احد الزوجین) ہی جس کو دوبارہ رد کرکر مال نہین دیا جاتا تو کم سے کم مخرج سے زوج یا زوجہ کا مقررہ حصہ دیکر باقی مال باقی وارثون کو رد کیا جاے گا مثلاً میت نے زوج اور تین لڑکیان چھوڑین۔ پس زوج کا حصہ چہارم کم سے کم مخرج (۴) سے نکال کر اسکو (۱) سہام تجویز کیا باقی تینون سہام تینون لڑکیون کو دیدیے اس مین دو ثلث معین حصہ اور رد شدہ مال سب آگیا اور ایک ایک تینون نے پالیا۔

اور گر باقی ماندہ سہام باقی رؤس پر پورے نہ بٹھین تو یہ دیکھا جاے گا کہ مابین عدد رؤس و عدد سہام کیا نسبت ہی اگر نسبت موافقت کی ہی تو اس عدد کو جسپر تعداد وارثون کی اور سہام کی پوری بیٹھتی ہے اصل مسئلہ مین ضرب دیکر بقدر حصہ ہاے معین سب کو بانٹ دینگے مثلاً زوج کے ساتھ چھ بیٹیان ہون تو چار سے تقسیم کرکر ایک سہام زوج کو دینے سے (۶) بیٹیون کے لیے ۳ سہام بچتے ہین اور وہ پورے نہین بٹ سکتے مگر عدد رؤس ۶ اور عدد سہام ۳ مین موافقت ہی پس عدد وفق یعنی ۲ مین اصل مخرج کو ضرب دی (۸) حاصل ہوے اسکو بقدر حصہ

Marfat.com

معینہ سب پر بانٹ دیا زوج کو چہارم - لڑکیون کو باقی دو ثلث - آور اگر باقیماندہ
دو سہام سہام
عدد باقی وارثون پر پورا نہ بٹ سکے اور باہم دو نو صد رؤس و سہام مین نسبت
تباین ہو تو عدد رؤس کو مخرج مین ضرب دیجائیگی مثلاً زوج اور پانچ لڑکیان
ہین چار پر تقسیم کر کر ایک زوج کو دیا - باقی ۳ سہام ۵ لڑکیون پر بٹ نہین سکتے
اور ۵ عدد رؤس و ۳ عدد سہام مین باہم نسبت تباین ہے لہذا اصل مسئلہ ۲۰ کو
۵ مین ضرب دی ۲۰ ہوئے زوج کے ایک سہام کو بھی ۵ مین ضرب دیکر کر لیا
اور لڑکیون کے ۳ سہام کو ۵ مین ضرب دیکر ۱۵ کر لیا پانچون لڑکیون کو تین تین
سہام بلا کسر تقسیم ہو گئے -

آور اگر ان ورثا کے ساتھ جو مختلف طرح کے حصہ دار ہین کوئی وارث ایسا ہی جسکو
مال دوبارہ رد سے نہین ملتا (یعنی زوجہ یا شوہر) تو کم سے کم مخرج مین سے اُس
وارث کا حصہ نکال کر باقی اور وارثون کو دینا چاہیے اگر باقی سہام باقی وارثون
پر ٹھیک بٹ جائین تو بہتر ہے جیسے میت نے زوجہ اور چار دادیان اور چھ
اخیافی بہنین چھوڑین زوجہ کا حصہ چہارم ہے چار سے کل ترکہ کی تقسیم کر کر ایک زوجہ
کو دیا باقی ۳ سہام بچے اور باقی وارث ایک ثلث اور سدس کے مستحق ہین انکی
تقسیم (۳) سے ہو گئی ثلث ۲ بہنون کو سدس ۱ دادیون کو دیدینا چاہیے - آور اگر پورا
بانٹ نہین ہو سکتا ہو - تو باقیماندہ وارثون کا جو مخرج تقسیم ہوا اسکو اصل مخرج مین ضرب
دینا چاہیے جو حاصل ضرب ہو اُس سے میت کے ترکہ کی ٹھیک ٹھیک تقسیم ہو جائیگی
مثلاً میت نے چار زوجین ۹ لڑکیان - چھ دادیان چھوڑین اول ۸ سے
تقسیم کر کر ۱ چارون زوجہ کو دیدیا باقی رہے (۷) عدد اور باقی وارث ثلثان

Marfat.com

اور سدس کے مستحق ہین اِنکے حصون کی تعداد (۵) ہوتی ہے یعنی ۱ کے دو ثلث (۴)
اور سدس (۱) اور ۵ و ۷ مین نسبت تباین ہی پس ۵ عدد رؤس کو ۸ اصل مسئلہ مین
ضرب دینے سے ۴۰ حاصل ہوئے زوجات ۷ کے سہام کو ضرب دینے سے ۵ ہوگئے
اور باقی سات کو بھی جو منجملہ ۸ موجود ہین ۵ مین ضرب دی ۳۵ ہوئے اسمین ۴۰ لڑکیون
کے ہین اور سات دادیون کے فائدہ زوجات اور لڑکیون اور دادیون کے سہام
سب کے کسر کے ساتھ ملے ہین اِسکی بقاعدہ تصحیح درستی ممکن ہی۔

ساتوین فصل مناسخہ کا بیان

اگر کوئی شخص چند وارث چھوڑ کر مرجاے اور اُن ورثا مین سے بعض وارث قبل
تقسیم ترکہ وفات پاجائین تو اب ترکہ کو تقسیم کرکے حی القایم ورثا کا حصہ
کہتے ہین۔ مناسخہ کے معنی نقل وتحویل کے ہین اس مین بعض وارثون کے سہام
اُنکے ورثا کی طرف نقل وتحویل کیے جاتے ہین اِس کا قاعدہ یہ ہے کہ اولا میت
اول کے ورثا قایم کیے جائین گے اور یہ تصور کرنا پڑے گا کہ جو ورثا وقت وفات
میت اول کے زندہ تھے اب بھی زندہ ہین اور اپنا حصہ پائین گے۔
پس اول پہلی میت کا ترکہ اُسکے وارثون پر جو اُسنے زندہ چھوڑے کم سے کم عدد
سے جہان تک کہ کسر واقع نہو حسب طریقہ مقررہ تقسیم کیا جاے گا پھر جو شخص وارثون
مین سے اول مرا ہے اُسکا حصہ (جسکو ما فی الید کہتے ہین) اُسکے وارثون مین
تقسیم کیا جاے گا۔
اور اگر دونو تقسیمین ایک ہی سی ہون اور وارثِ میتِ ثانی وہی وارثِ

Marfat.com

میت اول ہین تو پہلے ہی سے میت ثانی کو وقت تقسیم ترکہ میت اول نکال ڈالا جاویگا گویا یہ تہا ہی نہین مثلاً ایک شخص تین لڑکے چھوڑکر مرا تین حصہ پر ترکہ تقسیم ہونا چاہیے مگر قبل تقسیم ترکہ ایک لڑکا مرگیا اُس نے وہی وارث دو بہائی چھوڑے ہر طرح انھین کو ترکہ ملتا اِس لیے اول ہی میت اول کی جایداد دو جگہ تقسیم ہو جائیگی۔

اگر ایسا نہین ہی تو میت ثانی کے ترکہ کی تقسیم علحدہ کیجائیگی اگر اُسکا ترکہ اُسکے ورثا پر ٹھیک ٹھیک تقسیم ہوگیا تو بہتر ہی جیسے اِس صورت مین کہ زید نے وفات پائی ماں دو بیٹیان۔ زوجہ۔ دادی۔ وارث چھوڑے ۲۴ سے مسئلہ ہوا مخرج سے سہام زاید ہین اِس لیے عول ۲۷ ہوا اب ایک بیٹی مری اُس نے ایک بہن۔ ایک دادی ایک بیٹا وارث چھوڑے ۶ سے مسئلہ ہوا پوری تقسیم ہوگئی) ورنہ دیکھا جائے گا کہ اِس میت ثانی کے حصہ یعنی مافی الید اور اُسکے وارثون کے سہام مین کیا نسبت ہی اگر نسبت توافق ہی تو وفق مخرج میت ثانی کو اصل مخرج میت اول یعنی اصل مسئلہ مین ضرب دینا چاہیے اور اُسی عدد وفق سے میت اول کے سب سہامون مین ضرب دیدیجاے اور میت ثانی کے سہامون کو میت ثانی کے مافی الید کے عدد وفق سے ضرب دیدیا جاے جیسے اول زید نے وفات پائی اور ایک دادی کریمہ۔ ماں فہیمہ۔ دو بیٹیان ایک نعیمہ ایک عظیمہ۔ ایک زوجہ سلمی وارث چھوڑے چوبیس سے مسئلہ ہوکر بوجہ زیادتی سہام کے ۲۷ سے عول ہوا ماں کو ۴ دادی کو ۳ نعیمہ اور عظیمہ کو ۹ سلمی کو ۷ پھر میت کی بیٹی نعیمہ نے وفات پائی اور دادی فہیمہ یعنی والدہ زید اور بہن یعنی عظیمہ بنت ثانی زید اور ماں سلمی یعنی زوجہ زید اور اپنی دو لڑکیان حمیدہ اور مجیدہ وارث چھوڑے

Marfat.com

مسئلہ ۸ سے ہوگا ایک ایک دادی اور مان کو چاہیے اور تلثان چار یعنی دو دو لڑکیون کو چاہیے بن عصبہ ہی مگر اُس کو کچھ نہ بچا مافی الید اس میت ثانی کے ترکہ پدری سے ۸ سہام ہین اور آٹھ اور چھ مین توافق بالنصف ہے (یعنی دو دو تیا ن چھ۔ اور دو دو چوک آٹھ۔) پس مخرج میت ثانی یعنی چھ کا وفق ۳ ہی اُس سے اصل مسئلہ میت اول یعنی ۲ کو ضرب دیکر ۱۸ کیا اور میت اول کے کل ورثا کے حصون کو ۳ مین ضرب دیدی دادی کے۔ مان کے۔ بہنون کے زوجہ کے۔ اور اِس میت ثانی نغیہ کے ورثا کے سہامون کو اسکے مافی الید کے (یعنی آٹھ کے) جزء وفق ۴ سے ضرب دی دادی کے۔ مان کے۔ دونو لڑکیو اور اگر مابین مافی الید میت ثانی اور مخرج کے نسبت تباین ہوگی تو کل مخرج میت ثانی کو اصل مخرج میت اول مین ضرب دیجائیگی جیسے صورت مذکورہ مین سلمی زوجہ میت اول کا انتقال ہوا اور اُس نے عظیمہ بنتی عمرو حقیقی بھائی وارث چھوڑے تقسیم ترکہ کی (۲) سے ہوگی ایک سہام بنتی کا۔ ایک بھائی کا۔ اور مافی الید سلمی کا (۱۳) سہام ہین اور تیرہ اور دو مین نسبت تباین ہی پس اصل میت اول کے مسئلہ مین (۲) سے ضرب دیکر میت اول کے وارثون کے سہام بلکہ اِس میت سے پہلے جتنے اور وارث مرے ہین سب کے ورثا کے سہام کو دو ہی مین ضرب دی جائیگی اور خود اِس میت کے وارثون کے سہام کو اسکے مافی الید مین ضرب دینگے پس سب میتون کے ورثا کے سہام تو دو مین ضرب دینے سے دوگنے ہو گئے اور اِس میت کے ورثا کے سہام تیرہ مین ضرب دینے سے ۱۳-۱۳- ہو گئے۔

Marfat.com

الغرض میت ثالث کے ترکہ کی تقسیم کے وقت میت ثانی و اول کو ایک ہی سمجھینگے مسئلہ اول ہی مین عمل کیا جاوے گا صرف میت ثانی کے سہام کو ضرب دیدیجائیگی۔

اور میت رابع کے ترکہ کی تقسیم کے وقت میت اول و ثانی و ثالث کو ایک تصور کرینگے تصحیح مسئلہ اول ہی مین ہوتی رہیگی۔ اسی طرح جس قدر وارث مرے ہونگے سب کے ترکہ کی تقسیم کرتے کرتے آخر کو جو اشخاص زندہ ہون اُنکے نام کو احیا کی مد کھینچکر اُسکے نیچے درج کرنا چاہیے اور جس کو جو مل چکا ہے (ایک میت کے ترکہ سے یا چند میت کے ترکہ سے) وہ سب جمع ہو کر اُسکے نام کے نیچے لکھدینا چاہیے مثلاً صورت مذکورہ بالا مین زید کی دادی کریمہ زندہ ہی۔ زید کی مان فہیمہ زندہ ہی۔ زید کی بیٹی عظیمہ زندہ ہی اور زید کی دو نواسیان حمیدہ اور مجیدہ موجود ہین اُنکے سولہ سولہ ہین۔ زید کی زوجہ کا بھائی عمرو زندہ ہی۔

اُسکے ۲۴ ہین اُسکے ۳۲ ہین اُسکے ۶۱ ہین اُسکے ۱۳ ہین

ہم ذیل مین اسی مسئلہ مناسخہ کو تحریر کرتے ہین اُس سے معلوم ہوگا کہ فرایض کے لکھنے کا کیا طریقہ ہی۔

میت ثالث کی مسئلہ کی تصحیح

مسئلہ ۲۴ عوض ۲۷ ۸۱ ۱۶۲

اول

میت زید

یک زوجہ سلمی	دادی کریمہ	مان فہیمہ	نعیمہ بیٹی	عظیمہ بیٹی
۳/۹	۴/۱۲/۲۴	۴/۱۲/۲۴	۸	۸/۲۴/۴۸ ۱۶

Marfat.com

میت مسئلہ ۶ جزو وفق ۳ — توافق بالنصف — نعیمہ مف ۸ جزو وفق ثانی

دادی فہیمہ	مان سلمی	بیٹی حمیدہ	بیٹی مجیدہ	بہن عظیمہ
یک	$\frac{1}{4}$	یک	دو یک	یک
$\frac{1}{4}$		۴		+
$\frac{1}{8}$		$\frac{2}{8}$	$\frac{2}{8}$	
		$\frac{2}{16}$	$\frac{2}{16}$	

میت مسئلہ ۲ — تباین — سلمی مف ۱۳ ثالث

بنت عظیمہ	بھائی حقیقی عمرو
یک	یک
$\frac{1}{13}$	$\frac{1}{13}$

الاحیاء — المبلغ ۱۶۲

کریمہ	فہیمہ	عظیمہ	حمیدہ	مجیدہ	عمرو
۲۴	۳۲	۶۱	۱۶	۱۶	۱۳

شکل مندرجہ بالا مین آڑا خط لفظ میت کے تے ہی اور مسئلہ مین ۲۴ و ۲۷ کے درمیان عول کا لفظ ہی اور ۲۷-۸۱ کے درمیان (ب) علامت تاے تصحیح کی ہی یعنی تصحیح مسئلہ کی ۸۱ سے ہوئی اور ۸۱-۱۶۲ پھر عدد ۱۶۲ سے کی گئی کبھی بجاے ت کے لفظ تصحیحہ بھی لکھدیتے ہین۔ نعیمہ اور سلمی کے نام پر کنڈلی یعنی یہ شکل ⁞ علامت وفات کی ہی بعد اِس خط کے کھینچدینے کے پھر اُس کو کسی میت کے ترکہ سے حصہ نہین ملتا۔ المبلغ سے یہ مطلب ہی کہ کل ترکہ میت کے اِسقدر سہام ہوئے اور الاحیاء سے یہ مراد ہی کہ یہ اشخاص زندہ موجود ہین اور اُنکے اِسقدر حصہ ہین۔

Marfat.com

آٹھوین فصل حمل کا بیان

اگر میت نے کسی ایسی عورت کو جسکی اولادمیت کے ترکہ کی وارث ہوتی ہی حاملہ چھوڑا تو تقسیم ترکہ کے وقت اُس حمل کا حصہ ایک لڑکا یا ایک لڑکی کا (جو لنساز یادہ ہوتا ہو) امانت رکھہ لیا جائے گا مثلاً ایک شخص نے مآن ۴ باپ - بیٹی - حمل - زوجہ حاملہ - وارث چھوڑے اگر حمل لڑکا تصور کیا جائے گا تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ایک ایک سدس مآن - باپ کا آٹھوان حصہ زوجہ کا باقی ۱۳ سہام مین بیٹی اور حمل (یعنی لڑکے) کے مرد کو دوگنا عورت سے - اس طرح بٹ جاوینگے اس حالت مین حمل کے ۸ ۲/۳ سہام ہوئے -

اور اگر حمل کو لڑکی مانا جاوے تو مسئلہ ۲۴ سے ہوکر عول ۲۷ سے ہوگا - چار چار مآن باپ کے تین زوجہ کے دو ثلث ۱۶ دونون لڑکیون کے (ایک موجودہ لڑکی ایک حمل کی لڑکی) اس حالت مین حمل کے ۸ سہام ہوے - پھر اگر حمل کا بچہ پیدا ہوا اور وہ مستحق اُس حصہ کا نہین ہی جو اُسکے لیے رکھا تھا بلکہ کم کا مستحق ہی تو وہ زیادتی یعنی بچت جس کا حق ہی اُسکو دیدیجائیگی -

طریقہ اُس کا یہ ہے کہ حمل کو لڑکا سمجھکر مسئلہ کیا جاوے اور جو مخرج ہو اُسکو خیال مین رکھا جاوے اور لڑکی سمجھکر مسئلہ کیا جاوے اُسکو بھی خیال مین رکھا جاوے ان دونو مخرجون کے عددون کے باہم دیکھا جاوے کیا نسبت ہی اگر نسبت توافق ہی تو ایک کے جزء وفق کو دوسرے مخرج مین ضرب دیا جاوے حاصل ضرب کو مسئلہ کی تصحیح سمجھا جاوے اور اگر باہم دونو مخرجون کے نسبت تباین ہے

Marfat.com

تو ایک مخرج کو دوسرے مخرج مین ضرب دیجاے حاصل ضرب تصحیح ہے پھر لڑکی
والے مسئلہ مین جو حصہ ہر ہر شخص کا ہی اُس مین بصورت توافق اُسی جزو وفق کو ضرب
دینا چاہیے اور بصورت تباین کل مخرج کو ضرب دینا چاہیے اِس طرح سے ایک
ایک شخص کا حصہ نکل آوے گا پس جو حصہ کی مقدار کہ حمل کو لڑکی سمجھنے کے حالت
مین نکلی ہی ہر ایک شخص کو بانٹ دے جائے اور جو زیادہ بچے وہ امانت رکھی جاے
اگر حمل لڑکا پیدا ہوا وہ سب باقی اُس کا حصہ ہے اگر لڑکی ہوئی تو سب حصہ والون
کی فاضلات جو بچائی تھی سب کو واپس کرکر باقی حصہ اِس لڑکی کا بچے گا وہ اسکو
دینا چاہیے۔ مثلاً صورت مذکورہ بالا مین بصورت لڑکی تصور کرینگے مسئلہ کا مخرج
۲۷ ہی اور بحالت لڑکا سمجھنے کے ۲۴ دیکھا گیا تو ۲۴ و ۲۷ مین توافق بالثلث ہے۔
۸ ثلثان ۲۴۔ ۹ ثلثان ۲۷۔ جزو وفق مخرج کو دوسرے مخرج مین ضرب دینا چاہیے
خواہ اِس کو اُس مین یا اُسکو اِسمین یعنی $\frac{24}{9}$ اور $\frac{27}{8}$ پس ۲۱۶ عدد جو حاصل ہوئے یہ مسئلہ
کی تصحیح ہی اور لڑکی ماننے کی حالت مین جو مسئلہ کیا تھا اُسمین مآن۔ باپ کو چار۔ چار
ملتے تھے اور زوجہ کو ۳ بیٹی کو ۱۲۔ اِن سب کے سہامون کو اُسی جزو وفق یعنی ۸
مین ضرب دی مان کے ۳۲ اور باپ کے $\frac{4}{32}$ زوجہ کے $\frac{3}{24}$ بیٹی اور حمل کے $\frac{16}{128}$ ہوئے
اور حمل کو لڑکا ماننے کی حالت مین مان باپ کے چار چار زوجہ کے ۳ بیٹی اور حمل
کے ۱۳ ہوتے تھے اِن سب کے سہامون کو دوسرے مسئلہ کے جزو وفق ۹ مین ضرب
دی مان کے $\frac{4}{36}$ زوجہ کے $\frac{3}{27}$ بیٹی اور حمل کے $\frac{13}{117}$ ہوئے پس حاصل ضرب یعنی ۲۱۶
سہام مین سے لڑکی والے مسئلہ کے سہام یعنی ۳۲ مان کو ۳۲ باپ کو ۴۴
زوجہ کو ۱۳ بیٹی کو جملہ ۱۰۱ سہام دیدے باقی فاضلات ۱۱۴ ان کے ۴ باپ کے ۳ زوجہ کے

Marfat.com

۴۰ احمل کے جملہ (۱۱۵) امانت رکھے اگر لڑکا ہوا تو باپ ان کے چار حصے اور زوجہ کے ۳۔ واپس دیگر باقیماندہ ۴۰ اور لڑکی کو دیے ہوئے ۱۳ جملہ ۱۷ ملاکر بھائی ۹ بہن کو دے جائین گے اِس طرح کہ مرد کو عورت سے دوگنا۔

اور اگر لڑکی ہوئی تو باپ ان زوجہ کو کچھ نہ دیگر کل ۱۱۵۔ اور لڑکی کو دے ہوئے ۱۳ جملہ ۱۲۸ برابر برابر بانٹ دیے جائین گے۔

نوین فصل مفقود کا بیان

جو شخص گھر سے باہر چلا گیا ہو اور اُسکے مرنے جینے کا کچھ حال نمعلوم ہو اُسکو مفقود کہتے ہین اُسکی پیدائش کے دن سے نوے ۹۰ برس تک اُسکی جایداد تقسیم نہوگی۔ اور جو دیگر اشخاص کے ترکہ سے اُسکو اِس عرصہ مین حصہ پہونچے وہ بھی امانت رکھا جائیگا جب نوے برس گزر جائین تو جو وارث اُسکے اب زندہ ہون اُنپر اُسکی جایداد تقسیم ہوگی اور جو مال اُسکے اور مورثون سے اِس عرصہ مین اگر امانت رکھا گیا تھا وہ اب اُن لوگون کے وارثون کو حصہ رسدی واپس دیا جائیگا۔

اگر کسی مسلمان کو دارالحرب مین قید کر لیجائین اور اُسکا حال نمعلوم ہو تو وہ بھی مفقود سمجھا جائیگا۔

دسوین فصل تخارج کا بیان

اگر کوئی وارث صلح و رضامندی سے اپنے حصہ کے بدلے کوئی چیز لیکر حصہ سے دست برداری کرے تو درست ہو اُسکو کچھ نہ دیا جاے گا لیکن مسئلہ کی تصحیح اُسکے

Marfat.com

سہام سمیت کرکر اُسکے سہام علحدہ کردیے جائینگے اور باقی سہام پر ترکہ کی تقسیم ہوجائیگی مثلاً میت نے
زوج اور مان اور چچا وارث چھوڑے مسئلہ ۶ سے ہوگا زوج کو نصف ۳ ان کو ثلث باقیماندہ
۱ چچا کو۔ پس اگر زوج نے مہر کی معافی کے عوض اپنا حصہ چھوڑ دیا اُسکا حصہ شمار سے علحدہ کرکر کل مال
تین سہام پر تقسیم کردیا جائیگا دو سہام مان کے ایک چچا کا۔ یا مثلاً چچا اپنے حصہ سے دستبردار
ہوگیا تو کل مال پانچ حصہ پر تقسیم ہوگا ۳ حصہ زوج کو اور دو مان کو ملینگے۔

گیارہویں فصل وراثت متعلق مذاہب امامیہ

سنی و شیعہ مین تقسیم حصص کے قاعدہ تو یکساں ہین (بجز اسکے کہ عول نہین ہوتا ہی یعنی اگر ترکہ کل
ورثا مین بے کسر تقسیم نہو سکے تو حصہ رسدی منہائی کیجائیگی۔ اور زوجین مین سے شوہر مستحق رد
ہی۔) مگر اقسام و حصص وارثان مین فرق ہی۔ وارث تین قسم کے ہین وارثان نسبی و وارثان سببی
وارثان ولا۔ وارثان نسبی کے چار درجہ ہین (۱) اصول محدود یعنی صرف باپ مان اور
فروع غیر محدود یعنی۔ بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ پوتی۔ پروتا۔ پروتی۔ (نیچے تک) انمین بمقابلہ وارث
قریب وارث بعید مستحق ترکہ نہین ہوتا اور بموجودگی اولاد سوائے والدین و زوجہ و شوہر
کوئی وارث حصہ نہین پاتا اور اولاد پسر کو پسر کا اولاد دختر کو دختر کا حصہ ملتا ہی۔
(۲) دادا۔ دادی۔ بھائی۔ بہن۔ اور انکی اولاد۔ انمین بھی بمقابلہ وارث قریب وارث
بعید غیر مستحق ہی مثلاً بھتیجا بموجودگی بھائی۔ بہن۔ اور بھائی کا پوتا بمقابلہ بھتیجے۔ بھانجے کی
مستحق ترکہ نہین۔ (۳) چچا۔ پھوپھی۔ خالہ۔ مامون۔ اور انکی اولاد۔ انکے باہم بھی لحاظ
قریب و بعید کا کیا جاتا ہی (۴) مان۔ باپ کے چچا۔ پھوپھی۔ مامون۔ خالہ۔ ان چاروں
درجہ کے باہم بھی اول درجہ دوسرے پر دوسرا تیسرے پر تیسرا چوتھے پر مقدم ہی اگر درجہ اول

Marfat.com

کوئی وارث از قسم اناث بھی موجود ہو تو درجہ دوم کا وارث خواہ از قسم ذکور ہی کیون نہو مستحق نہین ہی
اور حقیقی چچا۔ پھوپھی۔ مامون۔ خالہ۔ کے ہوتے۔ اخیافی چچا۔ پھوپھی۔ مامون۔ خالہ
کو ترکہ نہین پہونچتا۔ مگر وہ اخیافی رشتہ دار بمقابلہ حقیقی محروم نہین ہوتا جس کا شمار ذوی الفروض مین ہو
مثلاً ایک اخیافی بہن باوجود حقیقی بہن کے ایک سدس اور چند اخیافی بھنین حقیقی بہن کے ہوتے ایک ثلث
پائینگی۔ واسطہ دار مرد کو واسطہ دار عورت سے دوگنا ملیگا مثلاً چچا کو بمقابلہ خالہ دوگنا ملیگا حقیقی بھائی کا
بیٹا اخیافی بھائی کو محروم نہین کرتا اگر کوئی شخص دو جہت سے وارث ہو تو بمقابلہ دوسرے وارث کے
اپنی دو جہتون کے اعتبار سے زیادہ پائیگا۔

ورثاے سببی وہ قرابت دار ہین جنکو نکاح کے سبب سے ترکہ پہونچتا ہی یعنی شوہر اور زوجہ۔ اگر سوا
خاوند کے کوئی وارث نہو تو خاوند سب متروکہ کا مالک ہوتا ہی۔ اور خاوند مرجاے اور سوا اسکی
عورت کے کوئی اور وارث نہو تو زوجہ کو صرف چہارم ملتا ہی۔ باقی خزانہ مین جمع ہوگا۔ اگر کوئی شخص
بحالت بیماری نکاح کرکر قبل از خلوت اُس مرض مین مرجاے تو اُسکی عورت کو اُسکا ترکہ نہ پہونچیگا
اور وہ عورت اُس سے پیشتر مرجاے تو یہ عورت کا ترکہ نہ پاے گا اور اگر عورت کی بیماری مین
نکاح ہوا ہو اور قبل از خلوت شوہر مرجاے تو عورت حصہ پاے گی۔

ورثاے ولا مین ایک وہ شخص ہی جس نے غلام کو آزاد کیا اور غلام کا کوئی وارث نہین تو یہ
وارث ہوگا (یہ قسم ہندوستان مین نہین ہی۔) دوسرا وہ جس نے کسی شخص غیر سے معاہدہ
کرلیا ہو کہ ہم مرجائین تو تو وارث ہی تو وہ اِسکے مرنے کے بعد اِسکا وارث ہوگا۔

فائدہ وقت تقسیم ترکہ خاص بڑے لڑکے کو باپ کی تلوار اور پوشاک اور قرآن شریف
اور انگوٹھی دیجاے گی۔

Marfat.com

دوسرا باب وصیت مین

وصیت سے مراد ہی کسی شے کا کسی شخص کو بعد موت مالک کر دینا
جو شخص وصیت کرے وہ مُوصی ہی اور جس سے وصیت کیجائے وہ
وصی ہی اور جو چیز بعد موت موصی کے دوسرے شخص کی ملکیت مین آنیوالی ہے
وہ موصٰی بہ ہے اور وہ دوسرا شخص مُوصٰی لہ مثلاً زید نی بکر سے
وصیت کی کہ ہمارا مکان بعد ہمارے خالد کو دیدینا پس زید مُوصی ہی
بکر وصی مکان موصٰی بہ ہے خالد مُوصٰی لہ وصیت کرنے والا عاقل بالغ
ہونا چاہے وقت وصیت موصٰی لہ کا زندہ ہونا یا حمل مین ہونا ضروری ہے
اور یہہ بھی ضرور ہی کہ جس چیز کی وصیت کیجاتی ہے وہ مُوصی کی ملکیت ہی ہو
بالفعل موجود ہو یا معدوم ہو جیسے باغ کے درختون کے پھل اور جس
چیز کی وصیت کیجاتی ہی وہ پہلے سے مُوصٰی لہ کی ملکیت مین نہو مثلاً پہلے ہی
مُوصٰی لہ کو ہبہ کر دی ہے تو اوس شے کی وصیت ناجایز ہے وصیت جایداد
منقولہ کی ہو یا غیر منقولہ کی تحریری ہو یا زبانی ایک سی وقعت رکھتی ہی لیکن نظر
بعمل درآمد قانونی وصیت تحریری جہانتک کہ قانوناً باعتبار اشہاد و رجسٹری
زیادہ مضبوط کیگئی ہو قوی تر وقعت ہی متصور ہوتی ہے وصیت وارث کے
حق مین جاری نہین ہوتی مگر بعد موت موصٰی لہ کا وارث ہونا دیکھا جاتا ہی
پس اگر کسی وارث کے حق مین وصیت کی اور بعد موت مُوصی وہ وارث محجوب الارث
ہو جاے تو وصیت جاری ہو سکتی ہی اور اگر ایک شخص غیر کے حق مین
وصیت کیگئی اور وہ بعد موت مُوصی وارث ہو جاے تو وصیت جاری

Marfat.com

نہین ہوسکتی مثلاً بھائی کے حق مین وصیت کی گئی حال آنکہ وارث ہے
پھر بیٹا پیدا ہوا بھائی محروم ہوگیا وصیت جاری ہوگی۔
وصیت وارث کے حق مین بھی ثلث مال تک ہوسکتی ہے اگرچہ ورثا
روا نہ رکھتی ہون۔
اور اگر بعد موت مورث ورثا اجازت دین
تو ثلث سے زیادہ کی بھی وصیت جاری ہوسکتی ہے ورثا کی
اجازت بحالت حیات مورث جائز نہین ہوسکتی اسواسطیکہ اونکو ابھی
حق وراثت حاصل نہین ہے اگر کوئی وارث نہو تو کل مال کی وصیت
ہوسکتی ہے وصیت قاتل نابالغ ومجنون کے حق مین بھی جائز ہی وصیت کرکر
انکار کردینا یعنی اپنے قول سے پھر جانا جایز ہے خواہ صراحۃً کہدے
یا کوئی کام ایسا کرے جس سے قطع وصیت ہوجاے مثلاً ایک کپڑے
کی کسی شخص کو وصیت کی پھر اوسکا انکر کہہ بنوالیا تو وصیت قطع
ہوگئی یا اوس کپڑے کو بیچڈالا یا اور کوئی تصرف کرلیا تو وصیت باطل ہوگئی
وصیت مرض الموت مین کیجاتی ہے اگر اوس بیماری سے اچھا ہوگیا
تو وصیت برقرار رہی (مرض موت وہ مرض ہے جسمین مریض آدمی کو
احتمال موت کا ہو اور اپنے حوائج ضروری چلنے پھرنے سے باز رہے
اگر ایک شخص کے لیئے ایک ثلث مال کی وصیت کی اور ایک ثلث
مال کی دوسرے شخص کے لیے اور وارثون نے اجازت ندی تو
ایک ہی تہائی مین دونو موصیٰ لہ کو شریک کیا جائے گا اگر وصیت کی

Marfat.com

کہ ہمارے مال مین سے فلان شخص کو دیا جاوے اور مقدار مال کی صراحت نہ کی
تو وارثون کو اختیار ہے کہ جسقدر چاہین دین اگر موصے لہ بحالت حیات موصی
مرجائے تو وصیت باطل ہو جاتی ہے۔ اگر وصیت مین کچھ امور ناجائز درج ہون
کچھ جائز تو امور جائز کا نفاذ ہوگا وصیت باطل نہین ہو سکتی ایک وصیت کے بعد
دوسری وصیت کیجاوے تو پہلی وصیت باطل ہو جاتی ہے اگر وصیت ثلث
مال سے زائد چند اشخاص کے واسطے کی اور ورثا نے اجازت نہ دی تو سب کو
حصہ رسدی ایک ہی ثلث مین سے دیا جاویگا۔ اگر وصیت بلا تعین حصص دو
شخصون کے واسطے ہو اور ایک مرجائے تو کل مال ایک ہی موصی لہ کو دیا جائیگا
ورنہ قایم مقام موصی لہ متوفی اوس حصہ پر قابض ہوگا کوئی وارث بعد اجازت
ورثا مندی کے پھر انکار نہین کر سکتا چونکہ وصیت بعد وفات موثر ہوتی ہے
اسلئے حیات موصی مین بموجب وصیت کے کسی استقرار حق یا اوس کے منسوخی
کی نالش نہین ہو سکتی۔ وہ وثیقہ جو حالت قریب المرگ مین لکھا جائے بمنزلہ
وصیت متصور ہوگا اور ثلث سے زیادہ کے لئے موثر نہ ہوگا اور اگر وہ عوض
حق مہر زوجہ کے لئے ہے تو بصورت کمی مہر و زیادتی شے موصی بہ کے مقدار
مہر تک جائز ہوگا۔

سوا نابالغ اور فاتر العقل کے مرد عورت عزیز غیر ہر شخص وصی ہو سکتا ہے مگر
غیر مذہب وصی نہین ہو سکتا لیکن محض اسوجہ سے کہ وصی غیر مذہب
مقرر کیا گیا ہے وصیت ناجائز نہ ہوگی وہی کو قبول عہد وصیت کا اختیار ہے
اگر ایک بار انکار کرکے سامنے اقرار کرے گا تو وصی ہوگیا۔ بعد وفات موصی

Marfat.com

وصی انکار نہین کرسکتا۔ اگر کوئی وصی مقرر نہین ہوا ہے تو باپ یا دادا اور اونکی عدم موجودگی مین اونکے وصی متوفی کے وصی مقرر ہوسکتے ہین اگر کسی شخص نے دو وصی مقرر کئے ہون تو ایک وصی بغیر منظوری و اتفاق دوسرے وصی کے کوئی فعل نہین کرسکتا البتہ بعض امور خاص متعلق نفع و نقصان جائداد مین ایک وصی کا فعل بھی روا ہے۔ اوصیا کو کوئی صلہ یا مزد خدمت پانیکا حق نہین ہے۔

تیسرا باب ہبہ کا بیان

اپنی کوئی چیز مفت بہ نیت خیر کسی شخص کو دے کر اوسکو مالک کردینا اسکو ہبہ کہتے ہین ہبہ کرنے والے کو واہب اور جو چیز ہبہ کیجائے اوس کو موہوب اور جس کو دیجائے اوسکو موہوب لہٗ کہتے ہین۔ واہب کا عاقل بالغ اور اوس چیز کا مالک ہونا ضرور ہے اور وقت ہبہ ضرور ہے کہ شے موہوب موجود ہو مثلاً درختون کے پھل جو اب موجود نہین ہین فصل مین لگین گے اسوقت اونکا ہبہ ناجایز ہی اور ضرور ہے کہ وہ مال قیمت دار ہو یعنی ایسی چیز نہ ہو شرعاً جس کی قیمت نہین کیجاتی پس شراب اور سور کا ہبہ جائز نہین ہے ہبہ ایجاب و قبول جانبین سے منعقد ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ شے موہوب پر قبضہ کرنیکا موقع حاصل ہو ورنہ ہبہ صحیح نہوگا۔ اگر شے موہوب واہب کے استعمال مین رکی ہوئی ہے تو ہبہ صحیح نہین مثلاً گھر ہبہ کیا مگر اوس مین اسباب واہب کا رکھا ہوا ہے تو ہبہ صحیح نہین البتہ اگر عورت خاوند کو یا باپ طفل نابالغ کو اس طرح مکان ہبہ کرے تو جائز ہے یہہ بھی ضرور ہے کہ شے موہوب ملک دیگر سے

Marfat.com

علحدہ مشخص اور مقسوم ہو اگر غیر مقسوم وشامل ہو تو ایسی ہو جسکی تقسیم سے نقصان لازم آتا ہو ورنہ قبض کامل نہ ہونے سے ہبہ صحیح نہوگا پس تہنون مین دودھ کا اور درخت پر پھلونکا بھیڑ کے بدن پر اون کا ہبہ جائز نہین ہے ہبہ از جانب مالک شے موہوب صحیح ہوتا ہے اور ولی نابالغ کی طرف سے اور اوسکے قبض سے بھی ہبہ ہو جاتا ہے اور طفل نابالغ کی ماں اور صغیرہ کے خاوند کا قبضہ بھی کافی ہے بشرطیکہ صغیرہ سے زفاف ہوچکا ہو۔ وہ شخص جو ایک چیز کے بالاشتراک مالک ہون وہ چیز ایک شخص کو ہبہ کرسکتے ہین ایک شخص ایک شے کا دو کو ہبہ نہین کرسکتا ہر شخص اپنی کل جائداد ہبہ کرسکتا ہے ہبہ قریب المرگ بطور وصیت سمجھا جاویگا۔ اور ثلث سے زیادہ جائداد پر موثر نہ ہوگا۔ دستاویز جو عبارت سے وصیت معلوم ہوتی تھی از روئے اقرار مابعد فریقین دستاویز ہبہ ثابت ہوئی۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰) ہبہ کرکے پھیر لینا جائز ہے بکراہت تحریمی مگر مندرجہ ذیل اشکال مین ہبہ سے رجوع جایز نہین (۱) اگر شے موہوب پہلے سے زیادہ قیمتی ہوگئی ہو (۲) واہب خواہ موہوب لہ مین سے کوئی مرگیا ہو (۳) شے موہوب کے بدلے کوئی چیز واہب نے لے لی ہو اور یہہ ذکر آگیا ہو کہ یہہ چیز شے موہوب کا بدلہ ہے (۴) شے موہوب موہوب لہ کی ملکیت سے نکل گئی ہو (۵) واہب نے موہوب لہا سے نکاح کر لیا ہو (۶) موہوب قرابت دار محرم نسبی ہو (۷) شے موہوب ہلاک ہوگئی ہو۔ اور ہبہ کے رجوع مین واہب و موہوب لہ کی رضامندی ضرور ہے ورنہ کسی طرح جایز نہین۔ جب کوئی شی ہبہ کیجائے اس طریق پر کہ موہوب لہ فلان چیز اوس کے بدلے مین واہب کو

Marfat.com

عوض دے تو شے موہوب کو موہوب لہ دیکھہ بھال کر بصورت ناپسندیدگی پھیر بھی سکتا ہے اور اوسمین شفعہ بھی جاری ہو سکتا ہے۔

چوتھا باب وقف کا بیان

کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر راہ خدا مین لگا دینا اور اوسکی منفعت کو کسی کار خیر مین صرف کرنا یا جس شخص کو مناسب سمجھے دینا اگرچہ وہ شخص مالدار ہو اسکو وقف کہتے ہین وقف کرنے والا واقف کہلاتا ہے اور جو شے وقف کیجاتی ہے اوسکو موقوف کہتے ہین جو مال وقف کیا ہے اوسکا مال متقوم ہونا ضرور ہے یعنی شرعًا وہ مال قیمت دار ہو اور مال جو وقف کیا جاتا ہے ملکیت واقف سے ہو اور وقف بالصراحۃ ہونا چاہئے کہ ہم نے یہہ شے خدا کے واسطے وقف کی ہے واقف عاقل بالغ ہو حقیقت وقف جانتا ہو اور شے موقوف معلوم مشخص ہونا چاہیے جب وقف صحیح ہو جائے تو شے وقف شدہ نہ کسیکی ملکیت ہو سکتی ہے نہ عاریت جا سکتی ہے نہ رہن ہو سکتی ہے نہ ہبہ ہو سکتی ہے واقف خود اپنے آپکو متولی وقف قرار دیسکتا ہے اور وہ اور کسیکو متولی نکرے تو اوسکے بعد واقف کا وصی وقف کا متولی ہوگا اور اگر اوسکا کوئی وصی و قایم مقام نہین ہے تو حاکم متولی ہے متولی وقف کا امانت دار اوس کام کا سنبھال لینے والا چاہیے اگر خیانت یا فسق و فجور ثابت ہو تو متولی اپنے عہدے سے علحدہ کر دیا جاویگا خود واقف ہی متولی کیون نہو اور اوسنے شرط ہی کیون نہ کر دی ہو کہ فلان شخص سے تولیت علحدہ نکیجائے کیونکہ یہ شرط ایسی حالت مین قابل تعمیل نہین ہے واقف آمدنی وقف کل یا کسیقدر بحالت حیات اپنے صرف کے واسطے

Marfat.com

متعلق کرسکتا ہے اور یہہ شرط لگادینا بھی جائز ہے کہ جائداد وقف شدہ دوسری جائداد سے بدل لیجا سکتی ہے۔ وقف کی شرطون کی تعمیل کرنا نہایت ضروری ہے مگر صورت ہاے مندرجہ ذیل مین ضرورۃً حاکم کو اختیار دیا گیا ہے اگر مناسب سمجھے تو اون شرائط کی تعمیل کرے۔ (۱) ناظر متولی معزول نہ کیا جاے (۲) جائداد وقف کو ایک سال سے زائد اجارہ نہ دیا جاے (۳) فاضل آمدنی فلان مسجدون کی بہی سائلون پر تصدق کیجاے (۴) اسقدر کہانا یا فلان کہانا روز مستحقین کو دیا جاے (۵) امام مسجد کی اسقدر تنخواہ مقرر کیجاے (۶) جائداد وقف کسی دوسری جائداد سے نہ تبدیل کیجاے (۷) قاضی اور سلطان وقف مین دخل نہ دین۔ پس بحالت ضرورت ناظر متولی معزول ہوسکتا ہے۔ جائداد وقف کا اجارہ اگر کوئی کم مدت کے لئے نہ لیتا ہو تو زائد مدت تک کو دیا جاسکتا ہے۔ آمدنی مین سے جو بچت ہو اوسکو علاوہ کسی خاص مسجد کے دوسرے مساکین پر بہی خیرات کرسکتے ہین۔ مستحقین کو بعوض کہانے کے متولی نقد بہی دیسکتا ہے۔ بصورت ضرورت امام کی تنخواہ کم وبیش ہوسکتی ہے۔ اگر احتمال مضرت ہو تو جائداد تبدیل ہوسکتی ہے۔ حکام بحالت ضرورت ضرور دخل دینگے۔

وقف بحالت مرض موت مثل ہبہ مرض موت کے ہے یعنی ثلث مال سے زائد وقف نہوگا اگر متولی مرجاے اور کسی دوسرے شخص کے لئے اوسنے وصیت نہین کی تو متولی مقرر کرنا وصی کا کام ہے اور جہانتک ہوسکے متولی قرابت داران واقف سے مقرر کیا جاے گا۔

اگر متولی کو واقف کیطرف سے اختیار ہو کہ جسے چاہے متولی کرے اور معزول کرے تو یہہ شخص اپنی جگہ دوسرا متولی مقرر کرسکتا ہے اور اوسکو معزول بہی کرسکتا ہے

Marfat.com

مسجد کا بنانے والا موذن اور امام مقرر کرنے مین اہل محلہ سے مقدم ہے مگر جبکہ اہل محلہ نے اوس سے اچھا موذن یا امام مقرر کرلیا ہو تو وہ ہی بہتر ہے۔ وقف واسطے شخص غیر موجود اور حمل کے جائز ہے۔ اور جب تک کہ وہ شخص حاضر آوے یا بچہ پیدا ہو آمدنی فقرا و مساکین کو دیجاوے۔

جب وقف بطور وصیت ہو تو واقف قبل موت اوسکو فسخ کرسکتا ہے۔

اگر دو شخص متولی وقف ہون تو ایک تنہا کوئی کارروائی نہین کرسکتا۔

البتہ اگر واقف نے خود اپنے آپ کو اور ایک دوسرے شخص کو متولی مقرر کیا ہو تو واقف تنہا باختیار خود کوئی کام کرسکتا ہے۔ عورت کسی درگاہ کی خدمت کی متولی نہین ہوسکتی۔

پانچوان باب نابالغی وولایت کا بیان

مدت نابالغی ۱۶ سال ہے اور صغیر سے مراد اوس شخص سے ہے کہ سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو۔ صبی اوسکو کہتے ہین جو بچہ ہو۔ مراہق وہ جو قریب بلوغ ہو۔

مسلمان جو مالگزار ہے از روے قانون ۱۸ سال تک نابالغ ہے۔ ولایت سے یہ مراد ہے کہ اوسکا قول دوسرے پر نافذ ہو۔ ولایت دو قسم ہے اصلی اور وصیت کی ولی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ولی قریب جیسے باپ دادا اور اونکے وصی اور قایم مقام۔ ولی بعید واسطہ واران پدری انکی ولایت بابت تعلیم ونکاح ہوتی ہے۔ ولی قریب جائداد نابالغ کا نگران ہوسکتا ہے اور اوسکی عدم موجودگی مین ولی بعید نگرانی نہین کرسکتا۔ ماں سات برس کی عمر تک لڑکون کی اور جوان ہونے تک لڑکیون کی مربی و نگران ہے۔ ماں اگر دوسرا نکاح کرلے تو اختیار نگرانی جاتا رہتا ہے اور پھر بیوہ

Marfat.com

ہوجانیکی حالت مین وہی اختیار ہوجاتا ہے اور واسطہ داران پدری نہ ہون اور
مان بھی نہ ہو تو واسطہ داران مادری بھی صرف تعلیم و نکاح مین ولی سمجھے جاتے ہین۔
جو قرضہ ولی بحالت نابالغی بضرورت پرورش و تعلیم لیا ہو اوسکا نابالغ ذمہ دار ہے۔
مگر ولی کوئی ایسا کام نہین کرسکتا جس سے نابالغ کو کوئی فائدہ نہ ہو نہ جائداد غیر منقولہ
فروخت کرسکتا ہے البتہ اگر دوچند قیمت ملتی ہو یا پرورش نابالغ جائداد فروخت کرنے پر
منحصر ہو یا قرضہ متوفی بجز بیع ادا نہ ہوسکتا ہو۔ یا تعمیل وصیت بجز بیع نہ ہوسکتی ہو۔
یا مال جائداد اوسکے خرچ کو کافی نہ ہو یا کسی وجہ سے جائداد کے تلف ہونیکا اندیشہ
ہو۔ تو اختیار ہے کہ جائداد فروخت کردے۔

چھٹا باب نکاح و مہر و طلاق وغیرہ کا بیان

پہلی فصل نکاح کا ذکر

نکاح ایسے معاہدہ کا نام ہے جو توالد و تناسل کی غرض سے عمل مین آئے اوس سے
عورت زیر حکومت شوہر ہوجاتی ہے اور شوہر ذمہ دار مہر و نان نفقہ و مکان سکونت
کا ہوجاتا ہے اور جانبین سے استحقاق وراثت قایم ہوتا ہے۔ نکاح کے واسطے
گواہون کا ہونا بھی ضرور ہے مگر آزاد عاقل بالغ اور مسلمان ہون۔ اور ایجاب
وقبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب وقبول ایک ہی جلسہ مین ہونا چاہئے اور
خاوند و زوجہ کی پوری صراحت کرویجاے کہ شبہ نہ رہے مرد و عورت دونو عاقل بالغ
آزاد ہین تو خود اونکا ایجاب و قبول اور ذاتی واقفیت ایک دوسرے کے حال سے
ضرور ہے ورنہ دونو کے ولیون کی رضامندی اور اونکا ایجاب وقبول شرط ہے

Marfat.com

اگر صرف عورت صغیرہ ہے تو اوسکے ولی کی رضامندی مرد کو حاصل کرنا چاہیئے۔ باندی غلام کا نکاح مالک کی رضامندی پر موقوف ہے۔ عورت بالغ اپنے کفو مین باختیار خود نکاح کر سکتی ہے۔ اگر بعد نکاح معلوم ہو کہ خاوند غیر کفو ہے تو عورت کے ولی عصبہ کو اختیار ہے کہ نکاح کو فسخ کردے۔ اگر صغیر و صغیرہ کا نکاح سوا مان باپ کے کسی اور ولی نے کر دیا تو اونکو بالغ ہونے کے وقت یا نکاح کا حال معلوم ہونے کے وقت اختیار فسخ حاصل ہے۔ بشرطیکہ اسقدر توقف نہ ہوا ہو کہ اونکی رضامندی سمجھی جاوے واسطہ داران پدری نہ ہون تو واسطہ داران مادری کو اختیار عقد نابالغ حاصل ہے اگر وہ بھی نہ ہون تو حاکم ولی ہے۔ اگر مرد و عورت کا مدت تک بطور زن و شوہر رہنا ثابت ہو تو بغیر شہادت گواہان نکاح ہوجانا گمان کیا جاے گا۔ موانع نکاح حسب ذیل ہین۔

(۱) قرابت محرمی یعنی جو رشتے خون اور نسب کے ہین وہ مانع نکاح ہین مثلاً یہہ عورتین مرد پر حرام ہین۔ ماں۔ دادی۔ نانی (اوپر تک) بیٹی پوتی (نیچے تک) بہن بھانجی۔ (سگی سوتیلی) پھوپھی (سگی سوتیلی) باپ دادا کی منکوحہ۔ بیٹے پوتے کی منکوحہ خالہ بھتیجی۔ (سگی سوتیلی) نکاح سے ہون یا زنا سے (۲) مصاہرت یعنی سسرالی رشتے مثلاً زوجہ کی ماں۔ نانی۔ دادی وغیرہ۔ مدخولہ کی لڑکیان۔ اور بہو۔ زوجہ کی ماں مین اوس عورت کی ماں دادی نانی وغیرہ بھی داخل ہین جس عورت سے زنا کیا یا جس عورت کو (خواہ عورت نے) بہ نیت بد چھوا (۳) رضاعت یعنی دودھ پینے کی وجہ سے دودھ پلانے والی اور اوس کی لڑکیان اور اوس کے رشتہ دار جو نسب کے مذکور ہوئے وہ سب مرد پر حرام ہین۔ مگر دودھ پلانے والی پر صرف بچہ لڑکا اور اوسکی اولاد

Marfat.com

حرام ہے ۔ (۴) اجتماع یعنی ایک عورت کے ہوتے مرد کو دوسری ایسی عورت حرام ہے کہ اگر ایک کو مرد فرض کیا جاے تو ایک دوسری پر حرام ہو مثلاً پہلی عورت کی بہن پھوپھی خالہ پس اگر ایک مرد ہو تو آپسمین بہن بھائی پھوپھی بھتیجے مامون بھانجی ہون اور انکے باہم نکاح درست نہین ۔ (۵) اختلاف دین یعنی عورت اگر مسلمان نہین ہے تو نکاح ناجائز ہے ۔ البتہ نصرانیہ یہودیہ سے نکاح بکراہت تحریمی درست ہے ۔ (۶) طلاق یعنی تین بار طلاق دیدی ہے تو نکاح نہین ہوسکتا ۔ (۷) حق غیر کا متعلق ہونا یعنی غیر کی منکوحہ حرام ہے ۔ (۸) عدت جو عورت عدت مین ہے اوس سے نکاح ناجائز ہے ۔

نکاح موقت منع ہے اور متعہ بھی ناجائز ہے ۔ نکاح موقت یعنی مدت معین کے واسطے نکاح کرنا اور متعہ یعنی یہہ کہکر عورت پر تصرف حاصل کرنا کہ مینے اسقدر مدت کے واسطے تجھسے متعہ کیا ۔ فرق دونون مین یہہ ہے کہ متعہ مین لفظ متعہ کا کہا جاتا ہے اور مہر کی تعداد بھی کھول دیجاتی ہے اور گواہون کا ہونا شرط نہین ۔ نکاح موقت اسکے خلاف ہے ۔ نکاح کرنا اور یہہ کہنا کہ ایک مہینے بعد تجھے طلاق دونگا نکاح موقت نہین ہے کیونکہ اس شکل مین تعین مدت طلاق مین ہوئی نکاح مین نہین ہوئی ۔

جسنے دودھ پلایا اوس کے سب قرابت دار لڑکے پر حرام ہوتے ہین مگر دودھ پلانے والی پر صرف وہ لڑکا اور اوسکی اولاد حرام ہے ۔ بھائی بہن کی دودھ پلانے والی سے نکاح جائز ہے ۔ دودھ شریک بھائی کی ماں سے جسکا دودھ اسنے نہین پیا نکاح جائز ہے ۔ باپ کو لڑکا لڑکی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے ۔ مرد کو ایک عورت کے ہوتے دوسری سے نکاح کرنا چار تک جائز ہے ۔ شوہر کی جانب سے کل

Marfat.com

ازواج سے رعایت مساوی کا برتاؤ اور عورت کی جانب سے اطاعت شوہر لازم ہے
جو عورت زنا سے حاملہ ہو اوس سے نکاح درست ہے مگر تا وضع حمل پاس جانا نادرست ہے ۔

دوسری فصل مہر کا ذکر

مہر نکاح کا ایک لازمہ ضروری ہے اور یہ وہ مال ہے جو بوجہ معاہدہ نکاح مرد پر
واجب الادا ہوتا ہے ۔ کم سے کم مقدار مہر کی دس درم ہین جو برابر ہین ۲ روپیہ ۵ ماشہ کم
تین روپیہ کے اگر روپیہ گیارہ ماشہ کا ہو۔ اگر اس مقدار سے کم مہر مقرر کیا جائے
تب بھی دس ہی درم لازم آئینگے ۔ اور زیادتی کی حالت مین جو تعداد مقرر ہوئی ہو
وہ واجب الادا ہے ۔

مہر عموماً مشروط بتاخیر ہوتا ہے لیکن وہ بعد خلوت صحیحہ یا وفات احد الزوجین یا طلاق کے
واجب الادا ہو جاتا ہے ۔ اگر فوراً ادا کرنا مہر کا قرار پایا ہے تو اوسکو مہر معجل کہتے ہین
اگر تشریح فوراً ادا کرنیکی نہین ہوئی تو مہر موجل ہے یہ عند الطلب ادا ہونا چاہیئے ۔

مہر کی اگر تعداد مقرر ہوگئی ہے تو مہر معین ہے اور اگر وقت نکاح کچھ تعداد مقرر نہین
ہوئی ہے تو غیر معین ہے اس حالت مین مہر مثل دینا پڑیگا ۔ مہر مثل اوس مہر کو کہتے
ہین جو عورت کے باپ کے رشتہ کی برابر والی عورتون کا ہو ۔ برابری عمر صورت
مال عقل پرہیزگاری علم ادب خلق مین نکاح کے وقت کی دیکھی جائیگی مگر سب ہی
عورتون مین برابری ضرور نہین ہی ۔ اور باپ کے کنبہ مین نہ ہو تو مان کے کنبہ کی عورتون پر
خیال کیا جائے گا ۔

مہر مثل مندرجہ ذیل حالتون مین لازم آتا ہے (۱) وقت نکاح مہر مثل ٹھہرا ہو (۲) وقت

Marfat.com

نکاح مہر کی کچھ تشریح نہ ہوئی ہو (۳) وقت نکاح یہہ قرار پایا ہو کہ مہر نہ دینگے۔
(۴) یہہ قرار پایا ہو کہ یہہ شخص اپنی بہن زوجہ کے بھائی کے عقد میں دیگا۔ یہہ شرط
ناجایز ہے اور مہر مثل لازم ہوگا (۵) یہہ قرار پایا ہو کہ خاوند عورت کی ایک مدت
معین تک خدمت کردے یہہ ناجائز ہے (۶) یہہ ٹھہرا ہو کہ مرد عورت کو قرآن شریف
پڑھادے (۷) مہر کے بدلے شراب خواہ سور کا دینا قرار پایا ہو یا اور کسی جانور کا دینا
ٹھہرا ہو (۸) نکاح فاسد ہوا ہو یعنی کوئی شرط نہ ادا ہوئی ہو (۹) باوجود مہر معین
ہونیکے عورت مہر مثل پر راضی ہوگئی ہو۔ مہر معجل کی تعداد نہ مقرر ہوئی ہو تو ایک تہائی مہر
معجل قرار پائے گا۔ عورت یا اوسکے وارث مہر کا دعوی بطور قرضہ کے کرسکتے ہین۔
اگر وقت نکاح یہہ تشریح نہ ہوئی ہو کہ مہر موجل ہے یا معجل تو کل موجل قرار پائیگا خاوند
اگر بعوض مہر کوئی جائداد عورت کو دے تو اوسپر قبضہ کامل زوجہ کا ضرور نہین ہے۔
اگر مہر معجل مقرر ہوا ہے تو عورت کو اختیار ہے کہ جب تک خاوند ادا نہ کرلے اور جبتک
ایک درم بھی باقی رہے وہ خاوند کے پاس نہ آئے۔
اگر مہر زیادہ مقرر کیا گیا ہو تو عدالتون کو ضرور نہین کہ پوری رقم اوسکی دلاوین بلکہ
بلحاظ حیثیت خاوند و قرضہ دیگر اشخاص دلایا جاوے۔ فیصلہ پریوی کونسل مندرجہ
جلد ۲ صفحہ ۵۵ ویکلی رپورٹر مقدمہ ملکہ دوعالم نواب تاجدار بنام مرزا جہان قادر ۲۹ مارچ ۱۸۶۵ء
جس عورت کا مہر معین ہوا مگر نوبت خلوت صحیح یعنی تخلیہ اور ہم بستری کی نہ پہونچی تھی کہ طلاق
یا موت سے جدائی واقع ہوئی تو جو مہر ٹھہرا تھا اوسکا نصف دینا پڑیگا۔ اگر مہر معین تھا
اور خلوت صحیح کا بھی اتفاق ہوا پھر جدائی ہوئی تو پورا مہر واجب ہوگا۔ اور اگر مہر معین نہوا
تھا اور بعد خلوت صحیحہ کے مفارقت ہوئی مہر مثل لازم ہوگا۔ اور مہر معین نہ ہوا تھا اور

Marfat.com

ہمبستری یعنی خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی اور جدائی ہوگئی تو متعہ واجب ہے۔
متعہ مراد پوشاک سے ہے جسمین ایک کرتی ایک اوڑہنی ایک چادر سر سے پیر تک بس تین کپڑے ہوتے ہین۔

فصل سوم طلاق کا ذکر

شریعت مین الفاظ مخصوص سے عورت کی قید نکاح رفع کرنے کو طلاق کہتے ہین۔
مرد کو اختیار ہے کہ جب چاہے طلاق دیدے مگر طلاق بغیر ضرورت شدید نہ دینا چاہئے
طلاق ہر شخص عاقل بالغ کی اوسکی زوجہ پر واقع ہوسکتی ہے خواہ کسی کی زبردستی
سے دی ہو یا ہنسی مین یا حماقت سے یا نشہ مین دی ہو۔ ہان نشہ کسی نے جبراً پلایا ہو
یا دردسر وغیرہ کی وجہ سے بیعقل ہوگیا ہو اور طلاق دی تو نہ واقع ہوگی علی ہذا القیاس
مجنون کی۔ لڑکے کی۔ پریشان عقل یعنی بدحواس آدمی کی مرض سرسام والے کی غش
والے کی طلاق واقع نہین ہوتی۔ گونگے کی طلاق اشارہ سے ہوجاتی ہے جو مریض
شدت مرض سے عاجز آگیا ہو قریب ہو ہلاکت ہو یا اور کسی وجہ سے اپنی زندگی سے مایوس
ہو تو اوسکو طلاق دینا جائز نہین۔ طلاق کی تین قسمین ہین۔ ایک احسن یعنی اگر دے تو
اسطرح پر دینا چاہئے کہ جب نہاکر پاک ہو مرد اوسکے پاس نہ جاوے اور اوسکو طلاق
دیکر چھوڑ دے یہانتک کہ اوسکی عدت گزر جاے۔ دوسری قسم حسن یعنی اسطرح
بھی دینا جائز ہے کہ اگر عورت جوان ہے حیض آتا ہے اور ہم بستری ہنوز نہین ہوئی ہے
اوسکو ایک طلاق دیجاوے خواہ بحالت حیض ہی کیون نہ ہو۔ اور اگر ہم بستری ہوچکی ہے اوسکو تین
طہر و نہین جدا جدا طلاق دیجاے اور اون طہرون نہین بلکہ اون طہرون سے پہلے حیض مین عورت کے پاس گیا ہو۔
اگر حیض نہین آتا یعنی زیادہ عمر والی یا صغیرہ ہے یا حاملہ اُس کو تین طلاقین ہر مہینے مین

Marfat.com

ایک طلاق وید یا کرے۔

تیسری قسم بدعی ہی یعنی ناجائز جس سے گہنگار ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ جدا جدا یا ایک ساتھ بحالت حیض یا نفاس یا ایک ہی طہر مین تین طلاقین دیجائین۔ اور اس طہر مین اُسکے پاس بہی گیا ہو۔

خلاصہ یہ کہ احسن اور حسن کے سوا جو طلاق ہو وہ قسم بدعی ہے۔ طلاق احسن ہو۔ یا حسن یا بدعی رجعی ہوتی ہے (یعنی اُس مین خاوند بغیر نکاح جدید عدت گزرنے سے پہلے رجوع کرسکتا ہی خواہ عورت یا اُسکے ولی راضی ہون یا نہون۔) یا بائن ہوتی ہی (جسمین عورت خاوند سے بالکل چھوٹ جاتی ہے۔ مگر ایک یا دو طلاق دی ہین تو بغیر نکاح جدید خاوند پھر اُس عورت کے پاس نہین جاسکتا اور اگر تین طہرمین تین طلاقین دی ہین تو جب تک یہ عورت دوسرا خاوند نہ کرے اور وہ خاوند اُس کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑدے یا مرنہ جاے تب تک یہ عورت اُسکو جائز نہین۔ اور طلاق تینون قسمون سے کسی قسم کی ہو۔ یا صریح ہوتی ہی یعنی ایسے لفظون مین طلاق دیجاے جنسے صراحۃً طلاق سمجھی جاے اور وہ لفظ سوا طلاق کے اور معنی کے واسطے مستعمل نہین ہوتے جیسے کہے مینے تجھکو طلاق دی (اِس حالت مین ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہی۔) اگرچہ طلاق دینے والے کی کچھہ ہی نیت ہو اگر اِن الفاظ سے دو طلاقون کی نیت ہو تب بھی ایک رجعی ہوگی اور اگر تین طلاق کی نیت ہوگی تو تین طلاق واقع ہونگی۔ یا کنایہ کی ہوتی ہے یعنی اُس مین طلاق کے صریح لفظ نہون بلکہ ایسے ہون جنسے طلاق کا بھی احتمال ہوتا ہو اور دوسری معنی بھی نکلتے ہون مثلاً عورت سے کہا کہ تو اکیلی ہی یا تو اپنے گہر جا۔ اِسکے معنی یہ بھی ہوتے ہین کہ تو اِس وقت یہان

Marfat.com

اکیلی ہے اور اُسکو اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دی ہی اور یہ بھی ممکن ہے کہ طلاق ہو ایسے موقع پر نیت مرد کی دیکھی جاتی ہے۔ کنایات کی طلاق رجعی بھی ہوتی ہین اور بائن بھی۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد طلاق کو کسی شرط پر معلق کر دیتا ہی اور یہ جایز ہے مثلاً یون کہے کہ اگر تو اِس گھر سے باہر گئی تو طلاق ہی پس اگر وہ باہر چلی جائیگی تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ اور اگر باہم عورت مرد کے نا اتفاقی ہو اور عورت مہر معاف کر کر یا اور مال دیکر خاوند کو راضی کرے کہ وہ اس سے دست بردار ہو جاے اور طلاق دیدے تو ہو سکتا ہی۔ اِسکو خلع کہتے ہین خاوند کے الفاظ مین خلع کا ذکر ضرور ہی یعنی وہ کہے مین نے تجھے خلع کیا اِس کہنے سے ملکیت نکاح زایل ہو جائیگی اگر مرد نے طلاق بائن نہین دی ہے تو عدت کے اندر خاوند رجعت بھی کر سکتا ہی عورت راضی ہو یا نہو مگر صاف کہدینا چاہیے کہ مین نے رجعت کی۔

چوتھی فصل عدت کا بیان

عدت شرع مین اُس انتظار کو کہتے ہین جو بعد ازالہ نکاح کے عورت کو لازم ہی یعنی جو امر مانع ہو دوسرے مرد کے پاس جانے سے اُسکے دور ہونے کا انتظار کرنا۔

پس جو عورت آزاد ہے اور اُس کو حیض آتا ہے اور اُسکو طلاق واقع ہوئی یا اور کسی وجہ سے اُس کا نکاح فسخ ہوا اُسکی عدت تین حیض ہین بعد طہارت کے اِس مدت کے گزر جانے کے بعد اُس کو نکاح کرنیکا اختیار ہی۔

اور جس عورت کو حیض نہین آتا صغیرہ ہو یا زاید عمر کی۔ (جس کو آنا بند ہو گیا ہی) یا جوان ہے مگر حیض ابھی آیا ہی نہین اُسکو تین مہینے ہین تیس تیس دن کے (اور عدت

Marfat.com

اُس عورت پر واجب ہوگی جسکے ساتھہ خلوت صحیحہ ہوئی ہوگی) اور جس عورت کا خاوند مرگیا ہے اُسکی عدت چار مہینے دس دن ہین - خواہ خلوت صحیحہ ہوئی ہو یا نہوئی ہو - اور جس عورت کو حمل ہی اُسکی عدت وضع حمل تک ہی - اگر صغیرہ یا آئسہ نے تین مہینے عدت کے پورے کیے اور اب حیض آگیا تو عدت کا پھر سے شروع کرنا ضرور نہین ہے ہان اگر اندر تین ماہ کے حیض آئے گا تو دوبارہ عدت بحساب حیض شروع ہوگی اگر مریض نے طلاق دی اور قبل انقضاے عدت مرگیا تو عورت ترکہ پائیگی - اور اگر اُس مرض سے اچھا ہوگیا اور ہنوز عدت باقی تھی کہ پھر بیمار ہوا اور اندر ہی عدت کے مرگیا تو عورت ترکہ کی مستحق نہین ہی -

پانچوین فصل ایلاؤ ظہار ولعان کا ذکر

اگر مرد عورت مین نا اتفاقی ہو جاے یا اور کسی وجہ سے مرد قسم کہائے کہ مین تیرے پاس چار مہینے تک نہ جاؤنگا تو اسکو ایلاء کہتے ہین - پس چار مہینے کے اندر عورت سے ہم بستری کی تو کفارہ قسم کا لازم آویگا - (یعنی غلام آزاد کرنا - یا دس مسکین کھلانا یا تین روزہ رکھنا -) اور اگر قسم پوری کی تو عورت کو ایک طلاق بائن واقع ہوگی آزاد عورت کا ایلاء چار مہینے سے کم کا نہین ہوتا - اور ایلا بھی صریح اور بالکنایہ دونو طرح سے ہوتا ہی -

جو عورتین ہمیشہ کو حرام ہین اُنسے اپنی عورت کو تشبیہ دینا یا اُسکے کسی عضو کو انکی پیٹھ وغیرہ سے تشبیہ دینا اِسکو ظہار کہتے ہین مثلاً یہ کہے کہ تو میرے نزدیک ایسی ہی ہے جیسے ماں کی پیٹھ یا تیری پیٹھ مثل میری بہن کی پیٹھ کے ہی یا تیرا آدھا بدن ایسا ہی

Marfat.com

جیسے میری پھوپھی کی بیٹی تو اگرچہ وہ عورت اِس کہنے سے مرد کی مان ۔ بہن ۔ پھوپھی نہین ہو گئی لیکن اُس کو بغیر کفارہ دیے عورت کے پاس جانا منع ہی ۔ کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ یا متواتر دو ماہ روزہ رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھلاے یا غلام آزاد کرے اگر مرد نے عورت سے یہ کہا کہ تو میرے نزدیک مثل میری مان کے ہی تو یہ الفاظ کنایہ ہین اگر اِن سے طلاق مراد ہے تو طلاق واقع ہوگی اور ظہار مراد ہی تو ظہار ہوگا ۔ اگر مرد عورت کو تہمت زنا لگاے تو چار گواہیان قسم کے ساتھہ اِس بات کی کہ مین سچا ہون اور پانچوین اِس طرح کی کہ خدا کی لعنت مجھپر اگر مین جھوٹا ہون گزرانے اور عورت صفائی مین چار گواہیان قسم کے ساتھہ اِس بات کی کہ مین سچی ہون اور پانچوین اِس طرح کی کہ مجھ پر خدا کا غضب اگر مین جھوٹی ہون گزرانے اِس قسمین کہانے سے مرد حد قذف سے بچتا ہی اور عورت کے ذمہ سے حد زنا ساقط ہوتی ہی اِس کو لعان کہتے ہین ۔ لعان کے بعد مرد عورت مین جدائی ہو جاتی ہے یعنی طلاق بائن واقع ہوتی ہے مرد عورت کے پاس نہین جا سکتا اور عورت عدت گزرنے تک دوسرا نکاح نہین کر سکتی ۔

فصل ششم عنین کا حکم

اگر خاوند نامرد ہو یعنی مجبوب ہو تو عورت سے فورًا جدائی کرا لے جائیگی اور اگر عنین (مقطوع الذکر و الخصیتین) ہو جو عورت کی ہم بستری پر قادر نہین ہو سکتا (بوجہ مرض یا بڑھاپے وغیرہ کے یا خصی (مقطوع الخصیتین) ہو تو حاکم ایک برس تک کی مہلت دے گا بعد ایک سال کے تفریق کرا دیجائیگی ہان اگر زوجہ پھر راضی ہو گئی تو بعد تفریق کے پھر نکاح کر دیا جائیگا ۔

Marfat.com

ساتوان باب نسب اور نفقہ کا بیان

فصل اول نسب کا ذکر

اقل مدت حمل چھہ ماہ ہے اور اکثرت مدت حمل دو سال۔ جو شخص نکاح سے بعد چھہ ماہ کے پیدا ہو وہ صحیح النسب ہی۔ جو شخص طلاق یا وفات شوہر کے دو برس کے اندر پیدا ہو وہ بھی صحیح النسب ہی۔

طلاق رجعی کی مطلقہ کا لڑکا خواہ کتنے ہی برس بعد پیدا ہو صلب شوہر سے قرار دیا جا سکتا ہے مثلاً مرد نے طلاق رجعی دی اور عورت چند سال پاک رہی اور مرد نے اس عدت کے اندر رجوع کیا اور حمل رہا تو یہ لڑکا صحیح النسب ہی۔ مگر یہ اس شکل مین ہی کہ عورت نے اس عرصہ مین کسی وقت عدت گزر جانے کا اقرار نہ کیا ہو ورنہ بعد انقضاے عدت پھر دو سال کے اندر ہی پیدا ہونے سے نسب ثابت ہوگا۔

اگر کوئی شخص کسیکو اپنا لڑکا قرار دے اور کوئی قرینہ ایسا نہو جس سے یہ امر محال متصور ہو تو وہ بیٹا ہی سمجھا جاے گا بشرطیکہ وہ لڑکا معروف النسب نہو اور وہ اس شخص کے بیٹا ہونے سے انکار نہ کرتا ہو۔ زید ہندو عورت مسلمان سے ہم بستر ہوا اور لڑکا تولد ہوا پھر زید مسلمان ہو کر ہمیشہ اس کو اپنا لڑکا ظاہر کرتا رہا وہ لڑکا مستحق وراثت نہوا

فیصلہ چیف کورٹ پنجاب نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء)

فصل دوم نفقہ کا ذکر

شرع مین نفقہ کھانے۔ کپڑے اور رہنے کی جگہ کو کہتے ہین اور عرف عام مین

Marfat.com

نفقہ فقط کھانے کپڑے کو بولتے ہین - نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہین زوجیت[1] قرابت[2] ملکیت[3] - پس زوجہ نکاحی کا نفقہ مرد پر واجب ہے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو اگر وہ دوسرے کی معتدہ تھی اور نکاح ہوگیا تو نفقہ مرد پہیر سکتا ہی اسپر واجب نہ تھا۔ اگر عورت (چھوٹی ہو یا بوڑھی) لایق گھر مین رہنے اور خدمت کرنے کے ہی اُس کا نفقہ واجب ہی گو کسی سبب سے قابل معاشرت نہو۔ اگر عورت باجازت مرد اپنے باپ کے گھر رہتی ہو اور مرد کو وہان اُسکے پاس اُٹھنا بیٹھنا تخلیہ ممکن ہو۔ یا وہ بسبب بیماری شدید کے وہان سے اِسکے گھر نہ آسکتی ہو تب بھی نفقہ واجب ہے۔ بحالت عدت زوجہ مطلقہ وجداشدہ کا بھی نفقہ (اگر اُس کا قصور ہو) مرد پر واجب ہی۔ البتہ موت کی عدت مین عورت کا نفقہ مردوالون یعنی اُسکے مال پر واجب نہین ہی صرف رہنے کو جگہ دینا واجب ہی۔ اولاد صغیر کا نفقہ بی تابلوغ باپ پر واجب ہی۔ اگر لڑکا۔ لڑکی مالدار ہو تو باپ پر اُسکا نفقہ واجب ہی۔ جوان لڑکا اگر مرض یا کسی وجہ سے اپنی پرورش سے عاجز ہو اُس کا نفقہ بھی باپ پر واجب ہی۔ لڑکیون کا نفقہ نکاح ہونے تک باپ پر واجب ہی۔ ماں باپ کا نفقہ بھی بیٹے پر واجب ہی۔ اگر دونو کا نفقہ نہ دیسکے تو ماں کا نہایت ضرور ہی۔ اگر کسی کے باپ بھی ہو اور لڑکا بھی تو لڑکے کا نفقہ بحالت عدم استطاعت مقدم ہی۔ محتاج۔ نانا۔ نانی کا بھی نفقہ واجب ہی اگر ماں مرگئی ہو۔ اور محتاج دادا۔ دادی کا نفقہ بھی واجب ہی۔ اگر باپ مرگیا ہو۔ اگر محتاج ہون تو ہر محرم لڑکی اور بچہ کا نفقہ اور خالہ۔ پھوپھی بہن۔ بھانجی۔ بھتیجی کا نفقہ اگرچہ جوان ہون مگر شادی نہوئی ہو واجب ہی۔ اُس قریب محرم کا نفقہ بھی واجب ہی جو جوان ہو مگر کسب معاش سے عاجز ہو۔ جب شخص محتاج کے چند قسم کے سگے اور سوتیلے مالدار بھائی ہون اوپر

Marfat.com

نفقہ دینا اور اُسکے گزر کے لیے اِس قدر حصہ رسدی خرچ دینا ضرور ہے کہ جبتک وہ اِسکے مالدار ہونے کی حالت مین اِس کے ترکہ سے پائے مثلاً سگا بھائی کل کا مالک ہوتا اور سوتیلا بھائی سدس پاتا تو سوتیلے بھائی پر اِسکا نفقہ بقدر چھٹے حصہ کے واجب ہے اور باپ۔ دادا۔ بیٹا۔ پوتا۔ زوجہ کا نفقہ اگر وہ غیر مسلم ہون تب بھی واجب ہی۔ اور ماں۔ باپ اولاد صغیر زوجہ شخص غایب کا مال ناج کپڑے یعنی نان نفقہ کی جنس سے ہو بلا اجازت لے سکتے ہین بیچ سکتے ہین اونپر تاوان نہین آسکتا۔
اور باندی غلام کا نفقہ بھی آقا پر واجب ہی۔ (یہ قسم ہندوستان مین نہین ہی۔)

باب شفعہ کا بیان

مشتری نے جس قیمت پر کوئی جایداد غیر منقولہ بایع سے خرید کی ہو اُسی قیمت اصلی پر شفیع کا اُس جایداد کو خریدکرنا۔ اِسکو شفعہ کہتے ہین اور لغت مین شفعہ کے معنی ملانے کے ہین گویا اِس جایداد کو وہ شخص اپنی جایداد مین ملاتا ہی جو شخص اِس جایداد کو مشتری سے لیتا ہی اُسکو شفیع کہتے ہین جسکے لغوی معنی ہین ملانے والا۔
استحقاق شفعہ کوئی دوبارہ خریداری کا حق نہین ہے صرف تبادلہ کا حق ہی جس سے شفیع ایک امر قانونی کی وجہ سے جسکا بایع بھی پابند ہی بیع کی کل حقوق اور ذمہ داریون مین مشتری کا قایم مقام ہوتا ہی۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۷۵)
شفعہ بجز جایداد غیر منقولہ اور کسی شی مین نہین ہو سکتا۔ بصورت پابندی شرایط مندرجہ ذیل حق شفعہ پیدا ہوتا ہی۔
(۱) کوئی معاہدہ تبادلہ کا ہو یعنی بیع ہو یا مثل اُسکی کوئی اور معاملہ (۲) تبادلہ مال

Marfat.com

کا مال سے ہو (۳) مبیعہ غیر منقولہ ہو (۴) بائع کی ملکیت منقطع ہوجاے (اگر بائع یا مشتری کو کوئی اختیار دیا گیا ہو تو اُنکا اختیار زایل ہونے پر حق شفعہ پیدا ہوگا) ایک سُنی مسلمان نے جایداد غیر منقولہ جسکی مالیت سو سے زائد تھی فروخت کی اور مشتری کا قبضہ جایداد پر ہوگیا مگر مبنیا مہ تحریر نہیں ہوا ایسی صورت مین اگرچہ بیع قانونی طور پر واقع نہین ہوئی مگر چونکہ شرعًا بیع مکمل ہوگئی حق شفعہ پیدا ہوگیا۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۲۴ جب بایع بیع کو تسلیم کرے تو گو مشتری خرید سے انکار کرے حق شفعہ پیدا ہوجاتا ہی (کتاب ہدایہ مولفہ ہملٹن صاحب مطبوعہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۵۶۸ و مطبوعہ ۱۸۷۰ء صفحہ ۵۵۰)

استحقاق شفعہ کا مابین اہل ہنود ایک معاہدہ یا رواج ہی جسکی نسبت کسی گروہ نے اقرار کیا ہو اور اگر کسی ہندو نے ایسے شخص ہندو کے ہاتھ جایدا د غیر منقولہ فروخت کی جو اُس رواج کا پابند نہین ہی تو اُس جایداد کی بابت حق شفعہ قایم نہین ہوسکتا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۱۶۔)

چونکہ شفعہ کے واسطے بیع کا ہونا ضرور ہی اسلیے ہبہ وغیرہ مین شفیع نہین ہوسکتا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۱۷۔)

جایدا د جو بعوض مہر غیر معین دی ہی اُسپر شفیع نہین ہوسکتا۔ البتہ اگر تعداد مہر معین ہوگی اور انتقال جایدا د بعوض کل مہر یا کسیقدر جزو معینہ کے ہوگا تو حق شفعہ پیدا ہوسکتا ہی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۵ و ۶۸ و ۶۹)

بیع ناجایز مین شفعہ پیدا نہین ہوتا۔ ہبہ اور وصیت اور وراثت مین حق شفعہ نہین پہونچتا البتہ اگر ہبہ بالعوض ہو اور معاوضہ کی صراحت ہوگئی ہو تو حق شفعہ پیدا ہوتا ہی۔

Marfat.com

- بیع مشروط یا رہن پر حق شفعہ پیدا نہین ہوتا - (ویکلی رپوٹ
جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ صیغہ نظائر دیوانی) جب تک کہ بیع نہ ہو کسی زمین کا محض پٹہ دینے پر
اگرچہ پٹہ موروثی ہو حق شفعہ نہین پیدا ہوتا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۴)
ضرور ہے کہ جس جائداد کی رو سے شفعہ کیا جاتا ہے اوسپر شفیع کی پوری ملکیت
ہو پس مرتہن کو حق شفعہ کا نہین پہونچتا - یہہ بھی ضرور ہے کہ وقت نالش شفعہ شفیع اوس
اپنی جائداد پر مالک و قابض ہو اگر بعد دائری اپیل وہ جائداد کسی مطالبہ بین نیلام
ہوگئی تو کچھ ہرج نہین (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۲) اگر نسبت جائداد
مملوکہ شفیع بعد ڈگری شفعہ بدوران اپیل کسی عدالت سے حکم ہوا کہ اوسپر شفیع کا کوئی
حق ملکیت نہین ہے تو ڈگری شفعہ بیکار و کالعدم ہو جائیگی - (ویکلی نوٹس صفحہ ۱۶۹
بابت ۱۸۸۴ء)

عمارت اور نخلستان مین اگر وہ بغیر زمین کے فروخت کئے جائین تو شفعہ کا حق نہین قایم ہوتا
غرض حق شفعہ کی یہہ ہے کہ غیر شخص کو بطور حصہ جائداد مذکور کے مداخلت حاصل نہو -
اشخاص مفصلہ ذیل شفعہ کا دعوی کر سکتے ہین - خَلِیطٌ فِی نَفْسِ الْمَبِیْعِ خاص اوس جائداد
کا شریک یعنی جو جائداد فروخت ہوئی ہے اوسمین پہلے سے جو شخص شریک اور
حصہ دار ہے وہ شفعہ کا دعوی کر سکتا ہے - مگر مشتری بھی شریک اور حصہ دار ہوگا
تو دوسرا شریک شرعًا شفعہ کا دعوی نہین کر سکتا (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۳۱)
مذہب امامیہ مین حق شفعہ اوس صورت مین حاصل نہین ہو سکتا جبکہ جائداد دو سے
زائد شرکا کی ہو (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹)

خَلِیطٌ فِی حَقِّ الْمَبِیْعِ یعنی حق جائداد مبیعہ مین جو شخص شریک ہو وہ دعوی شفعہ کر سکتا ہے

Marfat.com

جیسے پانی کے حق یا راہ کے حق کا شریک یعنی نہر یا کنوان یا گلی کوچہ مین تو شریک نہین ہے لیکن پانی لینے کا رستہ چلنے کا حق ہے وہ دعوی شفعہ کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ کنوان وغیرہ جس سے پانی لیا جاتا ہے (جو فروخت کیا گیا ہے) اور وہ گلی کوچہ خاص ہو شارع عام اور بڑی نہر مین حق شفعہ نہین پہونچتا۔ خلیط جار ملاصق یعنی شریک ہمسایہ جسکی دیوار سے دیوار ملی ہو اور اوسکے مکان کا دروازہ دوسری طرف ہو وہ دعوی شفعہ کا کرسکتا ہے۔ اگر ایک شخص کی چھت کی کڑیان پٹیان دوسرے کی دیوار پر رکھی ہون تو وہ بھی شریک ہمسایہ متصور ہوگا نہ شریک حق مبیع۔ جو ہمسایہ دیوار مین شریک ہو وہ اور ہمسایون پر مقدم نہ ہوگا۔ شریک مقدم ہے ہمسایہ پر۔ مذہب امامیہ مین خلیط جار شفیع نہین ہوتا۔ جسوقت مبیع کا حال معلوم ہو فوراً شفعہ طلب کرنا چاہیے۔ اگر مبیع کا حال معلوم ہونے کے بعد مشتری کو سلام کیا تو شفعہ باطل ہو جائیگا کیونکہ اسکو سلام پر بھی مقدم کرنا چاہیے۔ اگر شروع خط یا نصف خط مین حال مبیع لکھا ہے اور یہہ شخص سارا خط پڑہتا رہا فوراً شفعہ طلب نہ کیا شفعہ باطل ہوگیا۔ طلب شفعہ کے واسطے ضرور ہے کہ یہہ کہے کہ مین شفعہ کا طالب ہون یا اور ایسے الفاظ جنسے طلب شفعہ سمجھی جاے علم مبیع کے بعد شفعہ طلب کرنے کو طلب مواثبت کہتے ہین۔ مواثبت کے لغوی معنی ہین کودنا اور اصطلاح فقہ مین مراد ہے جلدی اوٹھ بولنا کہ مین شفعہ کا طالب ہون ایک شخص نے خبر مبیع سننے کے بعد ۲۴ گھنٹہ تک طلب شفعہ نہ کیا لہذا شفعہ باطل ہوگیا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۳۔) طلب شفعہ وقت رجسٹری دستاویز روبرو رجسٹرار کافی تعمیل شرع کی ہے (رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۴) خبر مبیع سنکر قبل شفعہ طلب کرنے کے موقع متنازعہ پر گیا۔ یا روپیہ لینے گھر گیا شفعہ

Marfat.com

باطل ہوا (ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۹) وصی یا ولی صغیر کا باپ طلب شفعہ سے
سکوت کرے تو شفعہ باطل ہوگا۔ شفعہ کے عوض کچھ مال لینا شفعہ کو باطل کرتا ہے
اور مال لازم نہین آتا۔ اگر خبر بیع سنکر اسوجہ سے توقف ہوا کہ یہہ خبر صحیح ہے یا غلط
تو حق شفعہ زائل نہین ہوا اور قانون کی رو سے تھوڑا سا توقف واسطے غور کے عطا
ہوا ہے (بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۳ ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۹) اگر جائداد
بائع کے قبضہ مین ہو تو بائع پر ورنہ مشتری پر استشہاد کرے لغت مین
استشہاد کے معنی ہین گواہی چاہنا اور اصطلاح شرع مین مراد ہے جلسہ عام مین
یہہ بات کہے کہ (فلان شخص نے فلان مکان خرید کیا اور مین اوسکا شفیع ہون اور
شفعہ طلب کر چکا ہون اور اب طلب کرتا ہون تم میرے گواہ رہو) اسکو طلب تقریری
بھی کہتے ہین اور طلب استحقاق بھی بولتے ہین۔ اگر شفیع قادر ہو اور باوجود قدرت
استشہاد بذریعہ تحریر یا بارسال قاصد کرے اور گواہ نکرے تو شفعہ باطل ہوگا۔
اور اگر شفیع قادر نہ ہو تو شفعہ باطل نہوگا۔ شفیع کو اختیار ہے کہ رسم استشہاد
صرف بموجودگی مشتری بجالائے گو اوسکا قبضہ نہو (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۹)
اگر دعویدار شفعہ نے گواہون کے روبرو طلب مواثبت کی لیکن اوس وقت نہ تو
وہ جائداد مبیعہ پر موجود تھا نہ بائع یا مشتری کے پاس۔ تو حق شفعہ نہین ہے (انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱)۔

طلب شفعہ سے پہلے شفیع کے مرجانے سے شفعہ باطل ہوجاتا ہے۔ جس زمین یا
گھر کی وجہ سے شفعہ طلب کیا تھا اوسکو قبل حکم عدالت بیچڈالنے یا مسجد یا قبرستان
یا وقف کردینے سے شفعہ باطل ہوتا ہے۔ اگر جائداد مبیعہ کو مشتری سے بطور

Marfat.com

خود خرید کیا یا کرایہ پر لیا شفعہ باطل ہوگیا۔ جسکو حق شفعہ پہونچتا ہے وہ خود مشتری کا متولی ہو جائے تو حق شفعہ زائل ہو جاتا ہے۔ اگر یہ جانا کہ مشتری زید ہے اور اوسکی خریداری تسلیم کی پھر ظاہر ہوا کہ مشتری بکر ہے تو اب شفعہ طلب کر سکتا ہے۔ اگر جانا کہ نصف مکان فروخت ہوا ہے اور تسلیم کیا پھر معلوم ہوا کہ کل مکان فروخت ہوا ہے تو اب شفعہ طلب کر سکتا ہے۔ چاہیئے کہ اول دعوی شفعہ یا طلب مواثبت کرے پھر اثبات بذریعہ گواہان بائع یا مشتری کے پاس یا جایداد مبیعہ پر کرے جسکو استشہاد کہتے ہین (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۳) عدالت مین دعوی رجوع کرنے کو طلب خصومت یا طلب تملیک کہتے ہین اور شفعہ کا دعوی عدالت مین پیش کرنے کی میعاد امام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے موافق ایک ماہ تک ہے۔ اور حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ میعاد نہین اور قانوناً شفعہ کے دعوی کی میعاد ایک سال ہے۔ دعوی شفعہ بابت ایک جزو جائداد مبیعہ نہین ہو سکتا (ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱) شفعہ کا دعوی شرعاً اوس وقت پیش ہو سکتا ہے جب کہ جملہ مراتب شرعی کی تعمیل عمل مین آئی ہو۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۳) اگر کوئی خاص رواج متعلقہ شفعہ مخالف شرع نہ ہو تو مقدمہ سے شرع محمدی متعلق ہوگی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۱۳) ہندو بائع کے مقابل مین نالش بر بنائے شرع نہین ہو سکتی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۶۴) شفیع اور بائع مسلمان مشتری ہندو وغیرہ اور قوم ہو تو شرع محمدی متعلق کیجائیگی (انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۷۷۹) ایک شفیع کا دوسرے شفیع کو اپنا حق دینا ناجائز ہی مگر اوس سے حق اس شفیع کا زائل ہو جاے گا۔ بلا لحاظ دیگر اشخاص دعویدار کے کل

Marfat.com

جائداد مبیعہ کے شفعہ کی نالش دائر کیجائے عدالت کا کام یہہ تجویز کرنے کا ہے کہ کونسی نالش سرسبز ہونی چاہیئے یا کس کی کسقدر ڈگری ہونا چاہیئے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۷۰ و ۳۷۵) اگر کسی حقیت کے حصہ دار نے ایک شریک اور ایک شخص غیر کو اپنا حصہ فروخت کر دیا تو مشتری حصہ دار حق شفعہ سے محروم ہو گیا اسوجہ سے کہ ایک شخص غیر کو اوسنے اپنا شریک گردان لیا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۵۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۴) جب چند اشخاص مالک اُس جائداد کے ہوں جسکے ذریعہ سے حق شفعہ پیدا ہوا ہے اور وہ نالش شفعہ کی کریں تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر شخص مساوی حق رکھتا ہے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ بلحاظ اپنے اپنے حصص کے دعویدار ہیں (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۲۰) ایک حصہ دار بغیر شمول دیگر حصہ داروں کے دعوی شفعہ کر سکتا ہے (بیلن وای جسٹ باب ۶ صفحہ ۶۹۴ مطبوعہ ۱۸۶۵ء) اگر شفیع قبل از بیع اپنا دعوی چھوڑ دے پھر بھی بعد بیع دعوی کر سکتا ہے۔ اگر شفیع اپنے استحقاق کی بنا پر بغیر کرنے نالش کے اس خیال سے کہ نزاع نہ ہو مشتری سے باداے زر ثمن خرید کرنے کا اقرار کرے تو یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بیع پر راضی ہوا اور اوس نے حق شفعہ سے دست برداری کی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰) شفیع اگر نیک نیتی سے یہہ سمجھکر کہ قیمت مبیعہ زیادہ ظاہر کیگئی ہے اوس قیمت پر جو بائع مشتری سے لینا ظاہر کرتا ہے لینے سے انکار کرے تو حق شفعہ زائل نہیں ہوتا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۶) شفیع قایم مقام مشتری کے ہوتا ہے حیثیت خریدار نیلام اجراے ڈگری کی نہیں رکھتا لہذا مرتہن کا حق ڈگری حق شفعہ ثابت ہو جانے سے جاتا نہیں رہتا اور وہ شفیع کو بیدخل کر سکتا ہے

Marfat.com

(انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۶۔)

شفیع کو اختیار ہے کہ شفعہ کا دعوی نکرے۔ اگر مشتری نے بعد خریداری مکان مین کوئی عمارت زیادہ کی یا درخت لگاے اور پھر وہ مکان شفیع کو ملا تو شفیع اُس زیادہ عمارت اور درختون کی قیمت علاوہ اصل قیمت مکان کے مشتری کو ادا کرے یا زیادہ عمارت اوتارنے اور درختون کے کاٹ لینے کے واسطے کہے۔ اگر مشتری نے مکان لیکر وقف کردیا۔ یا ہبہ کردیا پھر وہ مکان شفیع کو ملا تو وہ اِن تصرفات کو دور کرسکتا ہی مگر مسجد یا قبرستان کردینے کی حالت مین شفیع تصرف نہین کرسکتا۔ اور اگر مشتری نے زمین پر کھیت بویا ہی تو وہ نہ اوکھیڑا جاے گا اِسواسطیکہ وہ چند روز کے لیے ہی بلکہ مشتری اُس کھیت کے رکھائی وغیرہ کی اُجرت دیگا۔ اور اگر مکان بعد خرید کرنے مشتری کے خود بخود خراب ہوگیا ہو یا درخت اوکھڑ گئے ہون تو شفیع کو پوری قیمت ادا کرنا پڑیگی۔ اور اگر مشتری نے مکان مین زیادہ عمارت بنائی یا کچھ تعمیر کی اور پھر وہ مکان سوا بائع کے اور کسی شخص کی ملک نکلا تو مشتری کو صرف اصلی قیمت واپس دلائے جائیگی۔ اور اگر کچھ عمارت قصداً مشتری نے ڈہادی ہے تو مشتری کو اُسکی قیمت مجرا دینا پڑیگی۔ اگر مکان مین یا زمین پر درخت ہین اور اُنمین پھل لگے ہوئے ہین تو شرعاً مشتری پھلون کی قیمت علاوہ قیمت اُس مکان یا زمین کے نہین طلب کرسکتا۔ اگر مکان یا زمین وغیرہ کو فروخت کیا اور کسی قدر جانب مکان شفیع نہ بیچا تو شفعہ نہ قایم ہوگا۔ اگر کل مکان فروخت کیا اور تھوڑا سا حصہ اُس مکان کا جو متصل مکان شفیع کے ہی مشتری کو ہبہ کردیا اور اُس نے قبضہ کیا تو شفعہ نہ قایم ہوگا۔ اگر اول کسی قدر حصہ مکان کا فروخت کیا اور بعد کو باقی سب مکان جو متصل مکان شفیع تھا وہ فروخت کیا تو اب اِس حصہ مین شفعہ قایم نہوگا اسواسطیکہ یہ دوبارہ خریداری بحیثیت خلیط فی المبیع کے کی ہی اور شریک

(بوجہ عدم انتقال)

Marfat.com

کا حق ہمسایہ پر مقدم ہی۔ اگر کسیقدر حصہ مکان کا کل مکان کی قیمت دیکر فروخت کیا صرف روپیہ دو روپیہ قیمت مین سے کم کر دیئے پھر باقی مکان روپیہ دو روپیہ مین فروخت کیا تو شفیع کو اُس پہلے حصہ مین شفعہ طلب کرنے کا اور اُسی قدر قیمت ادا کرنے کا اختیار ہی۔ اگر مکان مشتری نے بقیمت کثیر خرید کیا اور پھر اُس قیمت کے عوض ایک تھان کپڑے کا دیدیا تو شفیع کو نقد قیمت دینا پڑیگی۔ قیمت کا نہ معلوم ہونا شفعہ کا مانع ہی مثلاً مشتری نے مکان بعوض زرعین اور ایک مٹھی پیسون کے مول لیا اور بایع نے وہ قیمت لیکر اُسی جلسہ مین پیسے کہین گما دیئے یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ پیسے کس قدر تھے تو اب شفعہ نہین ہوسکتا اگر بایع ایک ہے اور مشتری چند تو شفیع کو ایک مشتری کا شفعہ لینا جایز ہے۔ اور اگر مشتری ایک ہی اور بایع چند تو شفیع یا سب مبیع لے یا سب چھوڑے۔ اگر منجملہ تین ہمسایون کے دو نے شفعہ کا دعوی کیا اور مکان اُنکو مساوی تقسیم کر دیا گیا پھر تیسرے ہمسایہ نے دعوی کیا تو بصورت ثبوت از سر نو تقسیم تین جگہ ہوکر تینون کو ملیگا۔ باپ اگر طفل صغیر کے واسطے کوئی مکان وغیرہ خرید کرے تو اُسکا شفعہ باطل نہین ہوتا۔ اگر مکان فروخت ہوا اور شفیع اُس مکان کی مالکیت کا بھی دعویدار ہی تو یون کہے کہ یہ گھر میرا ہی اگر مجکو ملا تو بہتر ہے ورنہ مین شفعہ کا دعویدار ہون پس اگر اُسکی ملکیت ثابت ہوئی تو ٹھیک ہی ورنہ شفعہ کا دعوی کر سکتا ہی۔ اگر مشتری نے باغ خرید کیا اور امین پہل آئے اور اُس نے کھائے پھر شفیع غایب حاضر آیا اور وہ باغ اسکو ملا تو دیکھا جائیگا کہ اگر مشتری کے قبضہ کے وقت پہل لگے ہوئے تھے تو شفیع قیمت پہلون کی کم کر کر دیگا ورنہ پوری قیمت مشتری کو دیگا۔

Marfat.com

حضرات

کیا عجب کہ اور بھی غلطیاں رہگئی ہوں میری کم استعدادی اور عجلت طبع سے جو کچھ نہ ہو تھوڑا ہے۔ درست کرلیں اور معاف فرمائیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بٹیا پوتا	بٹیا پوتا۔ بیٹی پوتی
۶	۷	بٹیا پوتا (اور نیچے تک)	اولاد
۲۲	۱۱	دو مائیں	ایک مان ایک دادی
״	۱۲	ایک ایک مان کا ایک ایک مان کا	ایک مان کا ایک دادی کا
״	۱۵	ہر ایک مان کو	مان اور دادی کو
״	حاشیہ مسئلہ نمبر ۳	مان مان ۱/۲ ۱/۲	مان دادی ۱/۲ ۱/۲
״	حاشیہ مسئلہ نمبر ۴	مسئلہ ۶ عصبہ ۱۴ مان مان دادی۔ ۸ بیٹیاں ۱/۲ ۱/۲ ۱/۲ ۴/۸	مسئلہ ۶ عصبہ ۱۴ مان دادی اخیافی بہن ۸ حقیقی بہنیں ۱/۲ ۱/۲ ۱/۲ ۴/۸

Marfat.com

حضرات

کیا عجب کہ اور بھی غلطیاں رہگئی ہوں میری کم استعدادی اور عجلت طبع سے جو کچھ نہ ہو تھوڑا ہے۔ درست کرلیں اور معاف فرمائیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بٹیا پوتا	بٹیا پوتا۔ بیٹی پوتی
۶	۷	بٹیا پوتا (اور نیچے تک)	اولاد
۲۲	۱۱	دو مائیں	ایک مان ایک دادی
״	۱۲	ایک ایک مان کا ایک ایک مان کا	ایک مان کا ایک دادی کا
״	۱۵	ہر ایک مان کو	مان اور دادی کو
״	حاشیہ مسئلہ نمبر ۳	مان مان ۱/۲ ۱/۲	مان دادی ۱/۲ ۱/۲
״	حاشیہ مسئلہ نمبر ۴	مسئلہ ۶ عصبہ ۱۴ مان مان دادی۔ ۸ بیٹیاں ۱/۲ ۱/۲ ۱/۲ ۴/۸	مسئلہ ۶ عصبہ ۱۴ مان دادی اخیافی بہن ۸ حقیقی بہنیں ۱/۲ ۱/۲ ۱/۲ ۴/۸

Marfat.com